تنظیم المدارس (اہلِ سنّت) پاکستان کے جدید نصاب کے عین مطابق

برائے طالبات از 2014ء تا 2016ء

نورانی گائیڈ

حل شدہ پرچہ جات

مفتی محمد احمد نورانی دامت برکاتہم عالیہ

تنظیم المدارس (اہلِ سُنّت)، پاکستان کے جدید نصاب کے عین مطابق

شرح

انتخاب احادیث

مکمل 5 جلدیں

جلد نمبر 1 — بخاری شریف

جلد نمبر 2 — مسلم شریف

جلد نمبر 3 — سنن نسائی، سنن ابن ماجہ

جلد نمبر 4 — سنن ابوداؤد، شرح معانی الآثار

جلد نمبر 5 — جامع ترمذی شریف

شبیر برادرز ®
زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

تنظیم المدارس (اہلِ سُنّت)، پاکستان کے جدید نصاب کے عین مطابق

برائے طالبات از 2014ء تا 2016ء

نورانی گائیڈ

حل شُدہ پرچہ جات

مُفتی محمد الحسد نورانی دامت برکاتہم عالیہ

درجہ عامہ ۞ سال اوّل

شبیر برادرز (رجسٹرڈ)
زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

نورانی گائیڈ

با اہتمام: ملک شبیر حسین

سن اشاعت: نومبر 2015ء

قیمت: =/120 روپے

شبیر برادرز

اردو بازار لاہور فون: 042-37246006

شاکر پبلی کیشنز اردو بازار لاہور فون: 042-37240084

ترتیب

☆ عرضِ ناشر ____ ۴

﴿درجہ عامہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2014ء﴾

☆ پہلا پرچہ: قرآن و تجوید ____ ۵

☆ دوسرا پرچہ: حدیث و ادب عربی ____ ۸

☆ تیسرا پرچہ: صرف ____ ۱۶

☆ چوتھا پرچہ: نحو ____ ۲۲

☆ پانچواں پرچہ: ریاضی وانگلش ____ ۲۶

☆ چھٹا پرچہ: جنرل سائنس و مطالعہ پاکستان ____ ۳۴

﴿درجہ عامہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2015ء﴾

☆ پہلا پرچہ: قرآن و تجوید ____ ۴۳

☆ دوسرا پرچہ: حدیث و ادب عربی ____ ۴۸

☆ تیسرا پرچہ: صرف ____ ۵۴

☆ چوتھا پرچہ: نحو ____ ۵۹

☆ پانچواں پرچہ: مطالعہ پاکستان ____ ۶۳

☆ چھٹا پرچہ: جنرل سائنس ____ ۷۳

عرضِ ناشر

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّيۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ!

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيۡكَ يَارَسُوۡلَ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصۡحَابِكَ يَا حَبِيۡبَ اللّٰهِ

ہمارے ادارہ کے قیام کے بنیادی مقاصد میں سے ایک یہ بھی تھا کہ قرآن کریم کے تراجم وتفاسیر، کتب احادیث نبوی کے تراجم وشروحات، کتبِ فقہ کے تراجم وشروحات، کتبِ درس نظامی کے تراجم وشروحات اور بالخصوص نصابِ تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان کے تراجم وشروحات کو معیاری طباعت اور مناسب داموں میں خواص وعوام اور طلباء وطالبات کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ مختصر عرصہ کی مخلصانہ سعی سے اس مقصد میں ہم کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں؟ یہ بات ہم قارئین پر چھوڑتے ہیں۔ تاہم بطور فخر نہیں بلکہ تحدیث نعمت کے طور پر ہم اس حقیقت کا اظہار ضرور کریں گے کہ وطن عزیز پاکستان کا کوئی جامعہ، کوئی لائبریری، کوئی مدرسہ اور کوئی ادارہ ایسا نہیں ہے جہاں ہماری مطبوعات موجود نہ ہوں۔ فالحمد للہ علٰی ذٰلك

علوم وفنون کی اشاعت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ طلباء وطالبات کی آسانی اور امتحان میں کامیابی کے لیے تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان کے سابقہ پرچہ جات حل کر کے پیش کیے جائیں۔ اس وقت ہم ''نورانی گائیڈ (حل شدہ پرچہ جات)'' کے نام سے تمام درجات کی طالبات کے لیے علمی تحفہ پیش کر رہے ہیں، جو ہمارے قلمی معاون جناب مفتی محمد احمد نورانی صاحب کے قلم کا شاہکار ہے۔ نصابی کتب کا درس لینے کے بعد اس حل شدہ پرچہ جات کا مطالعہ سونے پر سہاگہ کے مترادف ہے اور یقینی کامیابی کا ضامن ہے۔ اس کے مطالعہ سے ایک طرف تنظیم المدارس کے پرچہ جات کا خاکہ سامنے آئے گا اور دوسری طرف ان کے حل کرنے کی عملی مشق حاصل ہوگی۔ اگر آپ ہماری اس کاوش کے حوالے سے اپنی قیمتی آراء دینا پسند کریں، تو ہم ان آراء کا احترام کریں گے۔

آپ کا مخلص: شبیر حسین

﴿درجہ عامہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2014ء﴾

پہلا پرچہ: قرآن وتجوید

القسم الاوّل: قرآن مجید وترجمہ

سوال ۱: درج ذیل آیات مبارکہ کا ترجمہ کریں؟

۱- وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ اٰمِنُوۡا كَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوۡۤا اَنُؤۡمِنُ كَمَاۤ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ اَلَاۤ اِنَّهُمۡ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰـكِنۡ لَّا يَعۡلَمُوۡنَ۝

۲- وَاِنۡ كُنۡتُمۡ فِىۡ رَيۡبٍ مِّمَّا نَزَّلۡنَا عَلٰى عَبۡدِنَا فَاۡتُوۡا بِسُوۡرَةٍ مِّنۡ مِّثۡلِهٖ وَادۡعُوۡا شُهَدَآءَكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ۝

۳- هُوَ الَّذِىۡ خَلَقَ لَـكُمۡ مَّا فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا ثُمَّ اسۡتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰٮهُنَّ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ۝

۴- وَاتَّقُوۡا يَوۡمًا لَّا تَجۡزِىۡ نَفۡسٌ عَنۡ نَّفۡسٍ شَيۡـئًا وَّلَا يُقۡبَلُ مِنۡهَا عَدۡلٌ وَّلَا تَنۡفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمۡ يُنۡصَرُوۡنَ۝

۵- وَاِذۡ قَالَ مُوۡسٰى لِقَوۡمِهٖۤ اِنَّ اللّٰهَ يَاۡمُرُكُمۡ اَنۡ تَذۡبَحُوۡا بَقَرَةً ؕ قَالُوۡۤا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ اَنۡ اَكُوۡنَ مِنَ الۡجٰهِلِيۡنَ۝

۶- اَلَّذِيۡنَ اٰتَيۡنٰهُمُ الۡكِتٰبَ يَعۡرِفُوۡنَهٗ كَمَا يَعۡرِفُوۡنَ اَبۡنَآءَهُمۡ ؕ وَاِنَّ فَرِيۡقًا مِّنۡهُمۡ لَيَكۡتُمُوۡنَ الۡحَقَّ وَهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ۝

۷- يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوۡا مِمَّا فِى الۡاَرۡضِ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّلَا تَتَّبِعُوۡا خُطُوٰتِ الشَّيۡطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمۡ عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ۝

۸- كُتِبَ عَلَيۡكُمۡ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الۡمَوۡتُ اِنۡ تَرَكَ خَيۡرَا ۚ اۨلۡوَصِيَّةُ لِلۡوَالِدَيۡنِ وَالۡاَقۡرَبِيۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ۚ حَقًّا عَلَى الۡمُتَّقِيۡنَ۝

۹- هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِىْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ○

۱۰- اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

جواب: ترجمۃ الایات المبارکہ:

۱- اور جب انہیں کہا جائے کہ تم ایمان لاؤ جس طرح لوگ ایمان لائے تو وہ کہتے ہیں کیا ہم بیوقوف لوگوں کی طرح ایمان لائیں؟ خبردار! وہی لوگ بیوقوف ہیں لیکن وہ اس بات کو جانتے نہیں ہیں۔

۲- اگر تم اس میں شک کرتے ہو جو چیز ہم نے اپنے بندے پر اتاری تو تم اس کی مثل ایک سورت بنا کر لے آؤ اور اپنے ساتھ اللہ کے علاوہ دوسرے اپنے حمایتیوں کو بھی ملالو، اگر تم سچے ہو۔

۳- وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کی ہر چیز پیدا کی پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا تو سات آسمان بناڈالے اور وہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

۴- اور تم اس دن سے ڈرو جس میں کسی کو کوئی چیز نفع نہیں دے گی، نہ اس کی سفارش قبول کی جائے گی نہ اس سے معاوضہ قبول کیا جائے گا اور ان کی مدد نہیں کی جائے گی۔

۵- اور جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا کہ بیشک تمہارا پروردگار حکم دیتا ہے کہ تم ایک گائے ذبح کرو، انہوں نے کہا: کیا آپ ہم سے مذاق کرتے ہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ خدا کی پناہ کہ میں جاہل لوگوں سے ہو جاؤں۔

۶- وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب عطا کی، وہ اسی نبی کو اس طرح جانتے ہیں جس طرح اپنے لڑکوں کو جانتے ہیں۔ بیشک ان میں ایک گروہ ایسا ہے جو عمداً حق کو چھپاتے ہیں۔

۷- اے لوگو ایمان والو! تم زمین میں پاک وحلال رزق کھاؤ اور تم شیطان کی پیروی نہ کرو، کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

۸- تم پر فرض کیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کی موت واقع ہو جائے، وہ ترکہ چھوڑ

جائے اور اپنے والدین اور اقرباء کو دستور کے مطابق وصیت بھی کر جائے، تو یہ اہل تقویٰ پر ضروری ہے۔

۹- وہ یہی چاہتے ہیں کہ ان کے پاس بادلوں میں چھپا عذاب نازل ہو جائے، فرشتے نزول کر آئیں اور کام ہو جائے۔ تمام کاموں کا انجام اللہ کے ہاں ہے۔

۱۰- بیشک جو لوگ ایمان لائے، انہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں ہجرت کی۔ یہی لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ سے رحمت کی امید رکھتے ہیں جو بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

القسم الثانی: تجوید

سوال۲: درج ذیل حروف کی تعریفات کریں اور مثالیں تحریر کریں؟

(۱) حروف غیر متشابہ (۲) حروف شجریہ (۳) حروف شفویہ (۴) حروف مختلف المخرج (۵) حروف مدہ (۶) حروف قمریہ (۷) حروف شمسیہ۔

جواب: (۱) حروف غیر متشابہ: وہ حروف ہیں جن کی شکل باہم ملتی ہوئی نہ ہو مثلاً ب، ج۔

(۲) حروف شجریہ: وہ حروف ہیں جو وسط زبان اور مقابل کے تالوں سے ادا ہوتے ہیں مثلاً ج، ش، ی۔

(۳) حروف شفویہ: یہ وہ حروف ہیں جو ہونٹوں سے ادا ہوں مثلاً ب، م، ف۔

(۴) حروف مختلف المخرج: وہ حروف ہیں جن کے مخارج مختلف ہوں مثلاً ب، ج۔

(۵) حروف مدہ: وہ حروف ہیں جو ہوا میں ختم ہوتے ہوں مثلاً واؤ، الف، یاء بشرطیکہ ان کے ماقبل کی حرکت ان کے موافق ہو۔

(۶) حروف قمریہ: وہ حروف ہیں جن کے شروع میں الف، لام پڑھا جائے مثلاً اَلْقَلَمُ۔

(۷) حروف شمسیہ: وہ حروف ہیں جن کے شروع میں الف، لام نہ پڑھا جائے مثلاً اَلتَّمْرُ۔

سوال۳: (الف) اصول مخارج کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں؟

(ب) صفات لازمہ متضادہ میں سے ہر ایک صفت اور اس کی ضد تحریر کریں؟

جواب: (الف) اصول مخارج: اصول مخارج کی تعداد پانچ ہے اور وہ درج ذیل ہیں:
(۱) حلق (۲) جوف دہن (۳) شفتین (۴) لسان (۵) خیشوم
(ب) صفات لازمہ متضادہ میں سے ہر ایک صفت اور اس کی ضد:

صفت	ضد	صفت	ضد
(۱) اطباق	انفتاح	(۲) همس	جهر
(۳) اذلاق	اصمات	(۴) شدت	رخاوت
(۵) استعلاء	استفال		

سوال۴: درج ذیل اصطلاحات تجوید کی تعریفات اور مثالیں تحریر کریں؟
(۱) اظہار (۲) قلب (۳) مد متصل (۴) وقف تام (۵) ادغام مثلین۔

جواب: اصطلاحات تجوید کی تعریف اور مثالیں:

مندرجہ بالا اصطلاحات تجوید کی تعریفات مع مثالیں درج ذیل ہیں:
(۱) اظہار: نون ساکن، نون تنوین اور میم ساکن کو بغیر غنہ کے ادا کرنا مثلاً مِنْ خَوْفٍ۔
(۲) قلب: نون ساکن اور نون تنوین کو میم سے بدل دینے کو کہتے ہیں مثلاً كِرَامٍ بَرَرَةٍ۔
(۳) مد منفصل: جب حرف مدہ کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو مثلاً اِنِّیْٓ اَخَافُ۔
(۴) وقف تام: جس کلمہ پر وقف کیا ہو اس کا لفظی یا معنوی تعلق مابعد والے کلمہ سے نہ ہو مثلاً اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔
(۵) ادغام مثلین: ایک جنس کے دو حروف ایک کلمہ یا دو کلموں میں آجائیں، پہلا ساکن جبکہ دوسرا متحرک ہو تو پہلے کو دوسرے میں ادغام کر کے پڑھنے کو کہا جاتا ہے مثلاً اِذْ ذَهَبَ ۔

☆☆☆☆☆☆

﴿درجہ عامہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2014ء﴾

دوسرا پرچہ: حدیث وادب عربی

القسم الاوّل: حدیث نبوی

سوال۱: عن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ قال بینما نحن جلوس عند رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم اذطلع علينا رجل شديد بياض الثياب، شديد سواد الشعر لايرى عليه اثر السفر ولايعرفه منا احد حتى جلس الى النبي صلى الله عليه وسلم فاسند ركبتيه الى ركبتيه ووضع كفيه علي فخذيه .

حدیث شریف کا ترجمہ کریں، نیز بتائیں کہ اس سے اہل سنت و جماعت کا کون سا عقیدہ ثابت ہوتا ہے؟

جواب: ترجمۃ الحدیث:

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن ہم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو اچانک ایک سفید کپڑوں والا اور سیاہ بالوں والا شخص ہمارے پاس آیا، اس پر سفر کی کوئی علامت نہیں تھی اور ہم میں سے بھی کوئی اسے نہیں پہچانتا تھا۔ وہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گیا۔ اس نے اپنے دونوں گھٹنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں گھٹنوں کے ساتھ ملادیے جبکہ اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں زانوؤں پر رکھ لیے۔

عقیدہ کی وضاحت:

ہمارا اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ انبیاء بالخصوص امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ کا ادب واحترام کرنا چاہیے کیونکہ یہ ایمان کی جڑ ہے۔ آج بھی روضۂ رسول صلی اللہ

علیہ وسلم پر حاضری کے دوران ادب واحترام کو پیش نظر رکھا جائے تو حاضری بامقصد اور بارآور ہو جائے گی۔ اس کی عقیدہ کی اصل ودلیل زیرِ مطالعہ حدیث ہے جس میں تصریح ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور سراپا ادب بن کر عملی طور پر اس ذات اقدس کے ادب کو پیش نظر رکھنے کا درس دیا۔

سوال۲: **فو الله الذی لا الـه غیره ان احدکم لیعمل بعمل اهل الجنة حتی مایکون بینه وبینها الاذراع فیسبق علیه الکتاب فیعمل بعمل اهل النار فیدخلها وان احدکم یعمل بعمل اهل النار حتی مایکون بینه وبینها الاذراع فیسبق علیه الکتاب فیعمل بعمل اهل الجنة فیدخلها ۔**

درج بالا حدیث کا ترجمہ اور تشریح؟

جواب: ترجمۃ الحدیث: اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ کوئی شخص جنتی لوگوں کے کام کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے مگر نوشتہ اس پر غالب آجاتا ہے تو وہ جہنمی لوگوں کا عمل کرتا ہے اور وہ جہنم میں داخل ہو جاتا ہے۔ کوئی شخص جہنمی لوگوں کے کام کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور جہنم کے مابین ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو نوشتہ غالب آجاتا ہے اور وہ اہل جنت کا عمل کرتا ہے تو وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

تشریح الحدیث: اس حدیث میں باب العقائد کے بنیادی عقیدہ کی وضاحت کی گئی ہے۔ تقدیر خواہ اچھی ہو یا بری لکھی جاچکی ہے اور اس پر ایمان ویقین ضروری ہے۔ اس کا منکر مومن نہیں ہو سکتا۔ کوئی شخص تاحیات اہل جنت کے اعمال کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ جنت کے قریب پہنچ جاتا ہے مگر تقدیر کا لکھا ظاہر ہوتا ہے تو وہ جہنمی لوگوں کے اعمال شروع کر دیتا تو وہ دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح کوئی شخص جہنمی لوگوں کے اعمال کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ دوزخ کے قریب پہنچ جاتا ہے پھر تقدیر کا لکھا غالب آجاتا ہے اور جنتی لوگوں کے کام شروع کر دیتا ہے تو وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

سوال۳: **عن ابی رقیة تمیم بن اوس الداری رضی الله عنه ان النبی**

صلی الله علیه وسلم قال الدین النصیحة قلنا لمن قال لله ولکتابه ولرسوله ولائمة المسلمین وعامتهم ۔ حدیث کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ عبارت کی وضاحت کریں؟

جواب: ترجمۃ الحدیث: حضرت ابو رقیہ تمیم بن اوس داری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دین خیر خواہی کا نام ہے۔ ہم نے عرض کیا کس کے لیے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لیے، اس کی کتاب کے لیے، اس کے رسول کے لیے، آئمہ ملت کے لیے اور عام لوگوں کے لیے۔

خط کشیدہ الفاظ کی وضاحت:

☆ - اللہ تعالیٰ کے لیے نصیحت ہونے سے اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے کے تقاضوں کو پورا کرنا ہے۔

☆ - حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نصیحت سے مراد ہے ایمان بالرسالت کے تقاضوں کو پیش نظر رکھنا۔

☆ - مسلمانوں کے امراء کے لیے نصیحت سے مراد ہے کہ عوام کو حقوق فراہم کرنا اور ریاست کے استحکام کے لیے کوشاں ہونا۔

☆ - عام لوگوں کے لیے نصیحت سے مراد ہے عوام کے لیے انفرادی طور پر بھلائی کی کوشش کرنا۔

سوال۴ - **عن ابی هریرة عن عبدالرحمن بن صخر رضی الله تعالیٰ عنه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول مانهیتکم عنه فاجتنبوه وما امرتکم به فأتوا منه ما استطعتم فانما اهلك الذین من قبلکم کثرة مسائلهم واختلافهم علیٰ انبیاء هم ۔**

حدیث شریف کا اردو ترجمہ تحریر کریں نیز بتائیں کہ کثرت سوال سے کیوں منع کیا گیا ہے؟

جواب: ترجمۃ الحدیث: حضرت عبدالرحمٰن بن صخر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ

میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں سنا کہ آپ نے فرمایا: جس کام سے میں تمہیں منع کروں تم اس سے رک جاؤ اور جس چیز کے بارے میں میں تمہیں حکم دوں تو تم اپنی طاقت کے مطابق اس پر عمل کرو۔ بیشک تم سے پہلے لوگ انبیاء کرام سے کثرت سوال اور ان کی مخالفت کی وجہ سے ہلاک ہوگئے۔

کثرتِ سوال کی ممانعت کی وجہ:

انبیاء کرام علیہم السلام کی تعلیمات اور ادب واحترام قوم پر لازم ہوتا ہے۔ ان کی گفتگو کو توجہ سے سننا' ان کے اسوۂ حسنہ اور سیرت کو اپنانے کا نام ایمان واسلام ہے۔ یہ امور قوم پر واجب ہوتے ہیں۔ ان سے بے جا اور فضول سوالات بے ادبی کے ذمرے میں آئیں گے اور کئی ایسے ہوں گے جن کی وضاحت پر ان پر عمل نہیں ہو سکے گا اور یہ دونوں صورتیں ہی قابل گرفت ہیں۔ جس وجہ سے کثرت سوال سے منع کر دیا گیا۔ البتہ دین و ایمان کے استحکام کے حوالے سے سوالات کی ممانعت ہرگز نہیں ہے۔

القسم الثانی: ادب عربی

سوال۵: (الف) درج ذیل جملوں کی عربی بنائیں؟

(۱) چاول تازہ ہیں (۲) زید کا غلام ہوشیار ہے (۳) یہ چٹائی ہے (۴) سمندر کا پانی گرم ہے (۵) وہ عورتیں مسلمان ہیں (۶) عائشہ پیاری لڑکی ہے (۷) وہ عورت خوبصورت ہے (۸) یہ سیدھا راستہ ہے۔

(ب) درج ذیل جملوں میں سے مرکب اضافی اور مرکب توصیفی الگ الگ کریں اور ان کا اردو ترجمہ کریں؟

(۱) لبن البقرۃ (۲) دقیق الحنطۃ (۳) بنت عفیفۃ (۴) الولد السعید (۵) عماد الدین۔

جواب: (الف) اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ: مندرجہ بالا اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ درج ذیل ہے:

(۱) الارز طری (۲) غلام زید نبیه (۳) هذا حصیر (۴) ماء البحر حار (۵) هن النساء مسلمات (۶) عائشة طفلة جميلة (۷) هی المرأة جميلة (۸) هذا طريق مستقيم .

(ب) مرکب اضافی اور مرکب توصیفی کی نشاندہی اور ترجمہ:

مرکبات	ترجمہ	کیفیت مرکب
(۱) لبن البقرة	گائے کا دودھ	مرکب اضافی
(۲) دقيق الحنطة	گندم کا آٹا	مرکب اضافی
(۳) بنت عفيفة	عفیفہ کی بیٹی	مرکب اضافی
(۴) الولد السعيد	نیک لڑکا	مرکب توصیفی
(۵) عماد الدين	دین کا ستون	مرکب اضافی

سوال۶: (الف) درج ذیل الفاظ کے معانی لکھیں اور پھر عربی جملوں میں استعمال کریں؟

(۱) السكين (۲) الحديد (۳) النظيف (۴) الجاموس (۵) الدراجة (۶) المنديل (۷) العشير (۸) الارز .

(ب) درج ذیل جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں اور ان میں سے مبتداء اور خبر کی نشاندہی کریں؟

(۱) المسواك قصير (۲) الدين يسير (۳) الماء بارد (۴) الحصير بسيط (۵) الخبز طری .

جواب: (الف) عربی الفاظ کے معانی اور الفاظ کا جملوں میں استعمال:

الفاظ	معانی	عربی جملوں میں استعمال
(۱) السكين	چھری	هذا السكين جديد
(۲) الحديد	لوہا	هذا الحديد حار

(۳) النظیف	صاف ستھرا	الماء النظیف بارد
(۴) الجاموس	بھینس	هٰذا لحم الجاموس
(۵) الدراجة	سائیکل	دراجة زید جدیدة
(۶) المندیل	رومال	مندیل زید نفیس
(۷) الشعیر	جو	دقیق الشعیر مفید
(۸) الارز	چاول	الارز طری

(ب) عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ اور مبتداء اور خبر کی نشاندہی:

عربی جملے	ترجمہ	مبتداء اور خبر کی نشاندہی
(۱) السواك قصیر	مسواک چھوٹی ہے	السواك، مبتداء، قصیر، خبر
(۲) الدین یسیر	دین آسان ہے	الدین، مبتداء، یسیر، خبر
(۳) الماء بارد	پانی ٹھنڈا ہے	الماء، مبتداء، بارد، خبر
الحصیر بسیط	چٹائی بچھی ہے	الحصیر، مبتداء، بسیط، خبر
(۵) الخبز طری	روٹی تازہ ہے	الخبز، مبتداء، طری، خبر

سوال 7: (الف) درج ذیل قرآنی جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں؟

(۱) ولعبد مومن خیر من مشرك (۲) وكلم الله موسیٰ تكليما (۳) ان بطش ربك لشديد (۴) لااكراه فى الدين (۵) قتل داؤد جالوت (۶) لاتثريب عليكم اليوم (۷) ذلك الكتاب لاريب فيه (۸) وابرئ الاكمه والابرص .

(ب) درج ذیل الفاظ کے معانی لکھیں اور مفید جملوں میں استعمال کریں؟

(۱) الاثم (۲) الاشهاد (۳) الميسر (۴) الاسقاط (۵) السجيل (۶) الايمان (۷) الخشية (۸) الكتم (۹) الجوع (۱۰) العاقبة .

جواب: (الف) قرآنی فقرات کا اردو میں ترجمہ:

(۱) اور بیشک مسلمان غلام، مشرک سے بہتر ہے۔ (۲) اور اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اصل بات کی۔ (۳) بیشک آپ کے پروردگار کی گرفت سخت ہے۔ (۴) دین میں مجبوری نہیں ہے۔ (۵) حضرت داؤد علیہ السلام نے جالوت کو ہلاک کیا۔ (۶) آج تم سے کوئی مواخذہ نہیں ہے۔ (۷) یہ وہ بلند مرتبہ کتاب ہے جس میں شک نہیں ہے۔ (۸) میں مادرزاد اندھوں اور برص کی بیماری والوں کو درست کردیتا ہوں۔

(ب) الفاظ کے معانی اور جملوں میں ان کا استعمال:

الفاظ	معانی	مفید جملوں میں استعمال
(۱) الاثم	گناہ	قل فيها اثم كبير
(۲) الاشهاد	گواہی دینا	ويكون الرسول عليكم شهيدا
(۳) الميسر	جوا	يسئلونك عن الخمر والميسر
(۴) الاسقاط	گرانا	زيد ساقط
(۵) السجيل	کنکری	ترميهم بحجارة من سجيل
(۶) الايمان	ایمان لانا	الذين سبقونا بالايمان
(۷) الخشية	ڈر	متصدعا من خشية الله
(۸) الكتم	سرخ رنگ	جاء زيد بالكتم
(۹) الجوع	بھوک	الذى اطعمهم من جوع
(۱۰) العاقبة	انجام	كيف كان عاقبة المكذبين

☆☆☆☆☆☆

﴿درجہ عامہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2014ء﴾

تیسرا پرچہ: صرف

سوال ۱: (الف) سہ اقسام اور شش اقسام کون کون سے ہیں، ہر ایک کی تشریح بمع مثال تحریر کریں؟

(ب) ہفت اقسام کون کون سی ہیں؟ ان میں سے دو کی تعریفات کریں اور مثالیں تحریر کریں؟

جواب: (الف) سہ اقسام: کلمہ کی تین اقسام ہیں:

(۱) اسم: وہ کلمہ ہے جو تنہا اپنا معنی بتائے اور اس میں کوئی زمانہ نہ پایا جائے مثلاً رَجُلٌ۔

(۲) فعل: وہ کلمہ ہے جو تنہا اپنا معنی بتائے اور تینوں زمانوں میں سے اس میں کوئی زمانہ بھی نہ پایا جائے مثلاً ضَرَبَ، یَضْرِبُ ۔

(۳) حرف: وہ کلمہ ہے جو تنہا اپنا معنی نہ بتائے مثلاً مَنْ، اِلٰی وغیرہ۔

شش اقسام کی تشریحات مع امثلہ: شش اقسام کی تشریحات مع امثلہ درج ذیل ہیں:

(۱) ثلاثی مجرد: وہ اسم یا فعل ہے جس میں تین حروف اصلی ہوں، کوئی زائد نہ ہو مثلاً ضَرَبَ، ضَرْبٌ ۔

(۲) ثلاثی مزید فیہ: وہ اسم یا فعل ہے جس میں تین حروف اصلی کے علاوہ زائد حرف بھی ہو مثلاً حِمَارٌ، جَنَّبَ ۔

(۳) رباعی مجرد: وہ اسم یا فعل ہے جس میں چار حروف اصلی ہوں کوئی زائد نہ ہو مثلاً جَعْفَرٌ، بَعْثَرَ ۔

(۴) رباعی مزید فیہ: وہ اسم یا فعل ہے جس میں چار حروف اصلی کے علاوہ زائد حرف بھی ہو مثلاً قِرْطَاسٌ، تَدَحْرَجَ ۔

(۵) خماسی مجرد: وہ اسم ہے جس میں پانچ حروف اصلی ہوں کوئی زائد حرف نہ ہو مثلاً

سَفَرْجَل ۔

(۲) خماسی مزید فیہ: وہ اسم ہے جس میں پانچ اصلی حروف کے علاوہ زائد حروف بھی ہوں مثلاً خَنْدَرِیْسٌ ۔

(ب) ہفت اقسام: ہفت اقسام درج ذیل ہیں:

(۱) صحیح (۲) مثال (۳) مضاعف (۴) لفیف (۵) ناقص (۶) مہموز (۷) اجوف۔

دو کی تعریفات مع امثلہ:

(۱) صحیح: وہ اسم یا فعل ہے جس کے فاء، عین، لام کلمہ کی جگہ نہ حرف علت ہو، نہ ہمزہ ہو اور نہ ایک جنس کے دو حروف ہوں مثلاً ضَرَبَ، ضَرْبٌ ۔

(۲) مہموز: وہ لفظ ہے جس کے فاء، عین اور لام کی جگہ میں ہمزہ ہو۔ اس کی تین اقسام:

(۱) مہموز الفاء: وہ کلمہ ہے جس کے فاء کی جگہ میں ہمزہ ہو جیسے: اَمَرَ، اَمْرٌ ۔

(۲) مہموز العین: جس کے عین کلمہ میں ہمزہ ہو جیسا: سَأَلَ، سُؤَالٌ ۔

(۳) مہموز اللام: وہ جس کے لام کلمہ میں ہمزہ ہو مثلاً قَرَأَ، قَرْءٌ ۔

سوال ۲: (الف) اسم مصدر، اسم مشتق اور اسم جامد میں سے ہر ایک کی تعریف کریں اور مثال تحریر کریں؟

(ب) اسم مصدر سے مشتق ہونے والی چیزوں کی تعداد، نام اور ان کی مثالیں تحریر کریں؟

جواب: (الف) اصطلاحات کی تعریفات بمع امثلہ درج ذیل ہیں:

(۱) مصدر: وہ اسم ہے جو خود تو کسی سے نہ بنا ہو مگر اس سے دوسرے کلمات بنیں مثلاً ضَرَبٌ ۔

(۲) اسم مشتق: وہ اسم ہے جو دوسرے کلمہ سے بنایا گیا ہو مثلاً ضَارِبٌ، جو یَضْرِبُ سے بنا ہے۔

(۳) اسم جامد: وہ اسم ہے جو نہ خود کسی سے بنا ہو اور نہ دوسرا کلمہ اس سے بنے مثلاً رَجُلٌ ۔

(ب) مصدر سے مشتق ہونے والی چیزوں کی تعداد، نام اور مثالیں: اسم مصدر سے مشتق ہونے والی اشیاء بارہ ہیں جن کے نام و امثلہ درج ذیل ہیں:

(۱) فعل ماضی مثلاً ضَرَبَ (۲) فعل مضارع مثلاً یَضْرِبُ ۔
(۳) اسم فاعل مثلاً ضَارِبٌ (۴) اسم مفعول مثلاً مَضْرُوْبٌ
(۵) فعل جحد مثلاً لَمْ یَضْرِبْ (۶) نفی فعل مضارع لَایَضْرِبُ
(۷) فعل امر مثلاً اِضْرِبْ (۸) فعل نہی مثلاً لَا تَضْرِبْ
(۹) اسم ظرف مکان مثلاً مَضْرِبٌ (۱۰) ظرف زمان مثلاً مَضْرِبٌ
(۱۱) اسم آلہ مثلاً مِضْرَبٌ (۲۱) اسم تفضیل مثلاً اَضْرَبُ ۔

سوال۳: درج ذیل اصطلاحات صرفیہ کی تعریفات لکھیں؟
(۱) صیغہ (۲) باب (۳) صرف صغیر (۴) صرف کبیر (۵) میزان۔
(ب) حروف اصلیہ اور حروف زائدہ سے کیا مراد ہے؟ مثال سے وضاحت کریں۔

جواب: (الف) اصطلاحات صرفیہ کی تعریفات:

(۱) صیغہ: صیغہ کا لغوی معنی ڈھالنا ہے۔ اہل صرف کی اصطلاح میں حروف کی خاص ترتیب اور ان پر حرکات وسکنات لگانے سے جو شکل سامنے آتی ہے، اسے صیغہ کہا جاتا ہے۔

(۲) صرف صغیر: کسی باب کے جملہ مشتقات کے ایک ایک صیغہ کی ترتیب خاص کو کہا جاتا ہے۔

(۳) صرف کبیر: کسی فعل یا مشتق کے تمام صیغوں کی خاص ترتیب یا مجموعہ کو کہا جاتا ہے۔

(۴) میزان: کسی کلمہ کے فاء، عین اور لام کلمہ کے مقابلہ کو کہا جاتا ہے۔

(ب) حروف اصلیہ اور زائدہ سے مراد اور امثلہ:

(۱) حروف اصلیہ: حروف اصلیہ وہ ہیں جو فاء، عین اور لام کلمہ کی جگہ میں آئیں مثلاً ضَرَبَ ،ض، فاء کی جگہ، راء، عین کی جگہ اور باء، لام کی جگہ میں ہیں۔

(۲) حروف زائدہ: وہ حروف ہیں جو فاء، عین اور لام کی جگہ میں نہ ہو مثلاً اَکْرَمَ ۔

سوال۴: باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے فعل ماضی کی گردان مع معانی نقشہ بنا کر تحریر کریں؟

جواب: فعل ثلاثی مجرد باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے فعل ماضی مثبت معروف کی گردان:

گردان	معانی	صیغے
ضَرَبَ	مارا اس ایک مرد نے	صیغہ واحد مذکر غائب
ضَرَبَا	مارا ان دو مردوں نے	صیغہ تثنیہ مذکر غائب
ضَرَبُوْا	مارا ان سب مردوں نے	صیغہ جمع مذکر غائب
ضَرَبَتْ	مارا اس ایک عورت نے	صیغہ واحد مؤنث غائب
ضَرَبَتَا	مارا ان دو عورتوں نے	صیغہ تثنیہ مؤنث غائب
ضَرَبْنَ	مارا ان سب عورتوں نے	صیغہ جمع مؤنث غائب
ضَرَبْتَ	مارا تو ایک مرد نے	صیغہ واحد مذکر حاضر
ضَرَبْتُمَا	مارا تم دو مردوں نے	صیغہ تثنیہ مذکر حاضر
ضَرَبْتُمْ	مارا تم سب مردوں نے	صیغہ جمع مذکر حاضر
ضَرَبْتِ	مارا تو ایک عورت نے	صیغہ واحد مؤنث حاضر
ضَرَبْتُمَا	مارا تم دو عورتوں نے	صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر
ضَرَبْتُنَّ	مارا تم سب عورتوں نے	صیغہ جمع مؤنث حاضر
ضَرَبْتُ	مارا میں ایک مرد یا ایک عورت نے	صیغہ واحد متکلم
ضَرَبْنَا	مارا ہم دو مرد یا دو عورتوں	صیغہ تثنیہ وجمع، مذکر و
	سب مردوں یا سب عورتوں نے	مؤنث متکلم

سوال۵: (الف) علامات مضارع تحریر کریں نیز بتائیں کہ ان علامات کے اور نام کیا

ہیں؟

(ب) کون سی علامت فعل مضارع کے کتنے اور کون کون سے صیغوں میں آتی ہے مثالیں دے کر وضاحت کریں؟

جواب: (الف) علامات فعل مضارع: علامات فعل مضارع چار ہیں:

(۱) الف (۲) تاء (۳) یا (۴) نون۔

ان کا مجموعہ اتین ہے۔ علامات فعل مضارع کو حروف فعل مضارع بھی کہتے ہیں۔

(ب) علامات فعل مضارع کن کن صیغوں کے لیے آتی ہیں؟ اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

(۱) الف: صیغہ واحد متکلم کے لیے آتا ہے مثلاً اَضْرِبُ ۔

(۲) تاء: فعل مضارع کے آٹھ صیغوں کے شروع میں آتی ہے جن میں سے چھ صیغے حاضر کے ہیں اور دو مؤنث غائب یعنی واحد مؤنث غائب اور تثنیہ مؤنث غائب مثلاً تَضْرِبُ، تَضْرِبَانِ، تَضْرِبُ، تَضْرِبَانِ، تَضْرِبُوْنَ، تَضْرِبِيْنَ، تَضْرِبَانِ، تَضْرِبْنَ ۔

(۳) یاء: یاء چار صیغوں کے شروع میں آتی ہے: واحد مذکر غائب، تثنیہ مذکر غائب، جمع مذکر غائب اور جمع مؤنث غائب مثلاً يَضْرِبُ، يَضْرِبَانِ، يَضْرِبُوْنَ، يَضْرِبْنَ ۔

(۴) نون: یہ تثنیہ و جمع متکلم کے شروع میں آتا مثلاً نَضْرِبُ ۔

سوال ٦: (الف) باب نَصَرَ يَنْصُرُ سے صرف صغیر تحریر کریں؟

(ب) باب فَتَحَ يَفْتَحُ سے فعل امر غائب معروف کی گردان مع معانی نقشہ بنا کر تحریر کریں؟

جواب: (الف) باب نَصَرَ يَنْصُرُ سے صرف صغیر کی گردان:

نَصَرَ يَنْصُرُ نَصْرًا فَهُوَ نَاصِرٌ وَنُصِرَ يُنْصَرُ نَصْرًا فَذَاكَ مَنْصُوْرٌ لَمْ يَنْصُرْ لَمْ يُنْصَرْ لَايَنْصُرُ لَايُنْصَرُ لَنْ يَّنْصُرَ لَنْ يُّنْصَرَ لَيَنْصُرَنَّ لَيُنْصَرَنَّ لَيَنْصُرَنْ لَيُنْصَرَنْ الامر منه اُنْصُرْ لِتُنْصَرْ لِيَنْصُرْ لِيُنْصَرْ

والنهی عنه لَاتَنْصُرْ لَاتُنْصَرْ لَا يَنْصُرْ لَايُنْصَرْ الظرف منه مَنْصَرٌ مَنْصَرَانِ مَنَاصِرُ ومُنَيْصِرٌ والالة منه مِنْصَرٌ، مِنْصَرَانِ، مَنَاصِرُ وَمُنَيْصِرٌ، مِنْصَرَةٌ مِنْصَرَتَانِ، مَنَاصِرُ وَمُنَيْصِرَةٌ، مِنْصَارٌ، مِنْصَارَانِ، مَنَاصِيْرُ وَمُنَيْصِرٌ وَمُنَيْصِيرَةٌ، افضل التفضيل المذكر منه اَنْصَرُ، اَنْصَرَانِ، اَنْصَرُوْنَ، اَنَاصِرُ وَاُنَيْصِرٌ والمونث منه نُصْرٰى نُصْرَيَانِ نُصْرَيَاتٌ نُصَرٌ نُصَيْرٰى وفعل التعجب منه مَا اَنْصَرَهٗ وَاَنْصِرْ بِهٖ نَصُرَ يا نَصُرَتْ ۔

(ب) گردان فعل امر غائب معروف مع متکلم از باب فَتَحَ يَفْتَحُ:

گردان	معانی	صیغے
(۱) لِيَفْتَحْ	چاہیے کہ کھولے وہ ایک مرد	صیغہ واحد مذکر غائب
(۲) لِيَفْتَحَا	چاہیے کہ کھولیں وہ دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر غائب
(۳) لِيَفْتَحُوْا	چاہیے کہ کھولیں وہ سب مرد	صیغہ جمع مذکر غائب
(۴) لِتَفْتَحْ	چاہیے کہ کھولے وہ ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث غائب
(۵) لِتَفْتَحَا	چاہیے کہ کھولیں وہ دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث غائب
(٦) لِيَفْتَحْنَ	چاہیے کہ کھولیں وہ سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث غائب
(۷) لِاَفْتَحْ	چاہیے کہ کھولوں میں ایک مرد یا ایک عورت	صیغہ واحد متکلم
(۸) لِنَفْتَحْ	چاہیے کہ کھولیں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	صیغہ جمع مع تثنیہ متکلم

☆☆☆☆☆☆

﴿درجہ عامہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2014ء﴾

چوتھا پرچہ: نحو

سوال ۱: (الف) اسم مفرد منصرف صحیح، جاری مجریٰ صحیح اور جمع مکسر منصرف صحیح تینوں حالتوں میں اعراب کیا ہوگا؟ مثالیں دے کر وضاحت کریں۔

(ب) مَا وَلَا مشبّہتانِ بِلَیْسَ کس پر داخل ہوتے ہیں اور کیا عمل کرتے ہیں، مثالیں دے کر وضاحت کریں؟

جواب: (الف) اسم مفرد منصرف صحیح، جاری مجریٰ صحیح اور جمع مکسر منصرف صحیح کی تینوں حالتوں کا اعراب مع امثلہ:

اسم مفرد منصرف صحیح، جاری مجریٰ صحیح اور اسم جمع مکسر منصرف۔ تینوں کی تینوں حالتوں کا اعراب بالحرکت آتا ہے جو اس طرح ہے: رفع ضمہ لفظی کے ساتھ، نصب فتحہ لفظی کے ساتھ اور جر کسرہ لفظی کے ساتھ۔ ان کی مثالیں یوں ہیں: جَاءَ زَیْدٌ وَدَلْوٌ وَرِجَالٌ، رَاَیْتُ زَیْدًا وَدَلْوًا وَرِجَالًا ۔ مَرَرْتُ بِزَیْدٍ وَدَلْوٍ وَرِجَالٍ ۔

(ب) مَا وَلَا مشبہتان بِلَیْسَ کا عمل اور مثالیں: مَا وَلَا مُشْبِھتین بِلَیْس دونوں جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور لَیْسَ والا عمل کرتے ہیں یعنی رافع اسم اور ناصب خبر مثلاً مَا زَیْدٌ قَائِمًا ۔ لَا رَجُلٌ حَاضِرًا ۔

سوال ۲: (الف) اِنَّ، اَنَّ، کَاَنَّ، لَیْتَ، لٰکِنَّ اور لَعَلَّ کس پر داخل ہوتے ہیں اور کیا عمل کرتے ہیں؟ ان میں سے کسی ایک کی مثال دے کر وضاحت کریں۔

(ب) مبتداء اور خبر میں عامل کون ہوتا ہے؟ مثال کے ذریعے وضاحت کریں۔

جواب: (الف) حروف مشبہ بفعل کا عمل: حروف مشبہ بفعل یعنی اِنَّ، اَنَّ، کَاَنَّ، لَیْتَ، لٰکِنَّ اور لَعَلَّ پانچوں جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں، مبتداء کو نصب دیتے جسے ان کا اسم کہا جاتا ہے اور خبر کو رفع دیتے ہیں جسے ان کی خبر کہا جاتا ہے مثلاً اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ ۔

اس مثال میں زَیْدًا اِنَّ کا اسم اور قَائِمٌ اس کی خبر ہے۔

(ب) مبتداء اور خبر کا عامل: مبتداء اور خبر میں عامل کے بارے میں دو قول ہیں:

(۱) مبتداء میں عامل معنوی ہے۔ ابتداء یعنی عامل لفظی سے خالی ہونا اور خبر میں عامل مبتداء ہے۔ (۲) مبتداء، خبر میں عامل ہے اور خبر، مبتداء میں عامل ہے اور دونوں مرفوع ہوتے ہیں۔

پہلا قول قوی ہے اور اس مسئلہ میں جمہور نحاۃ نے اسے اختیار کیا ہے۔

سوال ۳: (الف) لائے نفی جنس کس پر داخل ہوتا ہے اور کیا عمل کرتا ہے؟ مثالیں دے کر وضاحت کریں؟

(ب) اسم فاعل کیا عمل کرتا ہے اور اس کے عمل کے لیے کیا شرائط ہیں؟ کوئی ایک مثال دے کر وضاحت کریں؟

جواب: (الف) لائے نفی جنس کا دخول، عمل اور مثالیں: لَا ئے نفی جنس کا دخول، عمل اور مثالیں درج ذیل ہیں:

لائے نفی جنس جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے اور مبتداء وخبر دونوں میں عمل کرتا ہے۔

لائے نفی جنس کا اسم اکثر نکرہ اور مضاف ہوتا ہے۔ اس صورت میں اسم منصوب ہوتا ہے مثلاً لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِیْفٌ فِی الدَّارِ ۔ جب لَا نکرہ کے بعد نکرہ مفردہ ہو تو وہ مبنی بر فتح ہوگا مثلاً لَا رَجُلَ فِی الدَّارِ ۔ اگر لَا کے بعد مفرد معرفہ ہو یا لَا اور نکرہ کے مابین فصل ہو تو اس کا مدخول مرفوع ہوگا جبکہ دوسرے اسم کے ساتھ لَا کا لانا بھی واجب ہوگا مثلاً لَا زَیْدٌ فِی الدَّارِ وَلَا عَمْرٌو ۔ (یہ معرفہ کی مثال ہے) لَا فِیْھَا رَجُلٌ وَلَا اِمْرَاَۃٌ (یہ نکرہ کی مثال ہے)

جب تکرار لَا ہو جبکہ دونوں لَا کے بعد نکرہ متصل ہوں تو اس صورت میں پانچ وجوہ سے پڑھنا جائز ہے:

(۱) دونوں مفتوح ہوں مثلاً لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۔

(۲) دونوں مرفوع ہوں مثلاً لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّۃٌ اِلَّا بِاللّٰہِ ۔

(۳) پہلا اسم مرفوع جبکہ دوسرا منصوب ہو مثلاً لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةً اِلَّا بِاللّٰہِ ۔

(۴) پہلا مرفوع جبکہ دوسرا مفتوح ہو مثلاً لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۔

(۵) پہلا مفتوح اور دوسرا مرفوع ہو مثلاً لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰہِ ۔

(ب) اسم فاعل کا عمل اور اس کی شرائط: اسم فاعل اپنے فعل معروف والا عمل کرتا ہے۔اس کے عمل کے لیے چند شرائط ہیں جو درج ذیل ہیں:

(۱) اسم فاعل زمانہ حال یا استقبال کے معنی کے ساتھ ہو۔

(۲) اسم فاعل سے قبل مبتداء ہو مثلاً زَیْدٌ ضَارِبٌ اَبُوْہُ ۔

(۳) اسم فاعل سے پہلے ذوالحال موجود ہو مثلاً جَاءَنِیْ زَیْدٌ ضَارِبًا اَبُوْہُ عَمْرًوا ۔

(۴) اس سے قبل الف لام موصولہ ہو مثلاً مَرَرْتُ بِالضَّارِبِ اَبُوْہُ عَمْرًوا ۔

(۵) اسم فاعل سے قبل موصوف ہو مثلاً عِنْدِیْ رَجُلٌ ضَارِبٌ اَبُوْہُ عَمْرًوا ۔

(۶) اس سے قبل ہمزہ استفہام ہو مثلاً اَقَائِمٌ زَیْدٌ ۔

(۷) اسم فاعل سے قبل حرف نفی ہو مثلاً مَا قَائِمٌ زَیْدٌ ۔

سوال۴: (الف) فعل مضارع کے کتنے اور کون کون سے اعراب ہیں؟ مثالیں لکھ کر وضاحت کریں۔

(ب) غیر منصرف کا تینوں حالتوں میں اعراب کیا ہوگا؟ مثالوں سے وضاحت کریں۔

جواب: (الف) فعل مضارع کے اعراب: فعل مضارع کے تین اعراب ہیں جو درج ذیل ہیں:

(۱) رفع مثلاً ھُوَ یَضْرِبُ ۔

(۲) نصب مثلاً لَنْ یَّضْرِبَ ۔

(۳) جزم مثلاً لَمْ یَضْرِبْ ۔

(ب) غیر منصرف کا اعراب مع امثلہ: غیر منصرف کا اعراب مع امثلہ درج ذیل ہیں:

(ا) حالت رفع میں ضمہ ہوگا مثلاً جَاءَ نِیْ عُمَرُ (میرے پاس عمر آیا)

(۳،۲) حالت نصب اور حالت جر میں فتح ہوگا مثلاً رَأَیْتُ عُمَرَ، مَرَرْتُ بِعُمَرَ ۔

سوال۵: درج ذیل فقرات کی ترکیب نحوی کریں؟

(۱) جَاءَ عُمَرُ ۔ (۲) رَأَیْتُ مُوْسٰی ۔ (۳) کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا ۔

(۴) زَیْدٌ قَائِمٌ ۔ (۵) رَأَیْتُ زَیْدًا ۔

جواب: فقرات کی ترکیب نحوی: مندرجہ بالا فقرات کی ترکیب نحوی درج ذیل ہے:

عربی فقرات	عربی فقرات کی ترکیب نحوی
(۱) جَاءَ عُمَرُ	جَاءَ فعل، عُمَرُ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔
(۲) رَأَیْتُ مُوْسٰی	رَأَیْتُ فعل بافاعل، مُوْسٰی منصوب تقدیراً مفعول بہ ہے۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔
(۳) کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا	کَانَ فعل ناقص، زَیْدٌ مرفوع لفظاً اسمش، قَائِمًا منصوب لفظاً خبر۔ کَانَ فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ناقصہ شد۔
(۴) زَیْدٌ قَائِمٌ	زَیْدٌ، مسند الیہ مبتداء، قَائِمٌ مسند مرفوع لفظاً خبر، مبتداء اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
(۵) رَأَیْتُ زَیْدًا	رَأَیْتُ فعل بافاعل، زَیْدًا منصوب لفظاً مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆

﴿درجہ عامہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2014ء﴾

پانچواں پرچہ: ریاضی وانگلش

القسم الاول: ریاضی

سوال نمبر 1: مقداروں کے درمیان نسبت معلوم کریں؟ 3.5 میٹر، 5 میٹر۔

جواب: 5 میٹر ، 3.5 میٹر

3.5 میٹر : 50

10 10

35 میٹر x 10

1050

35 : 50

دونوں رقموں کو 5 پر تقسیم کیا۔

35 : 50

55

جواب: 7 : 10

سوال نمبر 2: ایک بس نے 3 گھنٹے میں 90 کلومیٹر فاصلہ طے کیا اور ریل گاڑی نے 4 گھنٹے میں 124 کلومیٹر۔ بس اور ریل گاڑی کی فی گھنٹہ رفتاروں میں نسبت معلوم کریں؟

جواب: 3:90 = بس کی رفتار میں نسبت

دونوں کو 3 پر تقسیم کرنے سے

3 : 90

33

1 : 30

4:124 = ریل گاڑی کی رفتار میں نسبت دونوں طرف سے 4 سے تقسیم کرنے سے

جواب: 30:31 = بس اور ریل کی رفتار کی نسبت

4 : 124

44

1 : 31

موازنہ 1 : 1

30 31

جواب: 30 : 31 بس اور ریل کی رفتار کی نسبت۔

سوال نمبر 3: اگر 7 چھوٹی کرسیوں کی قیمت 140 روپے ہو تو 11 کرسیوں کی قیمت معلوم کریں؟

جواب: فرض کریں مطلوبہ قیمت = x

کرسیاں قیمت

7 140

11 x

یعنی 140 روپے کو x سے وہی نسبت ہے جو 7 کرسیوں کو 11 کرسیوں سے ہے

اس لیے

7:11 = 140:x

چونکہ طرفین کا حاصل ضرب = وسطین کا حاصل ضرب

7Xx=140:x 7Xx=1540

x=1540 = 220 روپے

روپے220 = پس 11 کرسیوں کی قیمت

سوال نمبر 4: 30,000 میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ایک گاڑی دو شہروں کی درمیانی مسافت 4 گھنٹے 12 منٹ میں طے کرتی ہے وہی فاصلہ 28000 میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے کتنی دیر میں طے ہوگی؟

جواب: مطلوبہ وقت = x

4 گھنٹے 12 منٹ = (4x60) + 12

= 252 منٹ

فاصلہ میٹر	وقت (منٹ)
30,000	252
28,000	x

$252:x = 28000:3000$

$x = 3000 \times 252$

$= \frac{3000 \times 252}{28,000}$

x = 270 منٹ

مطلوبہ وقت = $\frac{270}{60}$ گھنٹے

= 4.5 گھنٹے

270 منٹ = 4.5 گھنٹے

0.5 گھنٹے = 0.5 x 60

= 30 منٹ

مطلوبہ وقت = 4 گھنٹے 30 منٹ

سوال نمبر 5: اگر 70 کلوگرام سامان کا کرایہ 150 کلومیٹر سفر کے لیے 5 روپے ہو

تو 105 کلوگرام سامان کا کرایہ 300 کلومیٹر سفر کے لیے کیا ہوگا؟

جواب:

کرایہ	فاصلہ	وزن
5	150	70
x	300	105

(تناسب راست)

$\frac{x}{5} = \frac{300}{15} \times \frac{150}{70}$

$x = \frac{300 \times 105 \times 5}{150 \times 70}$

سوال نمبر 6: (الف) 150 روپے سلیم، کلیم اور رحیم میں 4، 5 اور 6 کی نسبت میں تقسیم کریں؟

سلیم	کلیم	رحیم
4	5	6

نسبتی مجموعہ = 6 + 5 + 4 = 15

کل رقم = 150 روپے

سلیم کا حصہ = $\frac{150 \times 4}{15}$ = 40 روپے

کلیم کا حصہ = $\frac{150 \times 5}{15}$ = 50 روپے

رحیم کا حصہ = $\frac{150 \times 6}{15}$ = 60 روپے

(ب) 32.2 روپے 50 پیسے کی رقم ''ج''، ''د'' اور ''ر'' میں 3/4، 5/6 اور 1/12 کی نسبت سے تقسیم کریں؟

'ر' 'د' 'ج'

$\frac{7}{12} \quad \frac{5}{6} \quad \frac{3}{4}$

$\frac{12 \times 7}{12} : \frac{12 \times 5}{6} : \frac{12 \times 3}{4}$

12 x 7 : 12 x 5 : 3 x 3

1 x 7 : 2 x 5 : 12 x 3

7 : 10 : 9

نسبتی مجموعہ = 7 + 10 + 9 = 26

کل رقم = 32.50روپے

'ج' کا حصہ = $\frac{32.50 \times 9}{26}$

= 1.25 x 9 = 11.25روپے

'د' کا حصہ = $\frac{10 \times 32.50}{26}$

= 1.25 x 10 = 12.50روپے

'ر' کا حصہ = $\frac{7 \times 32.50}{26}$

= 1.25 x 7 = 8.75روپے

سوال نمبر 7: ایک شخص پر اس سال میں بچت 2400 روپے ہے۔ اس کی بیوی کا زیور 2050 روپے مالیت کا ہے۔ اس شخص پر اس سال کتنی زکوۃ واجب ہے؟

جواب: بچت = 2400روپے

زیورات = 2050روپے

کل مالیت = 2050 + 2400=4450روپے

شرح زکوۃ = 1/4

کل زکوۃ = $\frac{1}{40} \times 4450 = \frac{445}{4} = 111.25$روپے

کل زکوۃ = 111.25روپے

سوال نمبر 8: ایک شخص نے ایک سال میں 56.50 روپے زکوۃ ادا کی، اس کی سال کی بچت معلوم کریں؟

جواب: کل زکوۃ ادا کی = 56.50 روپے

شرح زکوۃ = $\frac{1}{40}$

سال کی بچت = $\frac{1}{40}$ %56.50

= $\frac{1}{40}$ X 56.50= 2260روپے

سال کی بچت = 2260روپے

القسم الثانی: انگلش

Part II- English

Q No:1 Define the following with exameles.

Preposition: A preposition is a word before a noun or pronoun to.

Example: On, at, in, into, up, down etc.

Conguction: A conguction is a word used for

goining one word to another, or one sentence to another sentence.

Intergcetion: An intergection is a word in a sentence to expens some feeling of the minal.

Example: Alas! Hurah!, Oh!, Hello!.

Q No2: Enumerate the follwoing with kinds?

(a): Noun: A noun is a word used for gong a name to some persons, places on things.

Example: Mehwish, Lahore, Book atc.

(b): Pronoun: A pronoun is a word used instead of a noun.

(c) Verb: A verb is a wodr for saying some thing about the autisty of a person on a thing.

Example: Go, Rain, Play, Water.

Q No3: Translate into urdu.

(a) The Holy prophet Hazrat Muhammad was born in holy city of Makkah. He belonged to a very pious family. He was born after death of His father. His grandfather was brought him up nicely. He was noble, gentle and honest for these qualties. He was highly respected, reputied and ercognized.

ترجمہ: پاک پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے مقدس شہر میں پیدا ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی شریف خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی

ولادت اپنے والد ماجد کی وفات کے بعد ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا جان نے عمدہ طریقے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش کی۔ وہ نیک، شریف اور دیانت دار تھے۔ ان خوبیوں کی وجہ سے وہ انتہائی معزز اور جانی پہچانی شخصیت تھے۔

(b) When the cerveities and humiliation all crossed all bounds, Hazrat Muhammad advised the muslims to mignate to abyssinia. It was ruled by a christan king, Nayashi. This king was kind, gust and noble.

ترجمہ: جب ظالم وستم اور تذیل تمام حدیں عبور کر گئے تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا مشورہ دیا۔ اس پر عیشائی بادشاہ نجاشی کی حکومت تھی۔ بادشاہ مہربان، انصاف پسند اور شریف تھا۔

(c) The Pakistan encel in the bield of architecture has been inhesited from the muslim rulers. The Shalimar Garden, the Badshahi Mosque, the Jahangir's Tomb and the Lahore Fort living movements of th muslim skill and perfection.

ترجمہ: پاکستان فن تعمیر کے میدان میں بھی ترقی رکھتے ہیں۔ فن تعمیر سے محبت مسلمان حکمرانوں سے وراثت میں ملی ہے۔ شالامار باغ، بادشاہی مسجد، مقبرہ جہانگیر اور لاہور قلعہ اسلامی فن اور پختگی کی زندہ یادگاریں ہیں۔

☆☆☆☆☆☆

﴿درجہ عامہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2014ء﴾

چھٹا پرچہ: جنرل سائنس ومطالعہ پاکستان

القسم الاول: جنرل سائنس

سوال نمبر 1: مختصر سوالات کے جوابات لکھیں؟

(1) علم کیمیا کا بانی کون ہے؟

جواب: علم کیمیا کا بانی مشہور سائنس دان جابر بن حیان ہے۔

(2) علم حیاتیات کیا ہے؟

جواب: جانداروں کے بارے میں علم کو علم حیاتیات کہا جاتا ہے۔

(3) وائرلیس کا موجد کون ہے؟

جواب: وائرلیس کا موجد مارکونی کو تسلیم کیا جاتا ہے۔

(4) نظریہ ارتقاء کس نے پیش کیا؟

جواب: نظریہ ارتقاء ڈارون نے پیش کیا۔

(5) الشفا کا مصنف کون ہے؟

جواب: الشفا کا مصنف بوعلی سینا ہے۔

(6) جدید سائنس کا بانی کون ہے؟

جواب: جدید سائنس کا بانی فیراڈے ہے۔

(7) ٹیلی فون کا موجد کون ہے؟

جواب: ٹیلی فون کا موجد گراہم بیل کو تسلیم کیا جاتا ہے۔

(8) سائنس کس زبان کا لفظ ہے؟

جواب: سائنس یونانی زبان کا لفظ ہے۔

(9) پودوں کے علم کو کیا کہا جاتا ہے؟

جواب: پودوں کے علم کو نباتات کا علم کہا جاتا ہے۔

سوال نمبر 2: (الف) سائنس کے انسانی زندگی پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

(ب) سائنسی طرز فکر رکھنے والے آدمی میں کون سی خصوصیات پائی جاتی ہیں؟

(ج) اسلام کی نظر میں سائنس کا کیا مفہوم ہے؟

جواب: (الف) سائنس کے انسانی زندگی پر اثرات مندرجہ ذیل ہیں:

(1) زراعت میں تبدیلی: سائنس کے اطلاق سے موجودہ دور میں وافر مقدار میں غذائی اجناس پیدا کی جارہی ہیں۔ زراعت کے استعمال سے اعلیٰ قسم کے بیج، کھاد، مشینری ایجاد ہوئی ہے۔ ٹریکٹر، ٹیوب ویل اور مصنوعی کھادوں کی وجہ سے ہماری زراعت میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔

(2) طبی حالتیں: سائنس کی وجہ سے وبائی امراض پر قابو پانا ممکن ہوگیا ہے۔ جدید سائنس کی وجہ سے شرح اموات میں بھی کمی ہوگئی ہے اور اس جدید علاج کی وجہ سے موذی امراض پر قابو پانا ممکن ہوگیا ہے جیسے تپ دق، شوگر اور کینسر پر بھی کافی حد تک قابو پایا جاچکا ہے۔

(3) سائنسی سوچ بچار: سائنس کی بدولت انسان کی سوچ میں بھی تبدیلی آئی ہے یعنی انسان میں سائنسی طرز فکر پیدا ہوگیا ہے اور اسی سائنسی طرز فکر کی وجہ سے انسان بہت سی چیزیں ایجاد کرنے میں کامیاب ہوگیا ہے۔

(4) پیغام رسانی میں آسانی: سائنس کی وجہ سے پیغام رسانی کا نظام کافی بہتر ہوگیا ہے۔ آج ہم ٹیلی ویژن جیسی سہولت سے ہزاروں کلومیٹر دور کسی دوسرے فرد سے براہِ راست بات چیت کرسکتے ہیں۔

(5) مواصلات کی ترقی: سائنس ہی کی وجہ سے پچھلے چند سالوں سے ایسی تبدیلیاں آئی ہیں جو انسانی زندگی کو آسان تر بنا رہی ہیں۔ انسان دنوں کا سفر گھنٹوں اور گھنٹوں کا سفر منٹوں میں طے کرسکتا ہے۔ مثالیں: ہوائی جہاز، ریل گاڑی، ہیلی کاپٹر وغیرہ۔

(6) انسانی تہذیب میں ترقی: سائنس کی ہی وجہ سے انسانی تہذیب میں زبردست تبدیلی آئی ہے۔ آج کل کا دور سائنسی دور ہے جس کی وجہ سے انسان کے رہنے اور تہذیب وتمدن میں کافی تبدیلی ہوئی ہے۔

(7) اشیا صرف کی سہولتیں: اس کا مطلب ہے استعمال کی چیزیں۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی نے اشیائے صرف کی بڑے پیمانے پر تیاری کو ممکن بنا دیا ہے۔ اس طرح آج انسانوں کو زندگی کی اشیائے صرف بڑی آسانی سے دستیاب ہو رہی ہیں۔

(8) صنعت میں اضافہ: سائنس کی بدولت ہماری صنعتی پیداوار میں کافی اضافہ ہو رہا ہے۔ کسی بھی ملک کی ترقی کا راز اس کی صنعت اور زراعت پر ہوتا ہے۔ صنعت میں ترقی کی وجہ سے نئے نئے کارخانے قائم ہو رہے ہیں اور صنعت میں جدید مشینری کی وجہ سے صنعتی پیداوار میں کافی حد تک اضافہ ہوا ہے۔

(9) جدید آلات کی ایجاد: سائنس کے اطلاق سے آج انسان ایسے جدید آلات ایجاد کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے جس سے کائنات کی گہرائیوں سے لے کر ایٹم کے نیوکلیس کی چھان بین تک ممکن ہو گئی ہے۔ فلکی دوربین، خوردبین اور کمپیوٹر دور حاضر کے جدید آلات ہیں۔

(ب) جواب: سائنسی طرز فکر رکھنے والے آدمی میں مندرجہ ذیل خصوصیات پائی جاتی ہیں:

(1) جذبات سے گریز کرنا: سائنسی طرز فکر رکھنے والا آدمی اپنی تحقیقات میں بھی اپنے مشاہدات اور تجربات میں اپنے ذاتی جذبات کا خیال نہیں رکھتا ہے۔ اگر تجربات سے حاصل ہونے والے تجربات اس کے ذاتی جذبات کی نفی کرتے ہوں پھر بھی وہ ان نتائج کو فراخدلی سے قبول کرتا ہے۔ سائنسی طرز فکر رکھنے والا کسی شے کے مطالعے میں اپنی پسند ناپسند، اپنے جذبات، اپنے رنگ، نسل، قبیلے یا قومیت کو دخل انداز نہیں ہونے دیتا۔

(2) ہٹ دھرمی سے گریز کرنا: سائنسی طرز فکر رکھنے والا آدمی ہٹ دھرم نہیں ہوتا۔ وہ اپنے نتائج اور نظریات کو مزید مطالعے اور تجربات کی بناء پر رد ہونے پر ہٹ دھرمی کا مظاہرہ

نہیں کرتا۔ وہ اپنے خیالات اور نظریات کو نئے مشاہداتی اور تجرباتی نتائج کی روشنی میں تبدیل کرنے کے لیے ہر وقت تیار رہتا ہے۔

(3) حقیقت پسند ہونا: سائنسی طرز فکر رکھنے والا آدمی حقیقت پسند ہوتا ہے اور اپنے جذبات کو غالب نہیں آنے دیتا۔ اگر کسی سائنس دشمن کا بھی سائنسی نظریہ درست ہو تو وہ اس کی مخالفت نہیں کرتا۔ اگر اس کے ذاتی نظریاتی کے خلاف کوئی تجرباتی تخلیق ملتی ہے تو اسے قبول کرتا ہے اور اپنی عزت نفس کا مسئلہ نہیں بناتا۔

(4) تصدیق کے بغیر یقین نہ کرنا: سائنسی طرز فکر رکھنے والا آدمی تصدیق کیے بغیر کسی نظریے کو قبول نہیں کرتا۔

(5) بلاخوف اپنے نتائج کو پیش کرنا: سائنسی طرز فکر رکھنے والا آدمی اپنے مطالعہ کے نتائج کو بلاخوف وخطر دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے اور وہ اپنے خیالات اور نظریات کو نئی روشنی میں تبدیل کرنے کے لیے ہر وقت تیار رہتا ہے۔

(ج) جواب: اسلام کی نظر میں سائنس کا مفہوم: اسلام نہ صرف انسانوں بلکہ تمام جانداروں کی سلامتی اور فلاح و بہبود کا خواہاں ہے۔ قرآن پاک اکثر مقامات پر انسانوں کو مشاہدے، تجربے اور نتائج اخذ کرنے اور عمل کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ قرآن پاک میں علم ہی کو برتری کی بنیاد بنایا گیا ہے جیسے سورۂ بقرہ کی آیت 31 میں فرشتوں پر حضرت آدم علیہ السلام کو برتری صرف علم کی بدولت ہے۔

اسلام میں سائنس کا مفہوم یہ ہے کہ کائنات پر غور وفکر کرو، قدرتی وسائل وذرائع اور مظاہرہ کا بغور مشاہدہ کر کے مطالعہ کرو اور ان میں سے ان کی حقیقت اور وجود کے متعلق تحقیق کرو۔

اسلام کائنات کے علم کے بارے میں قرآن پاک کے بنیادی فلسفے پر یقین رکھتا ہے جو یہ بتاتا ہے کہ اس کا حقیقی مالک اور خالق اللہ تعالیٰ عزوجل کی ذات ہے۔ اس لیے انسان کو کائنات کے بارے میں تدبر و تفکر کی دعوت دیتا ہے۔

سوال نمبر3: (الف) کوئی سی چار وبائی امراض کے نام لکھیں؟

جواب: طاعون، چیچک، ہیضہ، ملیریا۔

(ب) ای سی جی کا کیا مطلب ہے؟

جواب: ای سی جی کا مطلب ''الیکٹرو کارڈیو گرام'' ہے جو دل کی مختلف بیماریوں کی تشخیص کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

(ج) بائی پاس سرجری کیا ہوتا ہے؟

جواب: بائی پاس سرجری کے ذریعے دل کے ناکارہ حصوں کی جگہ مصنوعی شریانیں اور وال وغیرہ لگائے جاتے ہیں۔

(د) پروٹین کس شے میں پائی جاتی ہے؟

جواب: پروٹین مچھلی میں پائی جاتی ہے۔

(ھ) جسم میں پروٹین کیلشیم کی تعداد کتنے فیصد ہوتی ہے؟

جواب: جسم میں پروٹین کیلشیم تقریباً دو فیصد پایا جاتا ہے۔

القسم الثانی: مطالعہ پاکستان

سوال نمبر 4: برصغیر میں مسلمانوں کے زوال کے اسباب تحریر کریں؟

جواب: برصغیر میں مسلمانوں کا زوال: 1707ء میں اورنگ زیب عالمگیر کی وفات کے بعد اس کے نالائق اور کمزور جانشین وسیع سلطنت کو نہ سنبھال سکے۔ مرکز کی کمزوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دکن میں مرہٹوں نے دوبارہ سر اٹھایا، پنجاب میں سکھوں نے شورش برپا کر دی اور دہلی و آگرہ کے درمیانی علاقے میں جاٹوں نے بغاوت کر دی۔ اسی زمانے میں دکن، بنگال اور اودھ کے صوبیداروں نے نیم خود مختار ریاستیں قائم کر لیں جس سے مرکزی حکومت کمزور ہو گئی اور اس کی آمدنی گھٹ گئی۔ ان حالات میں مغل بادشاہ کے لیے ملکی دفاع کی خاطر بڑی فوج رکھنا مشکل ہو گیا۔

اسی زمانے میں ایران کے بادشاہ نادر شاہ نے بڑی قوت فراہم کر لی اور اس نے 1739ء میں برصغیر پر حملہ کر کے مغل بادشاہ محمد شاہ (سن وفات 1748ء) کو کرنال کے

مقام پر شکست ہوئی اور دہلی میں قتل عام کا حکم دے کر خون کی ندیاں بہا دیں۔ نادر شاہ کی کامیابی سے مغل بادشاہ کی ساکھ کو بڑا دھچکا لگا۔ نادر شاہ کے قتل (1747ء) کے بعد افغانستان میں احمد شاہ ابدالی (سن وفات 1772ء) نے خود مختار ریاست قائم کر لی، اس نے کئی بار برصغیر پر حملہ کر کے مغل حکومت کی رہی سہی ساکھ بھی ختم کر دی۔

برصغیر میں مسلمانوں کے زوال کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ مسلمان حکمران آرام پسند ہو گئے تھے لہٰذا فوجی طاقت ختم ہو گئی۔ کاہلی اور آرام طلبی نے فوجی صلاحیتوں کو ماند کر دیا تھا۔

مسلمان حکومت میں تخت نشینی کا کوئی اصول نہ تھا، جب ایک بادشاہ مرجاتا تو اس کے بیٹوں میں تخت نشینی کی جنگ چھڑ جاتی تھی۔ تخت کے حصول کے لیے خانہ جنگی نے مسلم سلطنت کو بہت کمزور کر دیا اور ایسی لڑائیوں میں کئی شہزادے، امراء اور تجربہ کار سپہ سالار مارے جاتے تھے۔

سترہویں اور اٹھارہویں صدی میں یورپ میں کئی علمی انقلاب آئے اور جدید علوم کے ذریعے نئے راستے تلاش کیے گئے۔ نئی ایجادات اور جنگ کے لیے نئی اشیاء اور آلات بنائے گئے لیکن مسلمانوں نے اس طرف کوئی توجہ نہ دی اور طاقت کے تقاضوں کا ساتھ نہ دے سکے۔

مغل حکمرانوں کے مقابلے میں اقوام یورپ نے بحریہ کی طرف خاص توجہ دی اور ان کے بحری بیڑے دنیا بھر کے سمندروں میں منڈلانے لگے۔ ان حالات میں مغل بادشاہوں کو چاہیے تھا کہ وہ طاقتور بحری بیڑا تیار کرتے لیکن انہوں نے اس طرف کوئی توجہ نہ دی۔ مغلوں کی بحری قوت کی عدم موجودگی میں پرتگیزوں، انگریزوں اور فرانسیسیوں نے ساحلی علاقوں میں اپنے قدم جما لیے اور مقامی راجاؤں اور نوابوں کی باہمی آویزش سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انہوں نے ایک بڑے علاقے پر قبضہ کر لیا۔

سوال نمبر 5: قائداعظم کے چودہ نکات کیا تھے؟

جواب: قائداعظم کے چودہ نکات:

(1) آئندہ آئین وفاقی طرز کا ہو جس میں صوبوں کو زیادہ خود مختاری دی جائے۔

(2) تمام صوبائی حکومتوں کو ایک ہی اصول پر داخلی خود مختاری دی جائے۔

(3) صوبوں میں اقلیتوں کو موثر نمائندگی دی جائے۔

(4) مرکزی مجلس قانون ساز میں مسلمانوں کی نمائندگی ایک تہائی سے کم نہیں ہونی چاہیے۔

(5) جداگانہ انتخاب کا اصول ہر فرقہ پر لاگو ہونا چاہیے البتہ اگر کوئی فرقہ چاہے تو اپنی مرضی سے مخلوط انتخاب قبول کرسکتا ہے۔

(6) اگر صوبوں کی حدود میں تبدیلی کرنا مقصود ہو تو اس بات کا خیال رکھا جائے کہ مسلم اکثریت والے صوبوں میں مسلمان بدستور اکثریت میں رہیں۔

(7) تمام لوگوں کو یکساں اور مکمل مذہبی آزادی حاصل ہو۔

(8) اگر کوئی مسودہ قانون کسی خاص فرقے سے متعلق ہو اور اس فرقہ کے تین چوتھائی اراکین اس مسودۂ قانون کے خلاف رائے دیں تو اسے نامنظور سمجھا جائے۔

(9) سندھ کو ممبئی سے الگ کر کے ایک صوبہ بنا دیا جائے۔

(10) صوبہ بلوچستان اور شمال مغربی سرحدی صوبہ میں دیگر صوبوں کی مانند اصلاحات نافذ کی جائیں۔

(11) مسلمانوں کو تمام ملازمتوں میں ان کی اہلیت کے مطابق حصہ دیا جائے۔

(12) مسلمانوں کو مذہبی وثقافتی تحفظ دیا جائے۔

(13) صوبائی ومرکزی وزارتوں میں مسلمانوں کو کم از کم ایک تہائی نمائندگی دی جائے۔

(14) صوبوں کی منظوری کے بغیر مرکزی آئین میں کوئی ردوبدل نہ کیا جائے۔

سوال نمبر 6: دوقومی نظریہ کیا ہے؟ اس پر جامع نوٹ لکھیں؟

جواب: دوقومی نظریہ: دوقومی نظریے سے مراد ہے کہ برصغیر پاکستان وبھارت میں دو بڑی قومیں آباد ہیں، مسلمان اور ہندو۔ اگرچہ یہ دونوں قومیں صدیوں تک ایک دوسرے کے ساتھ ہیں لیکن یہ آپس میں گھل مل نہ سکیں۔

مسلمانان برصغیر اپنے آپ کو ایک قوم سمجھتے ہیں جو ایک مخصوص تہذیب وتمدن، ثقافتی تاریخی ورثہ، فلسفہ حیات، اخلاقیات، سیاسیات اور اقتصادیات کی مالک ہے۔ ان تمام امور کی بنیاد اسلام کی تعلیمات پر رکھی گئی ہے۔

مسلمانوں کے یہ اصول ہندوؤں سے اتنے مختلف ہیں کہ سینکڑوں سال اکٹھے رہنے کے باوجود نہ تو ان دونوں قوموں کی مشترکہ معاشرت وجود میں آسکی اور نہ ہی واحد قومیت کا تصور پروان چڑھ سکا۔

مسلمانان برصغیر کے علیحدہ قومی وجود کا تصور بہت پرانا ہے لیکن سرسید احمد خاں وہ پہلے مسلمان سیاسی رہنما تھے جنہوں نے مسلمانان برصغیر کے لیے قوم کا لفظ استعمال کیا۔ مسلمانان برصغیر کے دوسرے کئی رہنماؤں خصوصاً مولانا محمد علی جوہر، علامہ محمد اقبال، اور قائداعظم نے مسلمانوں کو ایک قوم قرار دیا۔

قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''ہندوستان نہ تو ایک ملک ہے نہ ہی اس کے باشندے ایک قوم ہو سکتے ہیں۔ یہ ایک ذیلی براعظم ہے جہاں متعدد قومیں بستی ہیں، ان میں ہندو اور مسلمان دو اہم قومیں ہیں۔''

قائداعظم نے اپنے کئی خطبات میں فرمایا کہ مسلمانوں کو اقلیت نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ وہ ایک قوم ہیں۔ آپ نے فرمایا: برصغیر کے سیاسی مسائل کا حقیقت پسندانہ حل یہ ہے کہ مسلمانوں کی الگ قومی حیثیت کو تسلیم کیا جائے۔

سوال نمبر 7: درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیں؟

(1) مسلم لیگ کس سن میں قائم ہوئی؟

جواب: مسلم لیگ 30 دسمبر 1906ء کو قائم ہوئی۔

(2) علامہ اقبال نے خطبہ الٰہ آباد کس سن میں دیا؟

جواب: علامہ اقبال نے خطبہ الٰہ آباد 1930ء میں دیا۔

(3) برصغیر میں عبوری حکومت کا قیام کس سن میں ہوا؟

جواب: برصغیر میں عبوری حکومت کا قیام 1946ء میں ہوا۔

(4) اخوت کا مطلب کیا ہے؟

جواب: اخوت کا مطلب بھائی چارہ ہے۔

(5) برصغیر میں اسلام کی اشاعت کا باقاعدہ آغاز کب ہوا؟

جواب: برصغیر میں اسلام کی اشاعت کا باقاعدہ آغاز 712ء سے ہوا۔

(6) قیام پاکستان کا مقصد کیا تھا؟

جواب: مسلمانوں کا علیحدہ اور آزاد ملک بنانا جس میں اسلامی شعار کی مکمل آزادی ہو۔

(7) مسلم لیگ کے قیام کا مقصد کیا تھا؟

جواب: مسلم لیگ کے قیام کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے لیے ضروری اقدامات کیے جاسکیں اور حکومت مسلمانوں کے مسائل اور مطالبات سے مطلع رکھا جائے۔

☆☆☆☆☆☆

درجہ عامہ (سال اول) برائے طالبات 2015ء

پہلا پرچہ: قرآن وتجوید

القسم الاوّل: تجوید

سوال نمبر 1: تجوید، مخارج، اظہار، وقف اور حروف حلقی کی تعریفیں تحریر کریں؟

جواب: تجوید کی تعریف:

تجوید کا لغوی معنی ستھرا یا کھرا کرنا اور اصطلاح قرآء میں حروف کو ان کے مخارج سے صفات لازمہ وعارضہ کے ساتھ ادا کرنے کو تجوید کہا جاتا ہے۔

مخارج کی تعریف: مخارج مخرج کی جمع ہے بمعنی نکلنے کی جگہ، مخارج منہ ان حصوں کو کہتے ہیں جہاں سے حروف کی ادائیگی ہوتی ہے۔

اظہار کی تعریف: نون ساکن، نون تنوین اور میم ساکن کو بغیر غنہ کے پڑھنا اظہار کہلاتا ہے۔

وقف کی تعریف: کسی کلمے کے آخری حرف پر سانس اور آواز دونوں کو روک کر ٹھہر جانا اور اگر وہ متحرک ہے تو اسے ساکن کر دینا وقف کہلاتا ہے۔

حروف حلقی: حروف حلقی چھ ہیں: یہ وہ حروف ہیں جن کی ادائیگی حلق سے ہوتی ہے۔

سوال نمبر 2: (الف) دانتوں کی اقسام لکھیں (ب) صفات لازمہ غیر متضادہ کے نام لکھیں؟

جواب: دانتوں کی اقسام:

کل دانت بتیس ہیں، ان کی چھ اقسام ہیں:

نمبر ا- ثنایا: سامنے کے دو اوپر اور دو نیچے والے دانت، اوپر والے دانتوں کو ثنایا علیا

اور نیچے والے دانتوں کو ثنایا سفلیٰ کہتے ہیں۔

نمبر۲-رباعیات: ثنایا کے دائیں اور بائیں اوپر نیچے ایک ایک کل چار دانت۔

نمبر۳-انیاب: رباعیات کے دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک کل چار دانت۔

نمبر۴-ضواحک: انیاب کے دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک کل چار داڑھیں۔

نمبر۵-طواحن: ضواحک کے دائیں بائیں اوپر نیچے تین تین کل بارہ داڑھیں۔

نمبر۶-نواجذ: طواحن کے دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک کل چار داڑھیں۔

(ب) صفات لازمہ غیر متضادہ کے نام:

صفات لازمہ غیر متضادہ کی پانچ قسمیں ہیں:

(۱) صفیر۔ (۲) تکریر۔ (۳) قلقلہ۔ (۴) تفشی۔ (۵) استطالت۔

سوال نمبر3: درج ذیل تین کی تعریفات اور کم از کم ایک مثال لکھیں؟

مداصلی، مدفرعی، مدمتصل، مدمنفصل، مدعارض۔

جواب: مداصلی کی تعریف:

اگر حرف مدہ کے بعد مد کا کوئی سبب نہ ہو تو اس کو مد اصلی طبعی یا ذاتی کہتے ہیں جیسے اُوْتِیْنَا ۔ میں واو، یا اور الف۔ اس مد میں مقدار ایک الف کے مساوی ہوتی ہے۔

مدفرعی کی تعریف: اگر حرف مدہ یا لین کے بعد مد کا سبب پایا جائے تو اس کو مدفرعی کہتے ہیں۔

مدمتصل کی تعریف: اگر حرف مدہ کے بعد ہمزہ اسی کلمے میں ہو جس میں حرف مدہ ہے تو اس کو مدمتصل کہتے ہیں جیسے جَآءَ، مَلٰٓئِکَۃٌ، اُولٰٓئِکَ ۔ اس کی مقدار دو الف سے چار الف تک ہو سکتی ہے۔

مدمنفصل: اگر حرف مدہ کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو تو اس کو مدمنفصل کہتے ہیں جیسے: وَمَآ اُنْزِلَ تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ اِنِّیْٓ اَخَافُ ۔ اس مد کی مقدار دو الف، اڑھائی الف، چار الف ہے۔

مدعارض کی تعریف: اگر حرف مدہ یا حرف لین کے بعد سکون عارضی ہو تو پہلی کو مد عارض اور دوسری کو مدلین عارض کہتے ہیں جیسے رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کے نون کا سکون اور خَوْفٌ کی فا کا سکون۔

القسم الثانی: ترجمہ قرآن مجید

سوال نمبر4: درج ذیل آیات مبارکہ کا ترجمہ کریں؟

نمبر۱: مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِىْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ۝

جواب، ترجمہ: ان کی مثال اس (شخص) کی مثل ہے جس نے آگ کو روشن کیا۔ پس جب اس کا اردگرد روشن ہوا تو لے گیا اللہ ان کے نور کو اور چھوڑ دیا ان کو تاریکیوں میں کہ وہ نہیں دیکھ سکتے۔

نمبر۲: فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِىْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝

ترجمہ: پس بدل دیا ان لوگوں نے جنہوں نے ظلم کیا بات کو اس کے غیر کے ساتھ جو ان کو کہی گئی۔ پس نازل کیا ان لوگوں پر جنہوں نے ظلم کیا آسمان سے عذاب ان کی نافرمانی کے سبب۔

نمبر۳: وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ۗ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

ترجمہ: اور انہوں نے کہا کہ ہرگز ہم کو آگ نہیں چھوئے گی مگر چند دن گنتی کے، آپ فرما دیجیے کہ کیا تم نے اللہ کے ہاں کوئی عہد کر رکھا ہے؟ (اگر ایسا ہے تو پھر) ہرگز اللہ اپنے وعدے کا خلاف نہیں کرے گا یا پھر تم اللہ کے بارے میں وہ بات کہتے ہو جو تم نہیں جانتے۔

نمبر۴: قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝

ترجمہ: آپ فرمادیجیے جو شخص جبریل کا دشمن ہو تو اس نے اس قرآن کو اتارا تمہارے دل پر اللہ کے حکم کے ساتھ تصدیق کرنے والا اگلی کتابوں کی اور (یہ قرآن) ہدایت اور خوشخبری ہے مومنوں کے لیے۔

نمبر۵: رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ يُزَكِّيْهِمْ ط اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ o

ترجمہ: اے ہمارے رب! تو مبعوث فرما ان میں ایک رسول انہی میں سے جو تلاوت کرے ان پر تیری آیات اور سکھائے ان کو کتاب اور حکمت اور ان کو پاک صاف کرے۔ بے شک تو غالب حکمت والا ہے۔

نمبر۶: وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ط اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ o

ترجمہ: اور جب ان کو کہا جائے کہ پیروی کرو اس کی جو اللہ نے نازل فرمایا تو کہتے ہیں کہ بلکہ ہم تو اسی کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔ اگرچہ ان کے آباء واجداد نہ کچھ سمجھ بوجھ رکھتے ہوں اور نہ ہدایت رکھتے ہوں۔

نمبر۷: لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ج فَاِنْ فَآءُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ o وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ o

ترجمہ: ان لوگوں کے لیے جو اپنی عورتوں سے قسم کھا بیٹھتے ہیں، چار مہینوں کی مہلت ہے۔ پس اگر وہ رجوع کرلیں تو بے شک اللہ بخشنے والا رحم والا ہے اور اگر انہوں نے طلاق کا ارادہ کرلیا تو بے شک اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

نمبر۸: يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ط وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ o

ترجمہ: اے ایمان والو! ہمارے دیے ہوئے رزق سے تم خرچ کرو قبل اس کے کہ آجائے وہ دن جس میں نہ کوئی سودا ہوگا نہ کوئی دوست اور نہ کوئی سفارش اور کافر ہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔

نمبر۹: اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ج وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ط وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ o

ترجمہ: اگر تم اپنے صدقات وخیرات علی الاعلان دو تو یہ بہت ہی اچھا ہے۔ اور اگر تم مخفی رکھو اور فقیروں کو دو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ اور مٹادے گا اللہ تم سے تمہاری برائیاں اور اللہ تمہارے اعمال کی خبر رکھتا ہے۔

سوال نمبر 5: درج ذیل الفاظ کے معنی لکھیں؟

جواب: الفاظ کے معانی: غدا: رچتا بچتا، بغیر کسی رکاوٹ کے۔ متاع: فائدہ۔ مستقر: ٹھہرنا۔ العجل: بچھڑا۔ الغمام: بادل۔ قردة: بندر۔ قسوة: سخت۔ فارض: زیادہ عمر والی، بوڑھی۔ بکر: بچھیا۔ عوان: نصف۔ ماتوا: وہ مرگئے۔ السحاب: بادل۔ الخیط: دھاگہ۔ صفرآء: پیلا۔

☆☆☆☆☆☆

﴿درجہ عامہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2015ء﴾

دوسرا پرچہ: حدیث وادب عربی

﴿حصہ اول: ادب عربی﴾

سوال نمبر 1: درج ذیل جملوں کا اردو ترجمہ کریں؟

هذا نخيل: یہ کھجور کا درخت ہے۔ تِلْكَ دَرَّاجَةٌ: وہ سائیکل ہے۔ اَنْتِ مُسْلِمَةٌ: تو مسلمان لڑکی ہے۔ هٰذَا ثُوْرٌ: یہ بیل ہے۔ هٰذِهٖ دَرَّاجَةٌ: یہ سائیکل ہے۔ هِيَ عَالِمَةٌ: وہ جاننے والی لڑکی ہے۔ تِلْكَ دَوَاتِيْ: وہ میری دوات ہے۔

سوال نمبر 2: درج جملوں کی عربی بناؤ؟

جواب:

اردو جملے	عربی جملے	اردو جملے	عربی جملے	اردو جملے	عربی جملے
وہ کیا ہے؟	مَا هٰذَا	یہ تیرا بیگ ہے	هٰذِهٖ مَخْفَظَتُكَ	وہ میری کتاب ہے	تِلْكَ كِتَابِيْ
یہ سیب ہے	هٰذَا تُفَّاحٌ	یہ باغ ہے	هٰذِهٖ حَدِيْقَةٌ	وہ پھول ہے	هٰذِهٖ وِزْدَةٌ
یہ چھوٹی گائے ہے	هٰذِهٖ بَقَرَةٌ صَغِيْرَةٌ	یہ میرا امرود ہے	هٰذَا كُمَثْرَای		

سوال نمبر 3: درج ذیل مرکبات کا معنی لکھیں:

جواب: (۱) تَاجُ الْمَلَكِ: بادشاہ کا تاج۔ (۲) شَاةٌ صَغِيْرَةٌ: چھوٹی بکری۔ (۳) سَبُّوْرَةُ خَالِدٍ: خالد کا بلیک بورڈ۔ (۴) ذِئْبٌ اَسْوَدُ: سیاہ بھیڑیا۔ (۵) سَيَّارَةُ خَالِدٍ: خالد کی گاڑی۔ (۶) كِتَابٌ كَبِيْرٌ: بڑی کتاب۔ (۷) طِفْلَةُ فَاطِمَةَ: فاطمہ کی بچی۔

(ب) درج ذیل کے معانی لکھیں اور مفید عربی جملوں میں استعمال کریں؟

جواب:

الفاظ	معانی	مفید جملوں میں استعمال
طَاؤُسٌ	مور	رأيت الطاؤس في حديقة الحيوان يوم الجمعة .
زِيَارَةٌ	دیکھنا	ذَهَبَ زَيْدٌ لِزِيَارَةِ لَاهَوْرَ
حَجَرٌ	سوراخ، گہرا گڑھا	سَقَطَ خَالِدٌ فِيْ جحرٍ يَوْمَ الْخَمِيْسِ .
جَدَّةٌ	دادی	ضَرَبَتْنِيْ جَدَّتِيْ بِالْخَشَبَةِ .
سُفْرَةٌ بَيْضَةٌ	مفید دسترخوان	حَبَسَ الْاَمِيْرُ عَلٰى سُفْرَةٍ لِطَعَامٍ .
شَفَةٌ	ہونٹ	اَلشَّفَةُ جَرِيْحَةٌ .

حصہ دوم: حدیث (اربعین نووی)

سوال نمبر 4: درج ذیل احادیث کا ترجمہ وتشریح کریں؟

حدیث نمبر 1: عن امير المومنين ابى حفص عمر بن الخطاب رضى الله عنه . قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول! انما الاعمال بالنيات وانما لكل امرئ مانوى فمن كانت هجرته الى الله ورسوله فهجرته الى الله ورسوله ومن كانت هجرته للدنيا يصيبها او امرأة ينكحها فهجرته الى ماهاجر اليه .

جواب، ترجمۃ الحدیث: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: بے شک اعمال (کے ثواب) کا دارومدار نیتوں پر ہے اور بلاشبہ ہر شخص کے لیے وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی۔ پس جس شخص کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہو تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہی ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا کے لیے ہو کہ اسے حاصل کرے یا کسی عورت

کے لیے کہ اس سے نکاح کرے تو اس کی ہجرت اس کی طرف ہی ہوگی، جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔

تشریح: ''ابوحفص'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے۔ **سمعت**: صیغہ واحد متکلم فعل ماضی معروف۔ رسول اللہ **سمعت** کا مفعول ہونے کی بناء پر منصوب ہے۔ **یقول**: مضارع معروف اجوف وادی۔ اس میں ہو ضمیر پوشیدہ اس کا فاعل، فعل فاعل مل کر قول اور **انما الاعمال الخ** اس کا مقولہ ہے۔ **ھجرۃ** مصدر ہے بمعنی چھوڑنا۔

مذکورہ بالا حدیث پاک میں اخلاص نیت کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے کہ بلاشبہ مومن کے اچھے اعمال قرب خداوندی اور حصول مغفرت کا ذریعہ ہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ اعمال اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا جوئی کے لیے کیے جائیں۔ دنیاوی غرض اور ریاکاری کے لیے کیے جانے والے اعمال بظاہر کتنے ہی اچھے کیوں نہ ہوں فائدہ مند ثابت نہیں ہوتے۔ اسی سلسلہ میں حدیث پاک میں ہجرت کی مثال دی گئی جو شخص اپنا وطن اللہ اور اس کے رسول کی رضا کے لیے چھوڑتا ہے وہ ثواب واجر کا حق دار ہوگا۔ مگر جس کسی نے اپنا وطن صرف حصول دنیا کی خاطر چھوڑا تو اس کا یہ کام کرنا باعث ثواب نہ ہوگا کہ اس میں رضائے الٰہی ورسول نہیں بلکہ حصول دنیا ہے۔

حدیث نمبر2: **عن ابی عبداللہ النعمان بن بشیر رضی اللہ عنھما قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: ان الحلال بین وان الحرام بین وبینھما امور متشابھات لایعلمھن کثیر من الناس فمن اتقی الشبھات فقد استبرأ لدینہ وعرضہ ومن وقع فی الشبھات وقع فی الحرام!**

ترجمہ: حضرت ابوعبداللہ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کا بیان ے کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا: بیشک حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح اور ان کے درمیان امور متشابہات ہیں۔ جو شبہات سے بچا' اس نے اپنا دین اور عزت محفوظ کر لی جو شبہات میں پڑا وہ حرام ہیں۔

تشریح: **سمعت** بمعنی میں نے سنا۔ **بین** بمعنی ظاہر وواضح۔ **مشتبھات** شبہ والی

چیز۔ **اتقی**، بچا۔ **استبرأ** اس نے بچالیا۔ **عوض** بمعنی عزت۔ اس حدیث مبارکہ میں بنیادی طور پر یہ حکم دیا گیا ہے کہ ان امور سے اجتناب کیا جائے جن کا حلال ہونا یا حرام ہونا واضح نہ ہو کیونکہ امور مشتبہ سے بچنا اپنے آپ کو حرام کے قریب جانے سے بچانا ہے۔ تو شبہات میں پڑنا چونکہ حرام میں پڑنا ہے اس لیے امور مشتبہ کو ترک کر دینا چاہیے۔ اس کی مثل حدیث شریف کے اگلے حصے میں پوری دی گئی کہ جس طرح سرکار نے ایک سرکاری چراگاہ مقرر کی ہوئی ہے اور اس کے اردگرد کچھ رکاوٹیں کھڑی کر دی جاتی ہیں مثلاً کھاردار تار یا دیواریں وغیرہ۔ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ممنوعہ علاقہ ہے۔ اس تار سے باہر جانور چرانے کی ممانعت نہیں ہوتی۔ اسی طرح شبہ والی چیزوں سے اس لیے اجتناب کیا جائے کہ انجانے میں حرام تک نہ پہنچ جائیں اور یہی تقویٰ ہے کہ امور مشتبہ سے پرہیز کیا جائے۔

حدیث نمبر3: **عن ابی یعلی شداد بن اوس رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال! ان اللہ کتب الاحسان علی کل شیء فاذا قتلتم فاحسنوا القتلۃ واذا ذبحتم فاحسنوا الذبحۃ ولیحدا احدکم غفرتہ ویسرح ذبیحتہ۔**

ترجمۃ الحدیث: حضرت ابویعلی شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر شی پر احسان کرنا فرض فرمایا ہے یعنی جب تم (کسی کو) قتل کروتو اچھے طریقے سے قتل کرو اور جب تم ذبح کروتو اچھے طریقے سے ذبح کرو اور چاہیے کہ تم میں ایک آدمی اپنی چھری تیز کرے اور چاہیے کہ وہ اپنے ذبیحہ کو راحت پہنچائے۔

تشریح: احسان کا مطلب ہے کہ کسی کے ساتھ اچھے طریقے سے پیش آنا۔ **کتب**۔ اس نے فرض کیا۔ **القتلۃ** قتل کرنے کا طریقہ۔ **شفرۃ**، چھری۔ اس حدیث مبارکہ میں حسن سلوک کی ترغیب دی گئی ہے۔ اسلام میں حسن سلوک کرنے کی بہت زیادہ فضیلت آئی ہے۔ حتیٰ کہ دشمن کے ساتھ حسن سلوک پیش آنے کی تعلیم دی گئی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حسن سلوک کرنے کا ایسا مظاہرہ فرمایا کہ آپ کے دشمن آپ کے جانثار دوست بن

گئے۔ ماں بیٹی کا معاملہ ہو یا باپ بیٹے کی رشتہ داری اور اہل محلہ حتیٰ کہ ہر ایک کے ساتھ باہمی تعلقات، لین دین ہو یا کوئی دوسرا مسئلہ ہر جگہ حسن سلوک کی جھلک نظر آنی چاہیے۔
اس حدیث میں اس چیز کو واضح کیا گیا کہ وہ اعمال جن میں لازمی طور پر دوسروں کو تکلیف پہنچتی ہے لیکن ان اعمال کا بجانا لانا ضروری ہے مثلاً قصاص وغیرہ میں کسی کو قتل کرنا ہو یا جانور ذبح کرنا ہو تو یہاں بھی حسن سلوک کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ لہٰذا قاتل کو احسن طریقے سے قتل کرنا چاہیے اور جانور کو اچھے طریقے سے ذبح کرنا چاہیے کہ دونوں کو تکلیف نہ ہو۔

حدیث نمبر 4: عن ابی ھریرہ عن عبدالرحمن بن صخر رضی اللہ عنہ قال! سمعت رسول اللہ یقول! مانھیتکم عنہ فاجتنوہ وما امرتکم بہ فاقوا منہ ما استطعتم فانما اھلک الذین من قبلکم کثرۃ مسائلھم واختلافھم علی انبیاء .

ترجمۃ الحدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ عبدالرحمٰن بن صخر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میں تمہیں جس بات سے روکوں اس سے باز رہو اور جس بات کا میں تمہیں حکم دوں اسے طاقت کے مطابق بجالاؤ۔ پس بے شک تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء سے کثرت سوال اور مخالفت کی وجہ سے ہلاک ہوگئے۔

تشریح: اس حدیث مبارکہ میں جہاں ارشادات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا ہے وہاں کثرت کے ساتھ سوال کرنے سے بھی روکا گیا ہے کیونکہ احکام الٰہی اور ارشاداتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنا ضروری ہے۔ کثرت سوالات سے روکا گیا کہ سوالات کی صورت میں ذمہ داری بڑھ جاتی ہے اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان ان باتوں پر عمل نہیں کر پاتا اور مجرم ٹھہر جاتا ہے۔ جیسا کہ سابقہ امتوں کے ساتھ ہوا کہ ان کے ہلاک ہونے والے اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی ہے کہ اپنے انبیاء سے طرح طرح کے سوالات کرتے اور پھر اپنے اوپر ذمہ داریوں کا بوجھ ڈالتے لیکن ان پر عمل نہ کر سکتے اور اپنے نبی کی مخالفت کر بیٹھتے سو وہ ہلاک کر دیے۔ لہٰذا غیر ضروری اور غیر مرادی باتوں کے بارے

میں طرح طرح کے سوال نہ کرنے چاہئیں۔

سوال نمبر 5: اربعین نووی میں سے مندرجہ بالا احادیث کے علاوہ کوئی دو حدیث جو زبانی یاد ہوں، تحریر کریں؟

جواب، حدیث نمبر 1: عن ابی عمرو عن ابی عمرۃ سفیان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ . قال یارسول اللہ، قل لی فی الاسلام قولا لااسأل عنہ احد غیرك قال قل آمنت باللہ ثم استقم .

حدیث نمبر 2: عن ابی مسعود عقبۃ ابن عمرو الانصاری البدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مما ادرك الناس من کلام النبوۃ الدولی اذالم تستح فاصنع ماشئت .

☆☆☆☆☆☆

﴿درجہ عامہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2015ء﴾

تیسرا پرچہ: صرف

سوال نمبر 1: سہ اقسام، شش اقسام اور ہفت اقسام کے نام لکھیں اور انہیں سے ہر ایک کی صرف ایک ایک تعریف بمعہ مثال تحریر کریں؟

جواب: اس سوال کا جواب حل شدہ پرچہ 2014ء میں دیکھیں۔

سوال نمبر 2: (الف) مضارع منفی معروف کی گردان مع معنی وصیغہ لکھیں؟

(ب) ماضی مطلق مثبت مجہول بنانے کا طریقہ ومثال لکھیں؟

جواب: (الف) مضارع منفی معروف کی گردان:

گردان	معنی	صیغے
لَایَضْرِبُ	نہیں مارتا ہے یانہیں مارے گا وہ ایک مرد زمانہ موجودہ یا آئندہ میں	واحد مذکر غائب
لَایَضْرِبَانِ	نہیں مارتے ہیں یانہیں ماریں گے وہ دو مرد	تثنیہ مذکر غائب
لَایَضْرِبُوْنَ	نہیں مارتے ہیں یانہیں ماریں وہ سب مرد	جمع مذکر غائب
لَا تَضْرِبُ	نہیں مارتی ہے یانہیں مارے گی وہ ایک عورت	واحد مؤنث غائب
لَاتَضْرِبَانِ	نہیں مارتی ہیں یانہیں ماریں گی وہ دو عورتیں	تثنیہ مؤنث غائب
لَایَضْرِبْنَ	نہیں مارتی ہیں یانہیں ماریں گی وہ سب عورتیں	جمع مؤنث غائب
لَاتَضْرِبُ	نہیں مارتا ہے یانہیں مارے گا تو ایک مرد	واحد مذکر حاضر
لَاتَضْرِبَانِ	نہیں مارتے ہو یانہیں مارو گے تم دو مرد	تثنیہ مذکر حاضر
لَاتَضْرِبُوْنَ	نہیں مارتے ہو یانہیں مارو گے تم سب مرد	جمع مذکر حاضر

گردان	معنی	صیغے
لَاتَضْرِبِیْنَ	نہیں مارتی ہے یانہیں مارے گی تو ایک عورت	واحد مؤنث حاضر
لَاتَضْرِبَانِ	نہیں مارتی ہو یانہیں مارو گی تم دو عورتیں	تثنیہ مؤنث حاضر
لَاتَضْرِبْنَ	نہیں مارتی ہو یانہیں مارو گی تم سب عورتیں	جمع مؤنث حاضر
لَااَضْرِبُ	نہیں مارتا ہوں یانہیں ماروں گا میں ایک مرد یا ایک عورت	واحد متکلم
لَانَضْرِبُ	نہیں مارتے ہیں یانہیں ماریں گے ہم سب مرد یا سب عورتیں	تثنیہ وجمع متکلم

(ب) ماضی مطلق مجہول بنانے کا طریقہ:

ماضی معروف کے صیغہ واحد مذکر غائب کے آخری حرف کو اس کی حالت پر چھوڑ دو اور آخر کے پہلے والے حرف کو زیر دے دو اگر زیر نہ ہو اور تمام متحرک حروف کو خواہ ایک ہو یا دو، سب کو پیش دے دو، ماضی مجہول کا صیغہ بن جائے گا جیسے: ضَرَبَ سے ضُرِبَ اور سَمِعَ سے سُمِعَ، اَکْرَمَ سے اُکْرِمَ اور اِجْتَنَبَ سے اُجْتُنِبَ۔ پھر باقی صیغوں میں وہی طریقہ اختیار کرو جو ماضی معروف میں کرتے ہیں۔

سوال نمبر 3: (الف) درج ذیل اصطلاحات کی تعریفیں مع مثالیں لکھیں؟

صیغہ، باب، میزان، حروف اصلیہ، علم صرف، ماضی قریب۔

(ب) لفظ لم کا لفظی عمل مع امثلہ لکھیں؟

جواب: (الف) اصطلاحات کی تعریفیں:

(۱-۲) صیغہ ومیزان: ان کی تعریفیں حل شدہ پرچہ 2014ء میں دیکھیں۔

(۳) علم صرف کی تعریف: ایسا علم جس سے صیغوں کی معرفت حاصل ہوتی ہے اور لفظوں کو گردانے کا طریقہ اور ایک صیغہ سے دوسرا صیغہ بنانے کا قاعدہ معلوم ہوتا ہے۔

(۴) حروف اصلیہ کی تعریف: حرف اصلی اس کو کہتے ہیں جو وزن کرنے میں فاء

یا عین یا لام کی جگہ پر جیسے نَصَرَ بروزن فَعَلَ ۔ اس میں نون فاء کی جگہ، صاد عین کی جگہ جبکہ راء لام کی جگہ ہیں۔ پس ن، ص اور راء حروف اصلیہ ہوئے۔

(۵) ماضی قریب کی تعریف: وہ فعل ہے جو قریب کے گزرے ہوئے زمانہ پر دلالت کرے جیسے قَدْ نَصَرَ ۔

(ب) لَمْ کا لفظی عمل: لَمْ جب مضارع کے شروع میں آتا ہے تو جن پانچ صیغوں کے آخر میں پیش ہوتا ہے ان کو جزم دیتا ہے اگر حرف علت نہ ہو جیسے: لَمْ یَنْصُرْ، لَمْ یَضْرِبْ، لَمْ یَسْمَعْ ۔ اگر حرف علت ہو تو اس کو گرا دیتا ہے جیسے یَدْعُوْ سے لَمْ یَدْعُ، یَرْضٰی سے لَمْ یَرْضَ یَرْمِیْ سے لَمْ یَرْمِ اور یَخْشٰی سے لَمْ یَخْشَ ۔ سات صیغوں میں نون اعرابی گرا دیتا اور دو صیغوں میں جمع مؤنث کے نون کو نہیں گراتا جیسے: لَمْ یَضْرِبْنَ، لَمْ تَضْرِبْنَ ۔

سوال نمبر 4: (الف) علم صرف کی روشنی میں امر حاضر معروف بنانے کا مکمل طریقہ مثالوں کے ساتھ لکھیں؟

(ب) النصر سے امر حاضر کی پوری گردان مع معنی لکھیں؟

جواب: (الف) امر حاضر معروف بنانے کا قاعدہ:

یہ ہے کہ مضارع حاضر معروف سے علامت مضارع تاء کو گرا دینے کے بعد اگر پہلا حرف متحرک ہو تو آخر کو ساکن کر دو اگر حرف علت نہ ہو جیسے: تُعَلِّمُ سے عَلِّمْ اور تَضَعُ سے ضَعْ اور اگر حرف علت ہو تو اس کو گرا دو جیسے تَقِیْ سے قِ ۔

اگر علامت مضارع دور کرنے کے بعد پہلا حرف ساکن ہو تو عین کلمہ کو دیکھو۔ اگر عین کلمہ مکسور ہے یا مفتوح تو ہمزہ وصلی مکسور شروع میں لگا دو اگر حرف علت نہ ہو جیسے تَسْمَعُ سے اِسْمَعْ اور تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ ۔ اگر آخر میں حرف علت ہو تو گرا دو جیسے تَرْمِیْ سے اِرْمِ اور تَخْشٰی سے اِخْشَ ۔

اگر عین کلمہ مضموم ہو تو ہمزہ وصلی مضموم شروع میں لگا دو اگر حرف علت نہ ہو جیسے

تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ ۔ اگر حرف علت ہو تو اس کو گرا دو جیسے تَدْعُوْ سے اُدْعُ ۔

نوٹ: فعل امر میں نون جمع مؤنث باقی رہتا ہے اور نون اعرابی گرا دیا جاتا ہے۔

(ب) امر حاضر معروف کی گردان:

اُنْصُرْ	مدد کر تو ایک مرد	اُنْصُرِیْ	مدد کر تو ایک عورت
اُنْصُرَا	مدد کرو تم دو مرد	اُنْصُرَا	مدد کرو تم دو عورتیں
اُنْصُرُوْا	مدد کرو تم سب مرد	اُنْصُرْنَ	مدد کرو تم سب عورتیں

سوال نمبر 5: (الف) درج ذیل صیغے بتائیں؟

جواب:

الفاظ	صیغے	الفاظ	صیغہ
ضَرَبَتْ	واحد مؤنث غائب	فَعَلْتِ	واحد مؤنث حاضر
فَعَلُوْا	جمع مذکر غائب	یَفْتَحَانِ	تثنیہ مذکر غائب
فَتَحْتُ	واحد متکلم	اَسْمَعُ	واحد متکلم
نَصَرَا	تثنیہ مذکر غائب		

(ب) درج ذیل جملوں کی عربی بنائیں؟

جواب:

اردو	عربی
وہ سب مرد مارے جائیں گے	یُضْرَبُوْنَ
وہ سب عورتیں جانتی ہیں	یَعْلَمْنَ
وہ دو مرد سنے گئے	سُمِعَا
ان سب مردوں نے مارا	ضَرَبُوْا
وہ دو عورتیں مدد کی گئی	نُصِرَتَا

ہم نے سنا	سَمِعْنَا
تم سب عورتوں نے کیا	فَعَلْتُنَّ
اس ایک مرد نے کھولا	فَتَحَ

☆☆☆☆☆☆

﴿درجہ عامہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2015ء﴾

چوتھا پرچہ: نحو

سوال نمبر 1: (الف) اسم، فعل میں سے ہر ایک کی پانچ پانچ علامات بمعہ امثلہ لکھیں؟

(ب) اسم کی تعریف بمعہ مثال لکھیں؟

جواب: (الف) اسم کی علامات:

(۱) شروع میں حرف جر ہو جیسے بِزَیْدٍ . (۲) تثنیٰ ہو جیسے رَجُلَانِ . (۳) جمع ہو جیسے رِجَالٌ (۵) موصوف ہو جیسے جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ . (۵) شروع میں الف لام ہو جیسے اَلْحَمْدُ .

علامات فعل:

(۱) شروع میں حرف قد ہو جیسے: قَدْ نَصَرَ . (۲) سین ہو جیسے سَیَنْصُرُ . (۳) تائے ساکن ہو جیسے ضَرَبَتْ . (۴) امر ہو جیسے اِضْرِبْ . (۵) نہی ہو جیسے لَا تَضْرِبْ .

(ب) اسم کی تعریف:

اسم وہ کلمہ ہے جو مستقل معنی پر دلالت کرے اور تین زمانوں میں سے کسی کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو جیسے رَجُلٌ .

سوال نمبر 2: (الف) اسم جامد، مصدر اور مشتق کی تعریفات مع مثالیں تحریر کریں؟

(ب) جملہ خبریہ وانشائیہ کی تعریف بمع مثال لکھیں؟

جواب: (الف) اسم جامد کی تعریف: اسم جامد وہ اسم ہے جو نہ خود کسی سے بنا ہو اور نہ کوئی دوسرا لفظ اس سے بنے جیسے رَجُلٌ .

مصدر کی تعریف: وہ اسم ہے جس سے فعل یا اسم تو بنتے ہیں لیکن خود کسی سے نہیں بنتا جیسے ضَرْبٌ ۔

مشتق کی تعریف: مشتق وہ اسم ہے جو مصدر سے بنتا ہے جیسے ضَارِبٌ، مَضْرِبٌ ۔

جملہ خبریہ کی تعریف:

جملہ خبریہ وہ جملہ ہے جس کے قائل کو سچ یا جھوٹ کی صفت سے ملایا جا سکے جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ کے قائل کو صادق یا کاذب کہا جا سکتا ہے۔

(ب) جملہ انشائیہ کی تعریف: وہ جملہ ہے جس کے قائل کو سچا یا جھوٹا نہ کہا جا سکے جیسے لَاتَضْرِبْ ۔

سوال نمبر 3: (الف) عامل، اسم مفرد منصرف صحیح، جمع مکسر منصرف، غیر منصرف، عدل اور بدل کی تعریفیں بمعہ امثلہ لکھیں؟

(ب) اسباب منع صرف تحریر کریں؟

جواب: (الف) عامل کی تعریف: عامل وہ شی ہے جس کے باعث اعراب کو چاہنے والا معنی حاصل ہو جیسے ضَرَبْتُ زَيْدًا میں ضَرَبْتُ عامل ہے۔

غیر منصرف کی تعریف: غیر منصرف وہ اسم ہے جس میں منع حرف کے دو سبب یا ایک سبب جو دو کے قائم مقام ہو، پایا جائے جیسے اِبْرَاهِيْمَ، مَصَابِيْحُ ۔

عدل کی تعریف: اسم کا اپنے اصلی صیغہ سے نکل کر دوسرے صیغہ کی طرف جانا عدل کہلاتا ہے جیسے اُخر ۔

جمع مکسر منصرف: ایسی جمع ہے جس میں واحد کی بناء سلامت نہ رہے اور وہ غیر منصرف بھی نہ ہو جیسے رِجَالٌ ۔

اسم مفرد منصرف صحیح: ایسا کلمہ جو فعل یا حرف نہ ہو، تثنیہ یا جمع نہ ہو، غیر منصرف نہ ہو اور اس کے لام کلمہ کی جگہ حرف علت بھی نہ ہو جیسے رَجُلٌ، زَيْدًا، خَالِدٌ ۔

بدل: بدل وہ تابع ہے جو نسبت میں مقصود ہو اور متبوع کو بطور تمہید کے ذکر کیا گیا ہو

جیسے جَاءَ زَيْدٌ اَخُوْكَ میں اَخُوْكَ بدل ہے اور زَيْدٌ مبدل منہ ہے۔

(ب) منع صرف کے اسباب:

غیر منصرف کے نو اسباب ہیں:

عدل، وصف، تانیث، معرفہ، عجمہ، جمع، ترکیب، وزن فعل، الف ونون زائدتان۔

سوال نمبر 4: (الف) معرفہ کی تعریف اور اقسام لکھیں نیز اسمائے اشارات و موصولات کا دوسرا نام بتائیں؟

(ب) معرب ومبنی کی تعریفیں ومثالیں لکھیں؟

جواب: (الف) معرفہ کی تعریف:

معرفہ وہ اسم ہے جو معین چیز کے لیے وضع کیا گیا ہو جیسے زَيْدٌ ۔

اقسام معرفہ: معرفہ کی سات قسمیں ہیں اور وہ درج ذیل ہیں:

اوّل: مضمرات جیسے هُوَ۔ دوم: اعلام جیسے زَيْدٌ۔ سوم: اسمائے موصولات جیسے اَلَّذِیْ۔ چہارم: اسمائے اشارات جیسے لفظ هٰذَا۔ پنجم: معرفہ بالف ولام جیسے: اَلرَّجُلُ۔ ششم: معرفہ بندا جیسے یَا اَللّٰهُ۔ ہفتم: ان میں سے کسی ایک طرف مضاف ہو جیسے غُلَامُ زَيْدٍ ۔

اسماء اشارات اور اسمائے موصولات کو مبہمات بھی کہتے ہیں۔

(ب) معرب کی تعریف: معرب وہ اسم ہے جو اپنے غیر کے ساتھ مرکب ہو اور مبنی الاصل کے مشابہ نہ ہو جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ میں زید معرب ہے۔

مبنی کی تعریف: وہ اسم ہے جو اپنے غیر کے ساتھ مرکب نہ ہو جیسے صرف زَيْدٌ مبنی ہے یا ایسا مرکب جو مبنی الاصل کے مشابہ ہو جیسے جَاءَ هٰؤُلَاءِ میں هٰؤُلَاءِ مبنی ہے۔

سوال نمبر 5: درج ذیل جملوں کی نحوی ترکیب کریں؟

(ا) زَيْدٌ كَاتِبٌ: زَيْدٌ، اسم مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتداء، كَاتِبٌ مرفوع لفظاً خبر۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) رَجُلٌ فَاضِلٌ: یہ مرکب توصیفی ہے۔اس میں رَجُلٌ موصوف ہے جبکہ فَاضِلٌ اس کی صفت ہے۔

(۳) اَلْکِتَابُ جَیِّدٌ: یہ جملہ اسمیہ ہے۔اس میں اَلْکِتَابُ مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مبتداء ہے جبکہ جَیِّدٌ اس کی خبر۔

(۴) اِنَّ زَیْدًا کَاتِبٌ: یہ بھی جملہ اسمیہ خبر یہ ہے۔اس میں اِنَّ حرف مشبہ بالفعل ہے زَیْدًا اس کا اسم جبکہ کَاتِبٌ شبہ جملہ اسمیہ ہوکر اس کی خبر۔

(۵) کِتَابُ بَکرٍ: یہ مرکب اضافی ہے اس میں کتاب مضاف جبکہ بکر مضاف الیہ ہے۔مضاف اور مضاف الیہ مل کر جملہ کی جز ہوا۔

(۶) عَلِمَتْ زَیْنَبُ: یہ جملہ فعلیہ ہے کیونکہ اس کی پہلی جز فعل ہے۔ زینب فاعل ہے۔فعل اور فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆
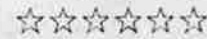
﴿درجہ عامہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2015ء﴾

پانچواں پرچہ: مطالعہ پاکستان

سوال نمبر 1: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں؟

س: امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے کتنے معاشی نکات پیش کیے؟

ج: امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے چار معاشی نکات پیش کیے۔

س: مغلیہ حکمران اکبر نے "محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" کی جگہ کیا داخل کیا؟

ج: مغلیہ حکمران اکبر نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ اکبر خلیفۃ اللہ داخل کیا تھا۔

س: اسلامی نظریہ حیات کی بنیاد کس چیز پر ہے؟

ج: اسلامی نظریہ حیات کی بنیاد قرآن وسنت پر ہے۔

س: شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کس کے صاحبزادے تھے؟

ج: شاہ عبدالعزیز، شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے تھے۔

س: پانی پت کے مقام پر مرہٹوں سے فیصلہ کن جنگ کس نے کی؟

جواب: احمد شاہ ابدالی نے۔

س: شہاب الدین غوری کے آزاد کردہ غلام کا نام کیا تھا؟

ج: قطب الدین ایبک خان۔

س: حضرت مجدد الف ثانی کی ولادت کہاں ہوئی؟

ج: سرہند شریف (ہندوستان) میں۔

س: اسلام میں عقائد کو کیا حیثیت حاصل ہے؟

ج: اسلام میں عقائد کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔

س: ہندو مسلم فسادات میں کس کا قتل عام ہوا؟

ج: مسلمانوں کا قتل عام ہوا۔

س: افغانستان کے بادشاہ احمد شاہ ابدالی کو خطوط کس نے لکھے؟

ج: شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے۔

س: شاہ ولی اللہ احمد اللہ کے والد کا نام کیا تھا؟

ج: شاہ عبدالرحیم۔

س: حضرت بہاؤالدین زکریا کا مزار کہاں ہے؟

ج: آپ کا مزار مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں ہے۔

سوال نمبر 2: درج ذیل خالی جگہیں پر کریں؟

(۱) ہندو............اور رنگ نسل کے قائل تھے۔

(۲) برصغیر میں ہندوؤں کی تعداد............سے زیادہ تھی۔

(۳) رسالہ غدریہ کو مولانا............آزاد نے طبع کروایا۔

(۴) حضرت علامہ............خیر آبادی مجاہد تھے۔

(۵) حضرت خواجہ............چشتی نے اجمیر میں وفات پائی۔

(۶) المعروف داتا گنج بخش نے 1072ء میں وفات پائی۔

(۷) اولیاء کرام اور............نے دلوں کو فتح کر کے اسلام کی طرف مائل کیا۔

(۸) مبلغین اسلام کے ذریعے اسلامی تعلیمات عرب سے نکل کر............کی سرزمین میں آئیں۔

(۹) سلطان محمد غوری کی فتوحات نے اشاعت............کی راہ ہموار کی۔

(۱۰) سلطان محمود غزنوی نے بر............پر حملے کیے اور پنجاب کا علاقہ فتح کیا۔

(۱۱) 712ھ میں............نے سندھ پر حملہ کیا۔

(۱۲) سرزمین............کے مقدس شہر مکہ مکرمہ میں اسلام کا سورج طلوع ہوا۔

جوابات: (۱) ذات پات۔ (۲) مسلمانوں۔ (۳) عبدالکلام۔ (۴) فضل حق۔ (۵) معین الدین۔ (۶) علی بن عثمان۔ (۷) صوفیاء عظام۔ (۸) عجم۔ (۹) اسلام۔ (۱۰) صغیر۔ (۱۱) محمد بن قاسم۔ (۱۲) حجاز۔

سوال نمبر 2: امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت اور دوقومی نظریہ کے سلسلے میں آپ کی مساعی پر نوٹ لکھیں؟

جواب: امام احمد رضا خان قادری بریلوی اور دوقومی نظریہ:

حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت شاہ ولی اللہ رحمہما اللہ کے بعد دوقومی نظریہ کے تحفظ کا سہرا جس شخصیت کے سر سجتا ہے وہ امام احمد رضا خان بریلوی قادری کی ذات گرامی ہے۔ آپ کی ولادت 14 جون 1856ء بمطابق 10 شوال المکرم 1272ھ کو ہوئی۔ آپ کے والد گرامی کا نام "مولانا نقی علی خان" ہے۔ آپ کا تعلق قبیلہ بڑیچ سے ہے۔ آپ کا خاندان یعنی آباؤ اجداد مغلیہ حکومت کے دور میں سرزمین لاہور میں آئے۔ بعد ازاں لاہور سے دہلی چلے گئے اور پھر دہلی سے بریلی شریف منتقل ہو گئے۔

آپ کی پیدائش اس دور میں ہوئی جب مسلمانوں کی حکومت کا تخت الٹ پلٹ گیا تھا اور مسلمانوں کا اقتدار ختم ہو چکا تھا اور غیر مسلم لوگوں کا تسلط تھا اور تحریک آزادی کی پاداش میں بہت جید علماء کرام کو پھانسی کے تختوں پر لٹکایا جا چکا تھا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے کمال کا حافظہ عطا فرمایا تھا۔ صرف چودہ سالہ مختصر سے عرصہ میں آپ نے تمام علوم نقلیہ وعقلیہ پر مکمل عبور حاصل کر لیا تھا اور کم عمری میں ہی فتویٰ نویسی کا کام شروع فرما دیا تھا۔ تعلیم وتعلم کے ساتھ ساتھ آپ نے میدانِ تصنیف میں بھی اپنا سکہ جمایا اور بہت سے علوم وفنون پر سیکڑوں کی تعداد میں تصانیف فرما کر میدان تصنیف کے عظیم شہسواروں کی صف میں شامل ہو گئے بالخصوص "فتاویٰ رضویہ" ایسا کارنامہ ہے جو اسلامی فقہ کا سب سے جامع اور ضخیم انسائیکلو پیڈیا ہے۔

امام رحمۃ اللہ علیہ نے علمائے عرب سے بالخصوص مکہ ومدینہ شریف کے آئمہ سے آپ

نے سندات حدیث حاصل کیں۔ آپ نہ صرف انگریز کے مخالف تھے بلکہ ہندو مسلم دوستی اور اتحاد کو بھی سخت ناپسند کرتے تھے اور دو قومی نظریہ کے عظیم مبلغ اور داعی تھے۔

پہلی جنگ عظیم کے بعد جب انگریزوں نے ترکوں پر ظلم وستم کے بادل برسانا شروع کیے تو پورے ملک میں انگریز حکومت کے خلاف ایک شورش برپا ہوگئی۔ اس موقع پر مسلمانوں کے جذبات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے 1920ء میں گاندھی نے کانگرس کی طرف ترک موالات کا اعلان کر دیا۔ یوں تحریک خلافت اور تحریک ترک موالات دونوں ہی کی مشترکہ بنیاد انگریزوں کی مخالفت اور ان سے قطعہ تعلق کرنا تھا۔

اس لیے دونوں تحاریک ایک دوسرے کے قریب آگئیں اور انگریز کے خلاف دونوں تحریکیں متحد ہوگئیں لیکن اس اتحاد نے مسئلہ کو شرعی اعتبار سے زیادہ نازک بنا دیا کہ ایک طرف انگریز سے قطع تعلقی کی جارہی ہے تو دوسری طرف ہندوؤں سے دوستی کی جارہی ہے۔ اس لیے اس وقت کے جید علماء کرام نے اس اتحاد کے خلاف فتوے دیے۔ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ان علماء میں سرفہرست تھے لہٰذا جس طرح اکبر دور میں ہندو مسلم کے اتحاد کے خلاف حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے آواز بلند کی اسی طرح اس اتحاد کے خلاف حضرت تاجدار بریلی رحمۃ اللہ علیہ نے آواز بلند کی۔ اس اتحاد کے خلاف آواز اٹھانا آپ کی بصیرت تھی ورنہ سطحی نظر سے دیکھنے والے علماء اس آواز کو انگریز دوستی پر محمول کرتے تھے۔

آپ کی فہم وبصیرت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جب ہندوؤں نے گائے کی قربانی روکنے کے لیے مسلمان علماء کرام سے یہ فتویٰ دریافت کیا کہ کیا گائے کی قربانی کرنا ضروری ہے؟ کسی اور جانور کی قربانی نہیں ہوسکتی؟ تو اس سوال کا بظاہر جواب تو یہی ہے کہ گائے کی قربانی ضروری نہیں کسی اور جانور کی قربانی بھی ہوسکتی ہے...... ہندوؤں کی اس چالاکی کو بڑے بڑے علماء کرام نہ سمجھ سکے اور یہ فتویٰ دے دیا کہ ”گائے کی قربانی ضروری نہیں“ لیکن امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے اس فتویٰ کا یوں جواب دیا

کہ ”ہم ہندوؤں کو خوش کرنے کے لیے گائے کی قربانی موقوف نہیں کر سکتے۔“

آپ چونکہ ہندوؤں کی چالاکی کو جانتے تھے اس لیے آپ نے بصیرت افروز جواب دیا۔ چنانچہ ہندوؤں نے وہ ہی مکاری شروع کر دی جس کا خدشہ تھا۔ وہ یہ کہ انہوں نے علماء کرام کے فتوے لے کر یہ اعلان کر دیا کہ مسلمانوں کے نزدیک بھی گائے کی قربانی ضروری نہیں ہے۔

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ساری زندگی اسلامی تشخص کا دفاع کرنے میں گزار دی اور تمام عمر دو قومی نظریہ کا دفاع کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تحریک پاکستان میں آپ کے شاگردوں نے، مریدوں نے اور آپ کے متعلقین نے قیام پاکستان کے لیے بھرپور کردار ادا کیا۔ پھر تاجدار بریلی رحمۃ اللہ علیہ نے مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لیے چار معاشی نکات بھی پیش کیے جو مسلمانوں کے ساتھ آپ کی خیر خواہی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان پر اپنی کروڑ ہا رحمتوں کا نزول فرمائے۔ (آمین)

سوال نمبر 4: تحریک پاکستان کے محرکات پر روشنی ڈالیں نیز قائداعظم کے چودہ نکات میں سے 10 لکھیں؟

جواب: **تحریک پاکستان کے محرکات:**

چونکہ برصغیر میں ہندوؤں کی تعداد مسلمانوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ تھی اس لیے آئے روز ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان فسادات برپا ہوتے رہتے جس کی وجہ سے بہت سارے مسلمانوں کا قتل عام کیا جاتا۔ مسلمانوں کی عزتوں کو پامال کیا جاتا۔ تو چونکہ ہندو قوم کی کثرت تھی اس لیے یہ خدشہ تھا کہ انگریز کے جانے کے بعد ہندوؤں کا راج ہو جائے اور ہندو ”رام راج“ کریں گے اور مسلمانوں کی عزتوں کو پامال کریں گے اور ان کے خون کے ساتھ ہولی کھیلیں گے۔ اس لیے ضروری ہو گیا کہ مسلمان ایک علیحدہ مملکت کے قیام کا مطالبہ کریں اور ویسے بھی برصغیر میں مسلمانوں کی جانوں کے وبال بنے بیٹھے تھے۔ جب مسلمانوں کا اقتدار جاتا رہا اور اقتدار غیر مسلم کے ہاتھ لگ گیا تو اب ہندوؤں نے بھی

مسلمانوں کے خلاف سازشوں کا جال بچھانا شروع کر دیا۔ اس وجہ سے اب الگ سے اسلامی ریاست کا قیام ضروری تھا۔ ایسی ریاست جس کی بنیاد دوقومی نظریہ پر ہو۔

پھر مسلمانوں کے معاشرتی حالات بھی کمزور تھے۔ تو خوف تھا کہ ہندو کہیں مسلمانوں کو دوسرے درجے کا شہری بنا کر سیاسی آزادی سے بھی محروم کر دیں کیونکہ ہندو لوگ ذات پات اور رنگ ونسل کے امتیاز کے نہ صرف قائل تھے بلکہ اس پر عمل بھی کرتے تھے۔

اوپر سے ہندو مسلمانوں کی زبان اور ثقافت کی مخالفت بھی بھرپور طریقے سے کرتے تھے حتیٰ کہ انگریز دور میں ہی ہندو قوم اس بات پر زور لگاتے تھے کہ مسلم ثقافت اور اردو زبان کو ختم کر دیا جائے اور ہندی زبان کو ملک بھر کی زبان کا درجہ مل جائے۔

پھر جب 1937ء سے 1939ء تک برصغیر میں کانگریسی وزارتیں قائم ہوئیں اور ہندوؤں کو اقتدار ملا تو انہوں نے پہلے سے بھی زیادہ مسلمانوں پر مصائب وآلام کے پہاڑ ڈھانا شروع کر دیے اور مسلمانوں کو ان کے حقوق سے محروم رکھتے۔ یہ چیزیں مسلمانوں کے لیے الگ وطن قائم کرنے کا سبب بنیں۔

قائداعظم کے بیان کردہ دس نکات:

(1) آئندہ آئین وفاقی طرز کا ہو جس میں صوبوں کو زیادہ خودمختاری دی جائے۔

(2) تمام صوبائی حکومتوں کو ایک ہی اصول پر داخلی خودمختاری دی جائے۔ (3) صوبوں میں اقلیتوں کو موثر نمائندگی دی جائے۔ (4) مرکزی مجلس قانون ساز میں مسلمانوں کی نمائندگی ایک تہائی سے کم نہیں ہونی چاہیے۔ (5) جداگانہ انتخاب کا اصول ہر فرقہ پر لاگو ہونا چاہیے البتہ اگر کوئی فرقہ چاہے تو اپنی مرضی سے مخلوط انتخاب قبول کر سکتا ہے۔ (6) تمام لوگوں کو یکساں اور مکمل مذہبی آزادی حاصل ہو۔ (7) سندھ کو ممبئی سے الگ کر کے ایک صوبہ بنا دیا جائے۔ (8) مسلمانوں کو مذہبی وثقافتی تحفظ دیا جائے۔ (9) مسلمانوں کو تمام ملازمتوں میں ان کی اہلیت کے مطابق حصہ دیا جائے۔ (10) صوبوں کی منظوری کے بغیر مرکزی آئین میں کوئی ردوبدل نہ کیا جائے۔

سوال نمبر 5: جنگ آزادی کے مجاہد علامہ فضل حق خیرآبادی کی کاوشوں کے بارے آپ کیا جانتی ہیں؟

جواب: یہ ایک اظہر من الشمس حقیقت ہے کہ برصغیر کے علماء کرام ہر مشکل گھڑی میں قوم کی رہنمائی کی اور انہیں مصائب وآلام سے چھٹکارا دلا دیا۔ اگرچہ خود ان پر جتنے بھی مصائب وآلام کے پہاڑ گریں مگر ان علماء نے کبھی بھی اپنی قوم پر کسی طرح کی آنچ نہ آنے دی۔ اگرچہ بعض بدکردار اور بدحواس علماء نے کفار کو خوش کرنے کے لیے قوم کے ساتھ برا کردار بھی ادا کیا لیکن علماء اہلسنّت نے ہمیشہ مسلمان قوم کے ساتھ وفادارانہ اور تاریخی کردار ادا کیا۔

انہیں ہستیوں میں جنہوں نے اسلام اور مسلمانوں کی خاطر اپنے سر دھڑ کی بازی لگا دی اور دین محمدی کی خاطر اپنے سر تن سے جدا کروا دیے۔ علامہ فضل حق خیرآبادی رحمۃ اللہ علیہ کی کی ذات گرامی ہے۔ آپ نے بھی تحریک آزادی ہند کے موقع پر دیگر علماء اہلسنّت کے ساتھ جیل کی سخت سزائیں برداشت کیں۔ اس کے باوجود آپ کے پاؤں مبارک میں ذرا بھی لغزش نہ آئی اور بغیر کسی لالچ اور خوف کے تحریک آزادی ہند میں بھرپور کردار ادا کیا۔

علامہ فضل حق رحمۃ اللہ علیہ جماعت اہلسنّت کے سرخیل تھے۔ ان سمیت تمام جید علماء کرام کو جزیرہ انڈمین میں کالے پانی کی سزا سنائی گئی اور برصغیر کے باشندوں کو آزادی کی نعمت سے ہمکنار کروانے والے ان بزرگوں کو بہت ہی مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔

علامہ فضل حق خیرآبادی 1212ھ میں پیدا ہوئے اور اپنے والد گرامی مولانا فضل امام (مصنف مرقات) سے ہی تعلیم حاصل کی۔ علم حدیث کی تحصیل کے لیے آپ نے مولانا عبدالقادر دہلوی کی خدمات حاصل کیں۔ اللہ نے آپ کو اتنا کمال کا حافظہ عطا فرمایا تھا کہ صرف چار ماہ کے مختصر عرصہ میں قرآن مجید حفظ کر لیا اور تیرہ سال کی عمر میں فارغ التحصیل ہو گئے۔ علم منطق، حکمت، فقہ، کلام، ادب، اصول اور شاعری میں ممتاز مقام رکھتے تھے۔ حتیٰ کہ متاخرین علماء نے آپ کو منطق کا معلم رابع قرار دیا ہے۔

آپ کے بارے میں کسی رائٹر نے لکھا ہے کہ "مولانا فضل حق خیر آبادی یگانہ روز عالم تھے۔ عربی کے مانے ہوئے ادیب شاعر تھے۔ علوم عقلیہ میں امام ومجتہد تھے اور ان سے بڑھ کر یہ کہ آپ بہت بڑے سیاست دان، مدبر اور مفکر تھے۔ مسند تدریس پر جلوہ افروز ہو کر تمام علوم کی تعلیم دیتے تھے اور ایوان حکومت میں پہنچ کر وہ دور رس فیصلے کرتے تھے اور بہت ہی بہادر اور شجاع تھے۔ تحریک آزادی کے بعد نہ جانے کتنے لوگ جو گوشۂ عافیت کی تلاش میں مارے مارے پھرتے تھے لیکن مولانا فضل حق رحمۃ اللہ علیہ ان لوگوں میں سے تھے جو اپنے کیے پر نادم نہ تھے۔"

حضرت علامہ فضل حق رحمۃ اللہ علیہ وہ شخصیت تھی کہ جنہوں نے انگریز کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا۔ انگریز کی طرف سے رہائی کی پیشکش کے باوجود آپ نے اپنا فتویٰ واپس نہ لیا...... انگریزوں نے ان کو 1857ء میں قید کر کے جزیرہ رنگون بھیج دیا وہیں آپ نے 12 صفر المظفر میں وفات پائی۔ جب آپ کی رہائی کا پروانہ آیا تو آپ کا جنازہ جیل سے باہر آ رہا تھا۔

سوال نمبر 6: جنگ آزادی کی وجوہات بیان کریں؟

جواب: جب انگریز نے برصغیر پر قبضہ کر لیا اور برطانیہ کی ملکہ وکٹوریہ نے برصغیر کو باقاعدہ برطانیہ کی نوآبادی بنانے کا اعلان کر دیا تو پھر مسلمان انگریز اور ہندو دونوں کی غلامی میں چلے گئے اور مسلمانوں کے اقتدار کی کشتی ڈوب گئی۔ اب چونکہ مسلمانوں پر انگریز اور ہندوؤں کا تسلط قائم تھا لہٰذا مسلمانوں کے سامنے دو محاذ تھے۔

برصغیر میں انگریز کے تسلط کو ختم کرنا۔ یہ برصغیر کے مسلمانوں کے لیے دوقومی نظریہ کی بنیاد پر علیحدہ ریاست قائم کرنا جہاں مسلمان آزادی کے ساتھ اسلامی ثقافت کو فروغ دیں اور اسلامی حکومت قائم کر سکیں۔ انگریز تسلط کو توڑنے کے لیے مسلمانوں نے تحریک آزادی ہند کے لیے جدوجہد شروع کر دی۔ اس کی بنیاد سیاسی، معاشرتی، مذہبی اور فوجی وجوہات بھی تھیں جن کی قدرے تفصیل یہ ہے۔

مسلمانوں نے اپنے دور حکومت میں تمام کے ساتھ یکساں سلوک کیا۔ کبھی نسلی امتیاز کی پالیسی پر عمل نہیں کیا لیکن انگریز حکمرانوں کو حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے۔

چونکہ انگریزوں نے مسلمانوں سے اقتدار چھینا تھا اس لیے اسے یہ خوف تھا کہ کہیں مسلمان دوبارہ اقتدار میں نہ آ جائیں۔ وہ مسلمانوں کو سیاسی واقتصادی اور سماجی لحاظ سے اپنی پوری طاقت استعمال کرتا رہا۔

انگریز حکومت برصغیر کے باشندوں کو عیسائی مذہب اختیار کرنے پر مجبور کرتی۔ حتیٰ کہ انہوں نے مسلمانوں کو عیسائی بنانے کے لیے خصوصی سرپرستی میں سکولوں، ہسپتالوں میں کھلم کھلا عیسائیت کی تبلیغ کرنا شروع کر دیا اور دوسرے مذاہب پر بے جا تنقید شروع کر دی۔ انہوں نے اسلامی قوانین میں مداخلت شروع کر دی اور مسلمانوں کے ساتھ ذلت آمیز سلوک شروع کر دیا۔ مذہب کے خلاف آگ بھڑکانا شروع ہو گئے۔ اسلامی شعار کی توہین کرنا شروع ہو گئے حتیٰ کہ کسی داڑھی والے کو ملازمت نہ دیتے۔ تو یہ چند وجوہات ہیں جن کی وجہ سے انگریز کے خلاف جنگ آزادی کا آغاز ہوا۔

سوال نمبر 7: برصغیر میں اسلامی حکومت کے زوال کے اسباب لکھیں؟

جواب: سلطان قطب الدین ایبک نے برصغیر میں اسلامی حکومت کی بنیاد رکھی۔ مسلمان حکومت کا سلسلہ چلتا رہا۔ یہاں تک مغلیہ فرماں روا اورنگزیب عالمگیر کی وفات کے بعد نالائق اور کمزور جانشین کا سلسلہ شروع ہو گیا جس وجہ سے اتنی بڑی سلطنت کو چلانا مشکل ہو گیا۔ ادھر سکھوں اور مرہٹوں نے بھی سر اٹھانا شروع کر دیا اور بغاوت شروع کر دی اور کئی علاقوں میں خود مختار ریاستیں قائم کر لیں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ مرکزی حکومت کمزور ہو گئی، آمدنی کم ہو گئی جس وجہ سے صوبوں کے دفاع کے لیے اتنی بڑی فوج رکھنا مشکل ہو گیا۔

اسی زمانہ میں ایران کے بادشاہ نادر شاہ نے برصغیر پر حملہ کر دیا اور مغل بادشاہ محمد شاہ کو شکست دے کر قتل عام شروع کر دیا۔ نادر شاہ کے قتل ہو جانے کے بعد احمد شاہ ابدالی نے افغانستان میں حکومت سنبھال لی۔ اس نے کئی بار برصغیر پر حملے کر کے مغلیہ حکومت کی رہی

سبھی ساکھ کو بھی ختم کر دیا۔

کسی بھی قوم میں جب زوال آتا ہے تو اس میں اس کی اپنی کمزوریوں کو دخل ہوتا ہے اور بیرونی سازشیں مزید اس کو منطقی انجام تک پہنچا دیتی ہیں۔

ہم برصغیر میں اسلامی حکومت کے زوال کو سرسری نظر سے دیکھیں اور جائزہ لیں تو یہ اسباب نظر آتے ہیں:

تاجروں کی شکل میں انگریز کی آمد، درباری سازشیں، اخلاقی انحطاط، سکھوں کی بغاوت، مرہٹوں کا عروج، بحری قوت کا نہ ہونا، ہندوؤں کی سازشیں، امراء کی مفاد پرستی، سستی اور آرام طلبی، جذبہ جہاد کی کمی، نئی ایجادات سے ناواقفیت، اقتدار کی جنگ، مرکز کی کمزوری، مذہب سے روگردانی، نااہل حکمران۔

☆☆☆☆☆☆

﴿درجہ عامہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2015ء﴾

چھٹا پرچہ: جنرل سائنس

سوال نمبر 1: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں؟

س: سائنس کا بنیادی اصول کیا ہے؟

ج: سائنس کا بنیادی اصول مشاہدہ اور استدلال ہے۔

س: پودوں کے متعلق علم کو کیا کہتے ہیں؟

ج: بائنی یعنی علم نباتات کہتے ہیں۔

س: البیرونی کا پورا نام لکھیں؟

ج: برہان الحق ابوریحان محمد بن احمد۔

س: ڈاکٹر عبدالقدیر خان کہاں پیدا ہوئے؟

ج: بھارت کے شہر بھوپال میں۔

س: افلاطون کا معنی لکھیں؟

ج: ''کیا وہ دیکھتے نہیں؟''

س: 600 سے 1400 سن عیسوی کا دور کہلاتا ہے؟

ج: 600 سے 1400 سن عیسوی کا دور اسلامی کیمیا گری کا دور کہلاتا ہے۔

س: نباتات سے کیا مراد ہے؟

ج: پودوں کے متعلق علم کو علم نباتات کہتے ہیں۔

س: جانوں کے متعلق علم کو کیا کہتے ہیں؟

ج: زوالوجی۔

س: ابن الہیثم کا پورا نام لکھیں؟

ج: ابو علی الحسن بن الحسن البصری۔

س: محمد بن زکریا الرازی کہاں پیدا ہوئے؟

ج: ایران کے شہر "رے" میں۔

س: اسلام کیا ہے؟

ج: اسلام ایک مکمل دین ہے جو قدرت مظاہر دستیاب وسائل کو انسانی فلاح و بہبود کے لیے استعمال میں لانے کی دعوت دیتا ہے۔

س: سائنس کتنی قدیم ہے؟

ج: سائنس اتنی ہی قدیم ہے جتنی کہ تاریخ۔ انسان کی تخلیق کے ساتھ سائنس کی تاریخ کا آغاز ہوا۔

سوال نمبر 2: کوئی سی دس خالی جگہیں فل کریں؟

(۱) ڈاکٹر .... نے 28 مئی 1998ء کو چاغی کے مقام پر نیوکلیئر کا کامیاب تجربہ کیا۔

(۲) بوعلی سینا کو مسلم دنیا کا .... تسلیم کیا جاتا ہے۔

(۳) البیرونی نے .... کے موضوعات پر تقریباً 150 سے زائد کتابیں لکھیں۔

(۴) سائنس میں سب سے پہلے نمایاں ترقی .... دور میں ہوئی۔

(۵) سائنس ایک .... لفظ سے اخذ کیا گیا ہے۔

(۶) کتاب المناظر .... پر پہلی جامع کتاب ہے۔

(۷) مسلمان سائنسدان .... کو کیمیا کا بانی تصور کیا جاتا ہے۔

(۸) .... نے کیمیائی مرکبات کو چار اقسام میں تقسیم کیا۔

(۹) زندگی کی ابتداء .... سے ہوتی ہے۔

(۰۱) بوعلی سینا مسلم دنیا کا .... کہلاتا ہے۔

(۱۱) جانداروں کے مشاہدے اور معائنے کے علم کو .... کہتے ہیں۔

(۲۱) جابر بن حیان .... کا ماہر تھا۔

جوابات: (۱) عبدالقدیر خان۔ (۲) ارسطو۔ (۳) ریاضی۔ (۴) یونانی۔ (۵)

لاطینی۔ (۶) روشنی۔ (۷) جابر بن حیان۔ (۸) محمد بن زکریا الرازی۔ (۹) سائنس۔ (۰۱) ارسطو۔ (۱۱) زوالوجی۔ (۲۱) علم کیمیا۔

سوال نمبر 3: سائنس کی حدود کیا ہیں تفصیلات بیان کریں؟

جواب: جدید دور میں سائنس کی حدود وسیع تر ہوتی جا رہی ہیں۔ گزشتہ نصف صدی میں سائنس اور ٹیکنالوجی نے برق رفتار ترقی کی ہے۔ آئے دن نت نئی ایجادات معرض وجود میں آ رہی ہیں۔ جو کل ناممکن نظر آتا تھا آج معمولی مظہر نظر آتا ہے۔ لیکن اس ترقی کے باوجود بہت سے مسائل اور معاملات ایسے ہیں جن میں سائنس بے بس نظر آتی ہے۔ سائنس کی کچھ ایسی مجبوریاں اور حدود ہیں جن کو پھلانگ کر آگے جانا اس کے لیے فی الحال ممکن نہیں۔ بے شک میڈیکل شعبہ میں لاعلاج بیماریوں کا علاج تلاش کر لیا گیا ہے۔ مگر چند ایسی بیماریاں ہیں کہ ابھی بھی لاعلاج ہیں جیسے کینسر، ایڈز، ہیپاٹائٹس وغیرہ۔

نیوکلیئر اور ریز جینیٹک انجینئرنگ کی بدولت فصلوں کی بہتر اقسام کی تیاری کے باوجود خوراک کا مسئلہ ابھی تک حل نہ ہوا اور پھر خلائی تحقیقات کی تو کوئی حد ہی نہیں ہے۔ تمام تر تحقیقات اور ترقی کے باوجود کئی قدرتی آفات پر کنٹرول حاصل نہیں کیا جا سکا۔

اگرچہ سائنس کی ترقی جاری وساری ہے۔ آئے دن کوئی نئی معلومات حاصل ہو رہی ہیں لیکن اس کے باوجود بھی انسانی علم کی تکمیل اسی سائنس پر موقوف نہیں ہے بلکہ انسانی زندگی کے اہم پہلو مثلاً تزکیہ نفس، صداقت، امانت، انصاف اسی طرح روحانی اور دوسری اخلاقی اقدار کے ساتھ سائنس کا دور کا تعلق نہیں ہے کیونکہ یہ چیز مشاہدے میں نہیں آتی جبکہ سائنس صرف انہیں کی تحقیق و تفتیش کر سکتی ہے۔ جو مشاہدہ میں آتی ہوں۔

سوال نمبر 4: غیر پاکستانی دو مسلم سائنس دانوں کے نام اور کارنامے لکھیں؟

جواب نمبر ۱: جابر بن حیان:

جابر بن حیان کو علم کیمیا کا بانی کہا جاتا ہے۔ انہوں نے کچھ دھاتوں کو پگھلا کر صاف کرنے، فولاد تیار کرنے، چمڑا بنانے، کپڑا رنگنے، لوہے کو زنگ سے بچانے کے طریقے معلوم کیے۔ سلفیورک ایسڈ، نائٹرک ایسڈ اور ہائیڈروکلورک ایسڈ پہلی دفعہ جابر بن حیان ہی

نے تیار کیے تھے۔ جابر بن حیان ان کے علاوہ اور بھی بہت سے مرکبات کے موجد تھے۔ یہ پہلے کیمیادان تھے جن کی باقاعدہ ایک کی کیمیائی تجربہ گاہ تھی۔

وہ کسری کشید کے عمل کے بارے میں بھی جانتے تھے۔ جابر بن حیان نے کیمیاگری اور اس سے ملتے جلتے موضوعات پر عربی میں بہت سی کتابیں لکھیں جن میں "الکتاب" اور "الخالص" مشہور کتابیں ہیں۔

(۲) محمد بن زکریا الرازی:

آپ کی پیدائش ایران کے شہر "رے" میں 865 میں ہوئی۔ اگرچہ یہ ایک عملی کیمیادان تھے لیکن فن طب میں اپنے زمانے کے علم العلاج کے اصول سے بھی پوری طرح واقف تھے۔ وہ بغداد کے ایک ہسپتال کے سربراہ اور ماہر سرجن بھی تھے۔ انہوں نے پہلی دفعہ بے ہوش کرنے کے لیے افیون کا استعمال کیا۔ انہوں نے ہی سب سے پہلے چیچک، خسرہ کے اسباب اور علامات اور علاج پر روشنی ڈالی۔ ان بیماریوں کے متعلق آپ کے بیان کردہ قانون آج بھی مسلم ہیں۔ یہ پہلے سائنسدان ہیں جنھوں نے تخمیر کے ذریعے الکوحل تیار کی۔ محمد بن زکریا الرازی نے مختلف کیمیائی مرکبات کو چار گروپوں میں تقسیم کیا۔ (۱) معدنیاتی۔ (۲) نباتاتی۔ (۳) حیواناتی۔ (۴) ماخوذ۔ ان کی مختلف کیمیائی مرکبات کے بارے میں گروہ بندی آج بھی تسلیم کی جاتی ہے۔

سوال نمبر 5: کوئی سے دو مشہور پاکستانی سائنسدانوں کے نام لکھیں اور ان کے اہم کارنامے لکھیں؟

جواب (۱) ڈاکٹر عبدالقدیر خان:

پاکستان کے عالمی شہرت یافتہ ایٹمی سائنسدان ڈاکٹر عبدالقدیر خان بھارت کے شہر بھوپال میں یکم اپریل 1936ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم بھوپال ہی میں حاصل کی۔ 1952ء میں بھوپال سے ہجرت کر کے کراچی تشریف لے آئے۔ ڈی جے سائنس کالج میں داخلہ لیا اور بی ایس سی کی ڈگری حاصل کی۔ پہلے تو سرکاری ملازمت اختیار کی اور پھر

یورپ جا کر 1961ء میں مغربی جرمنی کی شارلٹن برگ یونیورسٹی میں دو سال تعلیم حاصل کی۔ پھر ہالینڈ چلے گئے اور ٹیکنالوجی یونیورسٹی سے ایم ایس سی کی ڈگری حاصل کی۔

شروع میں اسی یونیورسٹی میں بطور ریسرچ اسسٹنٹ مقرر ہوئے۔ بعد میں لیون یونیورسٹی بلجیم سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ عظیم حب الوطنی کے جذبے سے سرشار ہو کر 1975ء میں پاکستان مستقل رہائش اختیار کر لی اور کہوٹہ ریسرچ لیبارٹری کے ڈائریکٹر مقرر ہوئے۔

انہوں نے دیگر پاکستانی سائنسدانوں کے تعاون سے 28 مئی 1998ء کو بلوچستان میں چاغی کے مقام پر کامیاب نیوکلیئر تجربہ کیا جس کے نتیجہ میں پاکستان ایٹمی طاقت بن گیا۔ پاکستانی قوم ان کی خدمت کو کبھی فراموش نہیں کر سکتی اور دل کی گہرائیوں سے انہیں سلام پیش کرتی رہے گی۔

(۲) ڈاکٹر ثمر مبارک مند:

آپ کی پیدائش 17 ستمبر 1941ء میں راولپنڈی میں ہوئی۔ انہوں نے سینٹ انتھونی ہائی سکول لاہور سے 1956ء میں میٹرک پاس کیا اور 1962ء میں گورنمنٹ کالج لاہور سے فزکس میں ایم ایس سی کی ڈگری حاصل کی۔ انہوں نے 1962ء میں پاکستان اٹامک انرجی کمیشن بطور سائنٹفک آفیسر اپنے کیریئر کا آغاز کیا۔ 1994ء میں ڈائریکٹر جنرل بنا دیا گیا اور 1996ء میں ممبر ٹیکنیکل بن گئے۔ ان کی خصوصی کارکردگی کی بناء پر وزیراعظم پاکستان نے ان کی سربراہی میں نیوکلیئر سائنسدانوں کی ٹیم کو چاغی روانہ کیا جہاں انہوں نے پاکستان کے لیے 6 نیوکلیائی ٹیسٹ کیے۔

اس کے علاوہ انہوں نے نیشنل ڈویلپمنٹ کمپلیکس کے ڈی جی کی حیثیت سے شاہین میڈیم رینج میزائل نہ صرف ڈیزائن تیار کیا بلکہ نہایت ہی کامیابی سے 15 اپریل 1999ء کو ان کا تجربہ بھی کیا۔

سوال نمبر 6: سائنس کی اہم شاخوں کے نام لکھیں۔ ہر ایک کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: سائنس ایک بہت وسیع علم ہے۔ سائنس کے مطالعہ میں آسانی پیدا کرنے کے لیے اس علم کو دوسرے مضامین کی طرح مختلف شاخوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔

زراعت:

کھیتی باڑی کے طریقے، گوشت اور دودھ دینے والے جانوروں کو پالنے کا علم زراعت کہلاتا ہے۔ فصلوں کی بیماریاں، ان سے بچاؤ کے طریقے' زراعت میں استعمال ہونے والے آلات، مشینیں، کھادیں اور جراثیم کش ادویات کی تیاری سب اسی سائنس کے ساتھ متعلق ہیں۔

کیمسٹری:

سائنس کی وہ شاخ ہے جس میں مختلف اشیاء کی ماہیت، ترکیب اور ان کے کیمیائی خواص کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ دنیا میں ہر وقت بے شمار کیمیائی تعامل واقع ہو رہے ہیں۔ ہمارے اپنے وجود کے اندر بھی بے شمار تبدیلیاں رونما ہوتی رہتی ہیں۔ فزیکل، نامیاتی اور غیر نامیاتی کیمسٹری اس کی اہم شاخیں ہیں۔

ریاضی:

علم ریاضی اعداد اور پیمائش کی خصوصیات کا علم ہے جن میں الحساب، الجبرا اور جیومیٹری شامل ہے۔ بہت سے دیگر سائنسی علوم میں علم ریاضی ایک معاون کی حیثیت سے استعمال ہوتی ہے۔

فزکس:

فزکس وہ علم ہے جو بالخصوص مادی اشیاء اور ان کی توانائی وغیرہ سے متعلق ہوتا ہے۔ فزکس کو پیمائش کی سائنس کا نام دیا گیا ہے۔ مکینکس، حرارت، روشنی، آواز اور الیکٹرسٹی اس کی اہم شاخیں ہیں۔

بائیولوجی:

سائنسی طریقوں سے جانداروں کا مطالعہ کرنے کو علم بائیولوجی کہتے ہیں۔ اس برانچ

کے تحت جانداروں کے جسم کی بناوٹ، اشیاء کے کام کرنے کا طریقہ کار، تولید ونشوونما پر بحث کی جاتی ہے۔ اس کی دو مزید اہم شاخیں ہیں۔

(ا) علم نباتات:

جس میں پودوں کی شناخت، نشوونما اور ان کے ماحول کے بارے میں بحث ہوتی ہے۔

(ب) علم حیوانات:

جس میں جانوروں اور انسانوں کی جسامت اور ان کے ماحول کے بارے میں بحث ہوتی ہے۔

علم فلکیات:

فلکیات کے مطالعہ میں ریاضی اور فزکس کے علوم کا بہت بڑا حصہ ہے۔ فلکی اجسام مثلاً سورج، چاند اور ستاروں اور سیاروں کے علم کو علم فلکیات کہتے ہیں۔

میڈیسن:

سائنس کی اس شاخ میں جانداروں کے امراض کی تشخیص، طریقہ علاج اور ادویات کی تیاری کے متعلق بحث ہوتی ہے۔

جیوگرافی:

جیو کے معنی زمین اور گرافی کے معنی گراف بندی کرنے کے ہیں۔ گویا جیوگرافی کے تحت زمین کے مختلف حصوں یعنی خشکی، تری کے علاقے کی گراف بندی کی جاتی ہے۔

سوال نمبر 7: سائنس سے کیا مراد ہے؟ مفصل نوٹ لکھیں۔

جواب: سائنس ایک لاطینی لفظ ہے جس کا لغوی معنی ہے "حقائق کا اصلی شکل میں باقاعدہ مطالعہ کرنا۔ سائنس کا بنیادی اصول مشاہدہ واستدلال ہے۔ تجربات کی روشنی میں سائنسی قانون وضع کرنا سائنسی طریقہ کار کہلاتا ہے۔

سائنس اتنی ہی قدیم ہے جتنی کہ تاریخ۔ انسان کی تخلیق کے ساتھ ہی سائنس کی تاریخ

کا آغاز ہو گیا تھا۔ مختلف ادوار میں اشیاء کے بارے میں طرح طرح کی دریافتوں سے سائنس کے علم میں اضافہ ہوتا گیا۔

سائنس میں سب سے نمایاں ترقی یونانی دور میں ہوئی۔ یونانی فلاسفر دوسرے علوم کے ساتھ ساتھ علم سائنس میں بھی کافی مہارت رکھتے تھے۔ 600 سے 1400ء کا دور اسلامی کیمیا گری کا دور کہلاتا ہے۔ اس دور میں نت نئی معلومات اور دریافتیں حاصل کی گئیں اور بہت سے تجرباتی آلات عمل کشید مثلاً ریٹارٹ وغیرہ بنائے گئے۔ اس دور میں مسلمان سائنسدانوں نے پہلی مرتبہ علم کیمیا کو ایک تجرباتی سائنس کی حیثیت سے پیش کیا۔

بعدازاں کچھ ظالم لوگوں کے ہاتھوں جب عالم اسلام پر ظلم ڈھائے گئے جس کی وجہ سے مسلمان جو پچھلی سات صدیوں سے اہل علم ودانش کے امام تھے، پیچھے ہٹنے لگے اور یوں ان کی جگہ مغرب کے سائنس دانوں کا قبضہ ہو گیا۔ انہوں نے سائنسی روایات کو یورپ میں فروغ دینا شروع کر دیا جو آج تک قائم ہے۔

☆☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشہادۃ الثانویۃ العامۃ (میٹرک)

سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۳۷ھ/2016ء

﴿پہلا پرچہ: قرآن وتجوید﴾

وقت: تین گھنٹے — کل نمبر:۱۰۰

القسم الاوّل کے تمام سوالات اور القسم الثانی سے کوئی ایک سوال حل کریں۔

(القسم الاوّل ......قرآن)

سوال نمبر1: سورۃ الفاتحہ کا اُردو میں ترجمہ کریں؟ (۲۰)

سوال نمبر2: درج ذیل میں چار آیات مبارکہ کا ترجمہ کریں؟ ۴+۱۰=۴۰

(۱) وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝

(۲) وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

(۳) وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ ۝

(۴) وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

(۵) وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۭ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۝

(٦) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

سوال نمبر 3: درج ذیل الفاظ میں سے دس کے معانی لکھیں؟ (۱۰)

المغضوب، المفلحون، رعد، برق، الصواعق، الثمرات، فراشا، مطهرة، بعوضة، عدل، قسوة، العروة الوثقى، العظام ۔

(القسم الثانی ...... تجوید)

سوال نمبر 4:۔ (الف) حروف حلقی، حروف شفویہ اور حروف مدہ کی تعریف اور ہر ایک کی تعداد لکھیں؟ (۱۵)

(ب) اصول مخارج کتنے اور کون کون سے ہیں؟ وضاحت کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر 5:۔ (الف) نون ساکن اور نون تنوین میں فرق بیان کریں نیز ان کے قواعد میں سے کوئی ایک قاعدہ تحریر کریں؟ (۱۵)

(ب) درج ذیل میں سے تین حروف کے مخارج اور صفات لکھیں؟ (۱۵)

ب، د، ر، ط، ع، ک، م

☆☆☆☆

درجہ عامہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2016ء

﴿پہلا پرچہ: قرآن وتجوید﴾

(القسم الاوّل ...... قرآن)

سوال نمبر 1: سورۃ الفاتحہ کا اُردو میں ترجمہ کریں؟

جواب: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے اور جزاء کے دن کا مالک ہے، ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ تو ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت دے، ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا نہ ان کا جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ ہی گمراہوں کا۔

سوال نمبر 2: درج ذیل میں چار آیات مبارکہ کا ترجمہ کریں؟

(۱) وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ۝

(۲) وَقُلْنَا یٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝

(۳) وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِیْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِی السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕیْنَ ۝

(۴) وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝

(۵) وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ

وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ۝

(۶) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

جواب: ترجمۃ الآیات المبارکہ:

(۱) اور وہ لوگ جو ایمان لائے اس پر جو ہم نے آپ کی طرف نازل کیا اور جو آپ سے پہلے نازل کیا اور آخرت پر وہ یقین رکھتے ہیں۔

(۲) اور ہم نے کہا: اے آدم! تو اور تیری بیوی جنت میں ٹھہر جاؤ اور دونوں اس سے چپّا چپّا کھاؤ جہاں سے تم چاہو اور اس درخت کے تم قریب نہ جانا۔ پس ہو جاؤ گے تم حد سے بڑھنے والوں میں سے۔

(۳) اور تحقیق جان لیا تم نے ان لوگوں کو جنہوں نے سرکشی کی تم میں سے ہفتہ کے دن اور ہم نے ان سے کہا کہ تم راندھے ہوئے بندر بن جاؤ۔

(۴) اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور جو بھی تم کوئی بھلائی اپنے لیے آگے بھیجو گے تم اس کو اللہ کے ہاں پاؤ گے۔ بے شک اللہ اس کو جو تم عمل کرتے ہو، دیکھتا ہے۔

(۵) اور ضرور ضرور آزمائیں گے ہم تم کو خوف، بھوک، مال، جان اور پھلوں میں سے کمی کر کے کسی شئی کے ساتھ، اور صبر کرنے والوں کے لیے خوشخبری ہو۔

(۶) اے ایمان والو! خرچ کرو تم اس سے جو ہم نے تم کو رزق دیا قبل اس کے وہ دن آجائے کہ جس میں نہ سودا ہو، نہ دوستی اور نہ سفارش، اور کافر ہی ظالم ہیں۔

سوال نمبر 3: درج ذیل الفاظ میں سے دس کے معانی لکھیں؟

المغضوب، المفلحون، رعد، برق، الصواعق، الثمرت، فراشا، مطھرۃ، بعوضۃ، عدل، قسوۃ، العروۃ الوثقی، العظام ۔

جواب:

الفاظ	معانی
المغضوب	وہ جن پر غضب ہوا
المفلحون	فلاح پانے والے
رعد	گرج، کڑک
برق	بجلی
الصواعق	کڑک
الثمرت	پھل
فراشا	بچھونا
مطھرۃ	پاکیزہ
بعوضۃ	مچھر
عدل	انصاف
قسوۃ	سخت
العروۃ الوثقی	مضبوط کنڈا
العظام	ہڈیاں

(القسم الثانی ...... تجوید)

سوال نمبر 4:۔ (الف) حروف حلقی، حروف شفویہ اور حروف مدہ کی تعریف اور ہر ایک کی تعداد لکھیں؟

(ب) اصول مخارج کتنے اور کون کون سے ہیں؟ وضاحت کریں۔

جواب:

(الف) حروف حلقی: وہ حروف ہیں جو حلق سے ادا ہوتے ہیں، یہ چھ ہیں:

ہمزہ، ھا، عین، حاء، غین، خاء۔

حروف شفویہ: وہ حروف ہیں جو ہونٹوں سے ادا ہوتے ہوں، ان کی تعداد چار ہے:

۱-ب-۲-م-۳-و-۴-ف۔

حروف مدہ: وہ حرف ہیں جو ہوا پر ختم ہوں۔ ان کی تعداد تین ہے: و،ا،ی۔

(ب) اصول مخارج:

جواب: جواب حل شدہ پرچہ بابت 2014ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر5:۔ (الف) نون ساکن اور نون تنوین میں فرق بیان کریں نیز ان کے قواعد میں سے کوئی ایک قاعدہ تحریر کریں؟

جواب: (الف) نون ساکن اور نون تنوین میں فرق:

نون ساکن اور نون تنوین کے درمیان فرق چند وجوہ سے ہے۔

(۱) نون ساکن لکھا بھی جاتا ہے اور پڑھا بھی جاتا ہے جبکہ نون تنوین لکھا نہیں جاتا صرف پڑھا جاتا ہے۔

(۲) نون ساکن کلمہ کے درمیان میں آسکتا ہے اور آخر میں بھی جبکہ نون تنوین صرف آخر میں آتا ہے درمیان میں نہیں۔

(۳) نون ساکن اسم، فعل اور حرف تینوں میں آتا ہے جبکہ نون تنوین صرف اسم کے آخر میں آتا ہے۔

(۴) نون ساکن وقف اور وصل دونوں حالتوں میں پڑھا جاتا ہے جبکہ نون تنوین صرف وصل میں پڑھا جاتا ہے اور وقف کی صورت میں دو زبر ہوں تو الف سے بدل جاتا ہے اور دو زیر و دو پیش کی صورت میں حذف ہو جاتا ہے۔

قاعدہَ اظہار:

اظہار کا لغوی معنیٰ ہے ظاہر کرنا۔ اصطلاح میں حرف کو اس کے مخرج سے بغیر کسی تغیر اور غنہ کے ادا کرنے کو اظہار کہتے ہیں۔ جب نون ساکن اور نون تنوین کے بعد حروف حلقی میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں اظہار ہوتا ہے۔ اس کو اظہار حلقی کہتے ہیں جیسے مِنْ اَجَلٍ، اَنْعَمْتَ وغیرہ۔

(ب) درج ذیل میں سے تین حروف کے مخارج اور صفات لکھیں؟

حروف	مخارج			صفات			
ب	دونوں ہونٹوں کی تری سے	جہر	شدت	استفال	انفتاح	ازلاق	قلقلہ
د	نوک زبان اور ثنایا علیا کی جڑ	جہر	شدت	استفال	انفتاح	اصمات	قلقلہ
ر	نوک زبان مائل بہ پشت اور مقابل کا تالو	جہر	توسط	استفال	انفتاح	ازلاق	تکریر
ط	نوک زبان اور ثنایا علیا کی جڑیں	جہر	شدت	استعلاء	اطباق	اصمات	قلقلہ
ع	وسط زبان	جہر	توسط	استفال	الفتاح	اصمات	
ک	زبان کی جڑ اور تالو کا سخت حصہ	ہمس	شدت	استفال	الفتاح	اصمات	
م	دونوں ہونٹوں کے خشک حصے	جہر	توسط	استفال	الفتاح	ازلاق	

☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشہادۃ الثانویۃ العامۃ (میٹرک)

سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۳۷ھ/2016ء

﴿دوسرا پرچہ: حدیث وعربی ادب﴾

وقت: تین گھنٹے　　کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: قسم اول کے تمام سوالات اور قسم ثانی سے کوئی دو سوالات حل کریں۔

(القسم الاوّل ...... حدیث)

سوال نمبر1:۔ درج ذیل میں سے کسی دو احادیث مبارکہ کا ترجمہ تحریر کریں؟ ۳۰

(۱) عن عبدالله بن عمر رضی الله عنه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: بنی الاسلام علی خمس: شهادة أن لااله الا الله، وان محمدا رسول الله، واقام الصلاة، وایتاء الزكاة، وحج البیت، وصوم رمضان ۔

(۲) عن ابی هریرة رضی الله عنه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: مانهیتكم عنه فاجتنبوه وما امر تكم به فاتو امنه ما استطعتم فانما أهلك الذین من قبلكم كثرة مسائلهم واختلافهم علی انبیائهم ۔

(۳) عن ابی هریرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: من کا یؤمن بالله والیوم الاخر فلیقل خیراولیصمت و من كان یؤمن بالله والیوم الأخر فلیكرم جاره ومن كان یؤمن بالله والیوم الأخر فلیكرم ضیفه ۔

سوال نمبر 2:۔ مذکورہ احادیث مبارکہ کے علاوہ اربعین نووی میں سے کوئی دو احادیث مبارکہ تحریر کریں جو زبانی یاد ہوں؟ (۲۰)

(القسم الثانی ...... عربی ادب)

سوال نمبر3:۔ (الف) درج ذیل میں سے پانچ جملوں کا اُردو میں ترجمہ کریں؟ ۱۰

(۱) هذا حصیر مسجد (۲) اقرأفی كتابی (۳) زید یصلی فی المسجد (۴) صدیقی یتلو القرآن (۵) هذا باب المسجد (۶) انا اكتب بالقلم (۷) الطفل یطلب الماء ۔

(ب) درج ذیل میں سے تین الفاظ کو مفید عربی جملوں میں استعمال کریں؟ (۵۱)

(۱) حدیقة (۲) شجرة (۳) سبورة (۴) صغیره (۵) شاة

سوال نمبر4:۔ (الف) درج ذیل میں سے پانچ مذکر کے مؤنث اور مؤنث کے مذکر تحریر کریں؟ (۱۰)

(۱) كبیرة (۲) طفل (۳) أب (۴) فریضة (۵) اخ (۶) جدة (۷) ضیفة ۔

(ب) درج ذیل میں سے کسی تین جملوں کی عربی بنائیں؟ (۱۵)

(۱) یہ خالد کی کتاب ہے (۲) وہ بچے کا قلم ہے (۳) تم اپنی کتاب میں پڑھو (۴) زید پڑھتا ہے (۵) میں قلم کے ساتھ لکھتا ہوں۔

سوال نمبر5:۔ (الف) عربی میں ہفتہ کے دنوں کے نام تحریر کریں؟ (۱۰)

(ب) درج ذیل میں سے تین سوالات کے عربی میں جوابات لکھیں؟ (۱۵)

(۱) هل تقرء كتابك؟ (۲) هل تكتب بالقلم؟ (۳) هل اذخل فی الغرفة؟ (۴) هل تصلی فی المسجد؟ (۵) این تذهب؟

☆☆☆☆

درجہ عامہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2016ء

﴿دوسرا پرچہ: حدیث وعربی ادب﴾

(القسم الاوّل ...... حدیث)

سوال نمبر 1:۔ درج ذیل میں سے کسی دو احادیثِ مبارکہ کا ترجمہ تحریر کریں؟

(۱) عن عبدالله بن عمر رضی الله عنه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: بنی الاسلام علی خمس: شهادة أن لااله الا الله، وان محمدا رسول الله، واقام الصلاة، وایتاء الزکاة، وحج البیت، وصوم رمضان .

(۲) عن ابی هریرة رضی الله عنه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: مانهیتکم عنه فاجتنبوه وما امر تکم به فأتو امنه ما استطعتم فانما أهلك الذین من قبلکم کثرة مسائلهم واختلافهم علی انبیائهم .

(۳) عن ابی هریرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: من کا یؤمن بالله والیوم الاخر فلیقل خیرا اولیصمت و من کان یؤمن بالله والیوم الأخر فلیکرم جاره ومن کان یؤمن بالله والیوم الأخر فلیکرم ضیفه .

جواب: ترجمۃ الاحادیث المبارکۃ:

(الف) ”حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: گواہی دینا اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد اللہ کے رسول ہیں۔ نماز قائم

کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا“۔

(ب) جواب حل شدہ پرچہ بابت 2014ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ج) حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے چاہیے کہ وہ اچھی بات کہے یا پھر چپ رہے، جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے چاہیے کہ وہ اپنے ہمسائے کی عزت کرے اور جو بندہ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے چاہیے کہ وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔

سوال نمبر 2: مذکورہ حدیثوں کے علاوہ اربعین نووی سے کوئی دو احادیث مبارکہ لکھیں؟

جواب: (۱) ”اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہمارے اس دین میں وہ نئی چیز ایجاد کرے جو اس کا حصہ نہ ہو تو وہ چیز مردود ہوگی“۔

(۲) ”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے یہ حکم دیا گیا کہ (غیر مسلم) لوگوں کے ساتھ جنگ کروں یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد اللہ کے رسول ہیں، وہ نماز قائم کریں زکوٰۃ ادا کریں۔ پس جب انہوں نے یہ کرلیا تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور مال محفوظ کر لیے مگر اسلام کا حق رہے گا اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔

(القسم الثانی ...... عربی ادب)

سوال نمبر 3:۔ (الف) درج ذیل میں سے پانچ جملوں کا اُردو میں ترجمہ کریں؟

(۱) هذا حصیر مسجد (۲) اقرافی کتابی (۳) زید یصلی فی المسجد (۴) صدیقی یتلو القرآن (۵) هذا باب المسجد (۶) انا اکتب بالقلم (۷) الطفل یطلب ایماء .

(ب) درج ذیل میں سے تین الفاظ کو مفید عربی جملوں میں استعمال کریں؟

(۱) حدیقة (۲) شجرة (۳) سبورة (۴) صغیرہ (۵) شاة

جواب:

(الف) جملوں کا اُردو ترجمہ:

(۱) یہ مسجد کی چٹائی ہے (۲) میں اپنی کتاب میں پڑھتا ہوں (۳) زید مسجد میں نماز پڑھتا ہے (۴) میرا دوست قرآن کی تلاوت کرتا ہے (۵) یہ مسجد کا دروازہ ہے (۶) میں قلم کے ساتھ لکھتا ہو (۷) بچہ پانی طلب کرتا ہے۔

(ب) الفاظ کا جملوں میں استعمال:

الفاظ	جملے	معانی
حدیقةٌ	فی حدیقة الحیوان حیوان مختلف	چڑیا گھر میں مختلف جانور ہوتے ہیں
شجرةٌ	هذه شجرة	یہ درخت ہے
سبورةٌ	تلك السبورة	وہ تختہ سیاہ ہے
صغیرةٌ	هذه شاة صغیرة	وہ چھوٹی بکری ہے
شاةٌ	هذه شاة صغیرة	وہ چھوٹی بکری ہے

سوال نمبر4:۔ (الف) درج ذیل میں سے پانچ مذکر کے مؤنث اور مؤنث کے مذکر تحریر کریں؟

(۱) کبیر ة (۲) طفل (۳) اب (۴) فریضة (۵) اخ (۶) جدة (۷) ضیفة۔

(ب) درج ذیل میں سے کسی تین جملوں کی عربی بنائیں؟

(۱) یہ خالد کی کتاب ہے (۲) وہ بچے کا قلم ہے (۳) تم اپنی کتاب میں پڑھو (۴) زید پڑھتا ہے (۵) میں قلم کے ساتھ لکھتا ہوں۔

جواب:

(الف) مذکر کے مؤنث ومؤنث کے مذکر:

كَبِيْرَةٌ	كَبِيْرٌ
طِفْلٌ	طِفْلَةٌ
اَبٌ	اُمٌّ
فَرِيْضَةٌ	فَرْضٌ
اَخٌ	اُخْتٌ
جَدَّةٌ	جَدٌّ
ضَيْفَةٌ	ضَيْفٌ

(ب) جملوں کی عربی:

(۱) هٰذَا كِتَابٌ خَالِدٌ (۲) ذٰلِكَ قَلَمُ صَبِيٍّ

(۳) اِقْرَءْ فِيْ كِتَابِكَ (۴) زَيْدٌ يَقْرَأُ (۵) اَنَا اَكْتُبُ بِقَلَمٍ

سوال نمبر5:۔ (الف) عربی میں ہفتہ کے دنوں کے تحریر کریں؟

(ب) درج ذیل میں سے تین سوالات کے عربی میں جوابات لکھیں۔

(۱) هَلْ تَقْرَءُ كِتَابَكَ؟ (۲) هَلْ تَكْتُبُ بِالْقَلَمِ؟ (۳) هَلْ اَدْخُلُ الْغُرْفَةَ؟
(۴) هَلْ تُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ؟ (۵) اَيْنَ تَذْهَبُ؟

جواب: (الف) دنوں کا نام:

یوم الاحد، یوم الاثنین، یوم الثلاثة، یوم الاربع، یوم الخمیس، یوم الجمعة، یوم السبت۔

(ب) عربی جواب:

(۱) نَعَمْ، اَقْرَءُ كِتَابِيْ (۲) نَعَمْ! اَنَا اُكْتُبٌ بِالْقَلَمِ (۳) نَعَمْ! اَنْتَ تَدْخُلُ فِي الْغُرْفَةِ (۴) نَعَمْ! اَنَا اُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ (۵) اَنَا اَذْهَبُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ

☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية العامة (میٹرک)

سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۳۷ھ/2016ء

﴿تیسرا پرچہ: عقائد وفقہ﴾

وقت: تین گھنٹے — کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: دونوں قسموں سے کوئی دو، دو سوال حل کریں۔

(القسم الاوّل ...... عقائد)

سوال نمبر 1:۔(۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی پانچ خصائص وفضائل تحریر کریں؟ (۱۰)

(۲) آسمانی کتابیں کتنی اور کون کون سی ہیں؟ کن کن انبیاء پر اور کون کون سی زبانوں میں نازل ہوئیں؟ (۱۵)

سوال نمبر 2:۔(۱) امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں آپ کیا جانتی ہیں؟ سپرد قلم کریں؟ (۱۰)

(۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کبریٰ کی تشریح کریں نیز آپ کی شفاعت کے بارے میں عقیدہ تحریر کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر 3:۔(۱) کسی ایک گمراہ فرقے کے بارے میں تفصیلاً نوٹ لکھیں؟ (۱۰)

(۲) بدعت کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟ مع تعریفات وامثلہ تحریر کریں؟ (۱۵)

(القسم الثانی ...... فقہ)

سوال نمبر 4:۔(۱) وضو کے فضائل میں کوئی دو احادیث مبارکہ سپرد قلم کریں؟ (۱۰)

(۲) وضو کرنے کا مسنون طریقہ تحریر کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر 5:۔(۱) تیمم کے فرائض ذکر کرنے کے بعد تیمّم کرنے کا مسنون طریقہ لکھیں؟ (۱۰)

(۲) نماز کے واجبات کتنے ہیں ان میں سے کوئی دس تحریر کریں؟

سوال نمبر 6:۔(۱) شوہر اور بیوی کے ایک دوسرے پر کوئی پانچ پانچ حقوق سپرد قلم کریں؟ (۱۰)

(۲) پردہ سے متعلق کوئی ایک آیت مبارکہ اور دو احادیث مبارکہ تحریر کریں؟ (۱۵)

☆☆☆☆

درجہ عامہ (اوّل) برائے طالبات بابت 2016ء

﴿تیسرا پرچہ: عقائد وفقہ﴾

(القسم الاوّل...... عقائد)

سوال نمبر 1:۔(۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی پانچ خصائص وفضائل تحریر کریں؟(۱۰)

(۲) آسمانی کتابیں کتنی اور کون کون سی ہیں؟ کن کن انبیاء پر اور کون کون سی زبانوں میں نازل ہوئیں؟(۱۵)

جواب:

(الف) خصائص حضور صلی اللہ علیہ وسلم:۔

۱-سب سے پہلے جن کو نبوت ملی وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک ہیں۔

۲-قیامت کے روز سب سے پہلے قبر سے آپ اٹھیں گے۔

۳-شفاعت کی اجازت سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی جائے گی۔

۴-پل صراط سے سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو لے کر گزریں گے۔

۵-حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ مقام محمود عطا فرمائے گا تو تمام اوّلین وآخرین آپ کی ستائش کریں گے۔

(ب) آسمانی کتابیں:

مشہور آسمانی کتابیں چار ہیں:

۱-قرآن پاک: حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر عربی زبان میں نازل ہوا۔

۲-انجیل: حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر سیرانی زبان میں نازل ہوئی۔

۳-زبور: حضرت داؤد علیہ السلام پر عبرانی زبان میں نازل ہوئی۔

۴-توراۃ: حضرت موسیٰ علیہ السلام پر عبرانی زبان میں نازل ہوئی۔

سوال نمبر 2:۔(۱) امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں آپ کیا جانتی ہیں؟ سپرد قلم کریں؟

(۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کبریٰ کی تشریح کریں نیز آپ کی شفاعت کے بارے میں عقیدہ تحریر کریں؟

جواب:

(الف) حضرت امام مہدی کا کچھ تعاوف: حضرت امام مہدی آئمہ اثنا عشر میں آخری امام اور خلیفۃ اللہ ہیں۔ آپ کا اسم گرامی محمد جبکہ والد کا نام عبداللہ اور ماں کا نام آمنہ ہوگا۔ نسب کے لحاظ سے آپ سید حسینی حضرت فاطمہ کی اولاد سے ہوں گے۔ چالیس سال کی عمر میں آپ کا ظہور ہوگا' آپ کی خلافت تقریباً آٹھ سال کی ہوگی۔ اس کے بعد آپ کا وصال ہوگا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کی نماز جنازہ پڑھائیں گے۔

آپ کے ظہور کا اجمالی بیان یہ ہے جب قیامت کی علامت صغریٰ واقع ہو چکی ہوگی، نصاریٰ کا غلبہ ہوگا۔ حرمین شریفین کے علاوہ دنیا کی ہر جگہ کفر کا تسلط ہوگا۔ اس وقت تمام ابدال، اولیاء سمٹ کر حرمین شریفین کو ہجرت کر جائیں گے، صرف اسی جگہ اسلام رہے گا۔ رمضان کا مہینہ ہوگا' ابدال طواف کعبہ میں مصروف ہوں گے اور آپ بھی وہاں موجود ہوں گے۔ اولیاء انہیں پہچان کر سب ان کی بیعت کریں گے، وہ انکار کریں گے۔ اچانک آواز آئے گی کہ ''یہ اللہ کا خلیفہ ہے۔ اس کی بات سنو اور اس کا حکم مانو''۔ تمام لوگ ان کے دست مبارکہ پر بیعت کریں گے اور آپ سب کو لے کر شام تشریف لے جائیں گے۔ افواج اسلام کی خبر سن کر کفار بھی لشکر جرار کے ساتھ شام پہنچ جائیں گے۔ پھر جنگ عظیم ہوگی۔ چوتھے روز مسلمانوں کو فتح ہوگی اور قسطنطنیہ بھی فتح ہو جائے گا۔ ناگاہ شیطان پکارے گا کہ تمہارے گھروں میں دجال آگیا' مسلمان پلٹیں گے۔ پھر جب لشکر اسلام قسطنطنیہ سے روانہ

ہوگا اور شام میں آئے گا' تو اس جنگ عظیم کے ساتویں سال دجال ظاہر ہوگا۔

(ب) شفاعت کبریٰ کی تشریح: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی کئی اقسام ہیں۔ان میں سے ایک شفاعت کبریٰ ہے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ شفاعت جو تمام مخلوق مومن، کافر، فرمانبردار، غیر فرمانبردار، موافق ومخالف اور دوست ودشمن سب کے لیے ہوگی۔انتظار حساب جو سخت تکلیف دہ ہوگا جس کے لیے لوگ تمنا کریں گے کہ کاش جہنم میں پھینک دیئے جاتے اور اس انتظار سے نجات پاتے۔اس مصیبت سے چھٹکارا کافروں کو بھی حضور کی بدولت ملے گا۔جس پر تمام کے تمام لوگ حضور کی تعریف کریں گے اس کا نام مقام محمود ہے۔یہ مرتبہ شفاعت کبریٰ بھی حضور کے خصائص میں سے ہے۔

عقیدہ: ہر قسم کی شفاعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ثابت ہے۔بکثرت آیات اور احادیث مبارکہ اس پر دال ہیں۔اس کا انکار وہی کرے جو بد مذہب وگمراہ ہے۔قرآن میں جس شفاعت کی نفی کی گئی ہے وہ بتوں اور کافروں کی شفاعت ہے۔اللہ تعالیٰ نے جو حکم کافروں کے لیے صادر فرمایا وہ حکم اس کے محبوب بندوں اور مقرب بندوں پر لگانا' بہتان اور نئی شریعت گھڑنا ہے۔

سوال نمبر 3:۔(۱) کسی ایک گمراہ فرقے کے بارے میں تفصیلاً نوٹ لکھیں؟

(۲) بدعت کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟ مع تعریفات وامثلہ تحریر کریں؟

جواب: (الف) گمراہ فرقہ: (قادیانی)

یہ فرقہ مرزا غلام احمد قادیانی کا پیروکار ہے، جو اپنے آپ کو نبی اور رسول بتاتا تھا۔ اپنے کلام کو کلام الٰہی کہتا اور انبیاء علیہم السلام کی شان میں نہایت بے باکی کے ساتھ گستاخیاں کرتا، خصوصاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ طیبہ طاہرہ حضرت مریم علیہا السلام کی شان اقدس میں اس طرح بکواس کرتا کہ عام مسلمان کا اس سے دل دہل جاتا تھا۔بہت سارے انبیاء کی اس نے تکذیب کی۔ایسے شخص کے کفر میں کوئی شک نہیں بلکہ جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔اللہ تعالیٰ ایسے گمراہ فرقے سے اپنے حفظ وامان میں رکھے۔ان سادہ لوگوں کو ہدایت دے جو ان کی صریح کفریات جان کر بھی ان کی

پیروی کرتے ہیں۔

(ب) اقسام بدعت: بدعت کی دو قسمیں ہیں:

بدعت حسنہ: اس کو بدعت محمودہ بھی کہتے ہیں۔یہ وہ نو پید (نئی) بات ہے جو کتاب اللہ' حدیث رسول اور اجماع امت کے خلاف نہ ہو جیسے عمدہ لذیذ کھانے' مدارس کا قیام' صرف ونحو کا پڑھنا اور دیدہ زیب لباس وغیرہ

بدعت ضلالت: اس کو بدعت سیۂ بھی کہتے ہیں۔یہ وہ نئی بات ہے جو قرآن وحدیث اور اجماع کے خلاف ہو جیسے داڑھی کٹوانا اور نمائش کے لیے مسجدوں کی زیبائش وغیرہ۔

(القسم الثانی ...... فقه)

سوال نمبر 4:۔(۱) وضو کے فضائل میں کوئی دو احادیث مبارکہ سپرد قلم کریں؟

(۲) وضو کرنے کا مسنون طریقہ تحریر کریں؟

جواب: (الف) وضو میں احادیث مبارکہ:

۱-جو شخص سخت سردی میں کامل وضو کرے اس کے لیے دوگنا ثواب ہے۔

۲-جو شخص وضو پر وضو کرے اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

(ب) مسنون طریقہ:

وضو کی نیت کریں پھر قبلہ رو ہو کر اونچی جگہ پر بیٹھیں۔بسم اللہ سے ابتداء کریں۔ پھر دونوں ہاتھ تین مرتبہ پہنچوں تک دھوئیں، پھر تین مرتبہ مسواک کریں۔پھر تین تمام منہ کے اندر اچھی طرح کلی کریں' روزہ نہ ہو تو مبالغہ کرنا سنت ہے۔پھر تین بار ناک میں پانی ڈالیں' بائیں ہاتھ کی چھنگلی سے ناک صاف کریں۔اس میں بھی روزہ نہ ہونے کی صورت میں مبالغہ کریں۔پھر تین مرتبہ چہرہ دھوئیں اس طرح کہ بال برابر بھی کوئی جگہ خشک نہ رہے۔پھر دایاں ہاتھ کہنیوں تک تین مرتبہ دھوئیں۔اسی طرح بایاں ہاتھ تین مرتبہ دھوئیں کہ بال برابر بھی کوئی جگہ خشک نہ رہے ورنہ وضو نہ ہوگا۔اس کے بعد تمام سر کا مسح کریں، اس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کا انگوٹھا اور کلمہ کی انگلی چھوڑ کر ایک ہاتھ کی باقی انگلیوں کے سرے دوسرے ہاتھ کی تینوں انگلیوں کے سرے سے ملائیں اور پیشانی کے بال پر رکھ کر

گدی تک اس طرح کھینچیں کہ ہتھیلیاں سر سے جدا رہیں۔ پھر وہاں سے مسح کرتے ہوئے پیشانی کی طرف واپس آئیں اور کلمہ کی انگلیاں کانوں کے پیٹ میں اور انگوٹھے کانوں کی پشت پر پھیریں۔ پھر دونوں ہاتھوں کی پشت سے گردن کا مسح کریں۔ بعدازاں تین تین بار پہلے دایاں پاؤں ٹخنوں تک دھوئیں پھر بایاں پاؤں۔ پاؤں دھوتے وقت انگلیوں کا خلال بھی کریں۔

سوال نمبر 5:۔(۱) تیمم کے فرائض ذکر کرنے کے بعد تیمم کرنے کا مسنون طریقہ لکھیں؟

(۲) نماز کے واجبات کتنے ہیں ان میں سے کوئی دس تحریر کریں؟

جواب:

الف) تیمم کے فرائض: تیمم کے تین فرائض ہیں:

۱-نیت کرنا ۲- پہلی ضرب کے ساتھ چہرے کا مسح کرنا ۳- دوسری ضرب کے ساتھ دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرنا۔

تیمم کرنے کا مسنون طریقہ:

نیت کر کے دونوں ہاتھ زمین پر یا جنس زمین پر رکھ کر ہاتھوں کی انگلیوں کو کھلی رکھ کر پہلے آگے کی طرف لے جائیں پھر پیچھے کی طرف لائیں۔ پھر زمین سے ہاتھ اٹھا کر دونوں انگوٹھوں کی جڑیں ایک دوسرے کے ساتھ مار کر جھاڑیں تا کہ اس کا چہرہ خاک آلود نہ ہو۔ پھر دونوں ہاتھوں سے اس طرح مسح کریں کہ کوئی جگہ خالی نہ رہ جائے، پھر دوسری دفعہ دونوں ہاتھ زمین پر رگڑیں۔ پہلے دائیں ہاتھ کو مسح کریں، پھر بائیں ہاتھ کا اس طرح کی بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ چار انگلیوں کا پیٹ دائیں ہاتھ کی پشت پر رکھے اور انگلیوں کے سرے سے کہنیوں تک لے جائیں۔ پھر وہاں سے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے دائیں ہاتھ کے پیٹ کے چھوتے ہوئے گٹے تک لائیں اور بائیں انگوٹھے کے پیٹ سے دائیں انگوٹھے کی پشت کا مسح کریں یوں دائیں ہاتھ سے بائیں کا مسح کرے۔

(ب) نماز کے واجبات: نماز کے واجبات اٹھارہ ہیں جن میں 10 یہ ہیں:

۱-تکبیر تحریمہ میں لفظ اللہ اکبر کہنا۔ ۲-الحمد اللہ پڑھنا۔ ۳-سورت ملانا۔ ۴-سورۃ فاتحہ کا سورت سے مقدم ہونا۔ ۵- حمد اور سورت کے درمیان کسی اور چیز کا حائل نہ ہونا۔ ۶-قرأت سے فارغ ہوتے ہی رکوع کرنا۔ ۷- تعدیل ارکان۔ ۸-قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہو۔ ۹-جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا۔ ۱۰- پہلا قعدہ۔

سوال نمبر 6:۔(۱) شوہر اور بیوی کے ایک دوسرے پر کوئی پانچ پانچ حقوق سپرد قلم کریں؟(۱۰)

(۲) پردہ سے متعلق کوئی ایک آیت مبارکہ اور دو احادیث مبارکہ تحریر کریں؟

جواب:

(الف) شوہر کے حقوق:

۱-شوہر کی غیر موجودگی میں اس کی عزت و ناموس اور اس کے مال و جائیداد کی حفاظت کرے۔

۲- اپنے شوہر کی اطاعت گزار اور فرمانبردار ہو۔

۳-سلیقہ شعار ہو کر اس کے مال کو برباد نہ کرے۔

۴-شوہر کے حقوق صحیح طرح ادا کرے۔

۵-اس کے بستر کو نہ چھوڑے۔

۶-شوہر کی قسم کو سچا کرے۔

۷-اس کی اجازت کے بغیر گھر سے نہ نکلے۔

۸-ایسے شخص کو گھر نہ آنے دے جو شوہر کو ناپسند ہو۔

بیوی کے حقوق:

۱-جب خود کھائے تو اس کو بھی کھلائے۔

۲-جیسا کپڑا خود پہنے اس کو بھی پہنائے۔

۳-اس کے منہ پر تھپڑ نہ مارے اور برا بھلا نہ کہے۔

۴-اس کو گھر سے علیحدہ نہ کرے۔

۵-نان ونفقہ کا خیال رکھے۔

۶-اس کے ساتھ پیار، محبت اور فرمانبرداری نبھائے۔

(ب) پردے کے متعلق آیت مبارکہ:

"قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ...... اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى: لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ.

۲-يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ.

احادیث مبارکہ:

۱-رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورتوں کو گھر سے باہر جانے کی کوئی اجازت نہیں سوائے اس کے کہ وہ مجبور ہوں''۔

۲-عورت، عورت ہے یعنی چھپانے کی چیز ہے جب وہ باہر نکلتی ہے تو اسے شیطان جھانک کر دیکھتا ہے یعنی اسے دیکھنا شیطانی کام ہے۔

۳-''ایک مرد دوسرے کا ستر نہ دیکھے اور نہ ایک عورت دوسری عورت کا ستر دیکھے''۔

☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية العامة (میٹرک)

سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۳۷ھ/2016ء

﴿چوتھا پرچہ: صرف﴾

وقت: تین گھنٹے — کل نمبر: ۱۰۰

آخری سوال لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو سوال حل کریں

سوال نمبر 1:۔(ا) زمانہ کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ مع تعریفات وامثلہ تحریر کریں؟ (۱۵)

(۲) مفعول بے کے اعتبار سے فعل کی اقسام مع تعریفات وامثلہ سپرد قلم کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر 2:۔(ا) فعل ماضی کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں نیز ان میں سے کسی ایک کے بنانے کا طریقہ لکھیں؟ (۱۵)

(۲) لفظ ''لَمْ'' کا لفظی ومعنوی عمل بیان کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر 3:۔(ا) ضَرَبَ يَضْرِبُ سے فعل نہی غائب ومتکلم معلوم کی گردان مع معنی لکھیں؟ (۱۵)

سوال نمبر 4:۔(الف) درج ذیل میں سے کوئی چار صیغے حل کریں؟ (۲۰)

مَاضَرَبْنَ، طَالِبَاتٌ، مِفْتَحٌ، لَنْ تَنْصُرِیْ، اِسْمَعْنَ، اَشْرَفُ

(ب) درج ذیل میں سے چار کی عربی بنائیں؟ (۲۰)

(۱) تو ایک عورت مدد کی گئی (۲) اس ایک عورت نے نہیں کھولا (۳) ہم سب کھولتی ہیں (۴) تو ایک عورت سنتی ہے (۵) وہ ایک عورت نہ سنے۔

درجہ عامہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2016ء

﴿چوتھا پرچہ: صرف﴾

سوال نمبر 1:۔(۱) زمانہ کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ مع تعریفات وامثلہ تحریر کریں؟

(۲) مفعول بہ کے اعتبار سے فعل کی اقسام مع تعریفات وامثلہ سپرد قلم کریں؟

جواب:

(الف) زمانہ کی اقسام: زمانہ کی تین اقسام ہیں، جو درج ذیل ہیں:

۱-ماضی یعنی گزرا ہوا زمانہ۔ ۲-حال یعنی موجودہ زمانہ۔ ۳-مستقبل یعنی آئندہ زمانہ۔

لہٰذا ماضی وہ فعل ہے جو گزرے ہوئے زمانہ پر دلالت کرے جیسے: ضَرَبَ۔

مضارع وہ فعل ہے جو موجودہ یا آئندہ زمانے پر دلالت کرے جیسے: یَضْرِبُ، مارتا ہے یا مارے گا وہ ایک مرد۔

(ب) مفعول بہ کے اعتبار سے فعل کی اقسام:

مفعول کے اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں:

۱-فعل لازم ۲-فعل متعدی

فعل لازم: وہ فعل ہے جو فاعل پر ہی پورا ہو جائے، مفعول بہ کا تقاضا نہ کرے جیسے: جَلَسَ زَیْدٌ (زید بیٹھا)

فعل متعدی: وہ فعل ہے جو فاعل کے ساتھ ساتھ مفعول بہ کو بھی چاہے جیسے: ضَرَبَ

زَیْدٌ عَمْرًوا (زید نے عمرو کو مارا)

سوال نمبر 2:۔(۱) فعل ماضی کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں نیز ان میں سے کسی ایک کے بنانے کا طریقہ لکھیں؟

(۲) لفظ ''لَمْ'' کا لفظی ومعنوی عمل بیان کریں؟

جواب:

(الف) فعل ماضی کی اقسام: ماضی کی چھ اقسام ہیں جو درج ذیل ہیں:

۱-ماضی مطلق۔ ۲-ماضی قریب۔ ۳-ماضی بعید۔ ۴-ماضی استمراری۔ ۵-ماضی تمنائی۔ ۶-ماضی احتمالی۔

ماضی قریب بنانے کا طریقہ: ماضی مطلق کے شروع میں لفظ ''قَدْ'' لگانے سے ماضی قریب بن جاتی ہے جیسے: قَدْ ضَرَبَ۔

(ب) لَمْ کا لفظی عمل: لفظ لَمْ فعل مضارع کے شروع میں داخل ہوکر پانچ صیغوں کے آخر میں جزم دیتا ہے۔ ان پانچ کے آخر میں حرف علت ہو تو اس کو گرا دیتا ہے۔ سات صیغوں کے آخر سے نون اعرابی گرا دیتا ہے اور دو صیغوں میں کچھ عمل نہیں کرتا۔

معنوی عمل: لفظ لَمْ فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے۔

سوال نمبر 3:۔(۱) ضَرَبَ یَضْرِبُ سے فعل نہی غائب ومتکلم معلوم کی گردان مع معنی لکھیں؟

جواب:

(الف) ضَرَبَ یَضْرِبُ سے فعل نہی کی گردان:

لَا یَضْرِبْ	وہ ایک مرد نہ مارے
لَا یَضْرِبَا	وہ دو مرد نہ ماریں
لَا یَضْرِبُوْا	وہ سب مرد نہ ماریں
لَا تَضْرِبْ	وہ ایک عورت نہ مارے
لَا تَضْرِبَا	وہ دو عورتیں نہ ماریں

لَا یَضْرِبْنَ	وہ سب عورتیں نہ ماریں
لَا اَضْرِبُ	میں ایک مرد یا ایک عورت نہ ماروں
لَا نَضْرِبُ	ہم سب مرد یا سب عورتیں نہ ماریں

(ب) ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق بے ہمزہ وصل کے ابواب:

ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق بے ہمزہ وصل کے پانچ ابواب ہیں جو درج ذیل ہیں:

۱-اِفْعَالٌ جیسے: اِکْرَامٌ

۲-تَفْعِیْلٌ جیسے: تَعْرِیْفٌ

۳-مُفَاعَلَةٌ جیسے: مُقَاتَلَةٌ

۴-تَفَعُّلٌ جیسے: تَقَبُّلٌ

۵-تَفَاعُلٌ جیسے: تَقَابُلٌ

سوال نمبر 4:۔(الف) درج ذیل میں سے کوئی چار صیغے حل کریں؟

جواب:

مَاضَرَبْنَ: صیغہ جمع مؤنث غائب بحث فعل ماضی منفی معروف ثلاثی مجرد صحیح از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ

طَالِبَاتٌ: صیغہ جمع مؤنث اسم فاعل صحیح از باب نَصَرَ یَنْصُرُ ۔

مِفْتَحٌ: صیغہ واحد اسم آلہ ثلاثی مجرد از باب فَتَحَ یَفْتَحُ ۔

لَنْ تَنْصُرِیْ: صیغہ واحد مؤنث حاضر بحث نفی تاکید بلن ناصبہ ثلاثی مجرد از باب نَصَرَ یَنْصُرُ ۔

اِسْمَعْنَ: صیغہ جمع مؤنث بحث فعل امر حاضر معروف ثلاثی مجرد از باب سَمِعَ یَسْمَعُ ۔

اَشْرَفُ: صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل ثلاثی مجرد از باب شَرُفَ یَشْرُفُ ۔

(ب) درج ذیل میں سے چار کی عربی بنائیں؟

جواب:

	اُردو جملے	عربی جملے
۱	تو ایک عورت مدد کی گئی	نُصِرْتِ
۲	اس ایک عورت نے نہیں کھولا	مَا فَتَحَتْ
۳	ہم سب کھولتی ہیں	نَفْتَحُ
۴	تو ایک عورت سنتی ہے	تَسْمَعِيْنَ
۵	وہ ایک عورت نہ سنے	لَا تَسْمَعْ

☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنت) پاکستان

سالانہ امتحان الشھادۃ الثانویۃ العامۃ (میٹرک)

سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۳۷ھ/2016ء

﴿پانچواں پرچہ: نحو﴾

وقت: تین گھنٹے — کل نمبر: ۱۰۰

آخری سوال لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر 1:۔(ا) حرف کی علامت ذکر کرنے کے بعد حرف کا فائدہ لکھیں؟ (۱۵)

(۲) جملہ خبریہ کی تعریف کریں نیز اس کی اقسام مع تعریفات و امثلہ سپرد قلم کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر 2:۔(ا) مرکب غیر مفید کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟ تعریفیں کریں اور مثالیں بھی دیں؟ (۱۵)

(۲) معرب و مبنی کی تعریف کریں نیز بتائیں کہ مبنی الاصل کتنی اور کون کون سی چیزیں ہیں؟ (۱۵)

سوال نمبر 3:۔(ا) اسمائے افعال کی تعریف کر کے اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی تحریر کریں؟ (۱۵)

(۲) اسمائے کنایات کی تعریف کریں اور کم کی قسمیں سپرد قلم کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر 4:۔(الف) درج ذیل میں سے کسی چار اصطلاحات کی تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟ (۲۰)

(۱) فاعل (۲) مبتداء (۳) خبر

(۴) مفعول مطلق (۵) حال (۶) تمیز۔

(ب) درج ذیل مرکبات میں سے کسی دو کی ترکیب کریں؟ (۲۰)

(۱) ذَهَبْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ

(۲) عَلِمَ زَيْدٌ

(۳) زَيْدٌ كَتَبَ

☆☆☆☆☆

درجہ عامہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2016ء

﴿پانچواں پرچہ: نحو﴾

سوال نمبر 1:۔(۱) حرف کی علامت ذکر کرنے کے بعد حرف کا فائدہ لکھیں؟

(۲) جملہ خبریہ کی تعریف کریں نیز اس کی اقسام مع تعریفات وامثلہ سپرد قلم کریں؟

جواب:

(الف) حرف کی علامات: یہ ہے کہ وہ مسند اور مسند الیہ نہیں بن سکتا اور نہ وہ اسم اور فعل کی علامتوں کو قبول کرتا ہے۔

حرف کے فوائد: حرف دو کلموں کو ملاتا ہے، کبھی دو اسموں کو ملاتا ہے

جیسے زَیْدٌ فِی الدَّارِ اور کبھی اس اسم ایک اور ایک فعل کے درمیان رابطے کا کام دیتا ہے

جیسے ذَهَبْتُ اِلَی الْمَسْجِدِ، کبھی دو فعلوں کے درمیان رابطے کا کام دیتا ہے جیسے: اُرِیْدُ اَنْ تَقُوْمَ اور کبھی دو جملوں کو ملاتا ہے جیسے: اِنْ جَآءَنِیْ زَیْدٌ فَاَکْرَمْتُهٗ۔

(ب) جملہ خبریہ کی تعریف:

جواب: جواب حل شدہ پرچہ بابت 2015ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

جملہ خبریہ کی اقسام: جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہیں: نمبر1 جملہ اسمیہ، نمبر2۔ جملہ فعلیہ

جملہ اسمیہ کی تعریف: وہ جملہ ہے، جس کا پہلا جز اسم ہو جیسے: زَیْدٌ قَائِمٌ۔

جملہ فعلیہ کی تعریف: وہ جملہ ہے، جس کا پہلا جز فعل ہو، جیسے: ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا۔

سوال نمبر 2:۔(۱) مرکب غیر مفید کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟ تعریفیں کریں اور مثالیں بھی دیں؟

(۲) معرب ومبنی کی تعریف کریں نیز بتائیں کہ مبنی الاصل کتنی اور کون کون سی چیزیں ہیں؟

جواب:

(الف) مرکب غیر مفید کی اقسام: مرکب غیر مفید کی تین قسمیں ہیں، جو درج ذیل ہیں:

(۱) مرکب اضافی (۲) مرکب بنائی (۳) مرکب منع صرف

مرکب اضافی: وہ مرکب ہے جو مضاف اور مضاف الیہ سے مل کر بنے جیسے: غُلَامٌ زَیْدٌ۔

مرکب بنائی: وہ مرکب ہے کہ جس میں دو اسموں کو ایک کیا گیا ہو اور دوسرا اسم حرف کو اپنے اندر لینے والا ہو جیسے: اَحَدَ عَشَرَ سے لے کر تِسْعَةَ عَشَرَ تک۔ جو اصل میں اَحَدٌ عَشَرٌ اور تِسْعَةٌ وَّعَشَرٌ تھے۔ اس کے دونوں جزء مبنی بر فتحہ ہوتے ہیں سوائے اِثْنَا عَشَرَ کے کہ اس کا پہلا جزء معرب ہے۔

مرکب منع صرف: وہ مرکب ہے، جس میں دو اسموں کو ایک کیا گیا ہو اور دوسرا اسم کسی حرف کو اپنے اندر لینے والا نہ ہو جیسے: بَعْلَبَكَّ وَ حَضَرَمَوْتَ۔

(ب) معرب ومبنی کی تعریفیں:

جواب: جواب حل شدہ پرچہ بابت 2015ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

مبنی الاصل: مبنی الاصل تین چیزیں:

(۱) فعل ماضی (۲) امر حاضر معروف (۳) تمام حروف

سوال نمبر 3:۔(۱) اسمائے افعال کی تعریف کر کے اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی تحریر کریں؟

(۲) اسمائے کنایات کی تعریف کریں اور کم کی قسمیں سپرد قلم کریں؟

جواب:

(الف) اسمائے افعال کی تعریف: وہ اسماء ہیں جن کے اندر فعل والا معنی پایا جائے۔

اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی:

هَيْهَاتَ بمعنی بَعُدَ، سَرْعَانَ بمعنی سَرُعَ، شَتَّانَ بمعنی اِفْتَرَقَ ۔

(ب) اسمائے کنایہ کی تعریف: وہ اسمائے ہیں جو کسی مبہم شیء پر دلالت کریں۔

کم کی اقسام: کم کی دو اقسام ہیں جو درج ذیل ہیں:

۱- کم خبریہ: وہ کم ہے جو استفہام کے معنی پر مشتمل نہ ہو جیسے: كَمْ مَالٍ اَنْفَقْتُهُ۔

۲- کم استفہامیہ: وہ کم ہے جو استفہام کے معنی پر مشتمل ہو، جیسے: كَمْ رَجُلًا عِنْدَكَ ۔

سوال نمبر 4:۔(الف) درج ذیل میں سے کسی چار اصطلاحات کی تعریفات وامثلہ تحریر کریں؟

(۱) فاعل (۲) مبتداء (۳) خبر (۴) مفعول مطلق (۵) حال (۶) تمیز۔

جواب:

(الف) اصطلاحات کی تعریفات:۔

فاعل: وہ اسم ہے جس سے پہلے فعل یا شبہ فعل ہو اور وہ فعل یا شبہ فعل اس اسم کی طرف مسند ہو اس طرح کہ وہ فعل یا شبہ فعل اس اسم کے ساتھ قائم ہو اور اس پر واقع نہ ہو جیسے: ضَرَبَ زَيْدٌ، میں زَيْدٌ، قَائِمٌ اَبُوْهُ میں اَبُوْهُ۔

مبتداء: وہ اسم ہے جو عوامل لفظیہ سے خالی ہو اور مسند الیہ ہو، جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ میں زَيْدٌ ۔

خبر: وہ اسم ہے جو عوامل لفظیہ سے خالی ہو اور مسند نہ ہو، جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ میں قَائِمٌ ۔

مفعول مطلق: وہ مصدر ہے جو مذکورہ فعل کے معنی میں ہو، جیسے: ضَرَبْتُ ضَرْبًا میں ضَرْبًا۔

حال: وہ اسم ہے جو فاعل یا مفعول یا دونوں کی حالت کو بیان کرے جیسے: جَاءَنِي زَيْدٌ رَاكِبًا ضَرَبْتُ زَيْدًا مَشْدُوْدًا، لَقِيْتُ عُمَرًا رَاكِبَيْنِ۔

تمیز: وہ اسم ہے جو ابہام کو دور کرے جیسے: عِنْدِيْ رِطْلٌ زَيْتًا ۔

(ب) درج ذیل مرکبات میں سے کسی دو کی ترکیب کریں؟

جملوں کی ترکیب: ذَهَبْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ، ذَهَبْتُ فعل، تُ ضمیر بارز فاعل، الٰی حرف جار اَلْمَسْجِدِ مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو ہوا ذَهَبْتُ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

عَلِمَ زَيْدٌ: عَلِمَ فعل زَيْدٌ فاعل، فعل اور فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

زَيْدٌ كَاتِبٌ: زید، مبتدا، كَاتِبٌ خبر، مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشہادۃ الثانویۃ العامۃ (میٹرک)

سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۳۷ھ/2016ء

﴿چھٹا پرچہ: جنرل سائنس ومطالعہ پاکستان﴾

وقت: تین گھنٹے کل نمبر: ۱۰۰

سوال نمبر 1 اور 5 لازمی ہیں باقی دونوں قسموں سے کوئی دو، دو سوال حل کریں۔

(القسم الاوّل...... جنرل سائنس)

سوال نمبر 1:۔(الف) خالی جگہ پر کریں؟ (۱۰)

(۱) جابر بن حیان...... کا ماہر تھا (۲) بوعلی سینا مسلم دنیا کا...... کہلاتا ہے (۳) کتاب المناظر...... پر پہلی جامع کتاب ہے۔(۴) ایڈز کے وائرس کو...... کہتے ہیں (۵) بیکٹیریا کو دیکھنے کے لیے...... استعمال ہوتی ہے۔

(ب) مختصر جواب دیں؟ (۱۰)

(۱) خسرے کا ٹیکہ بچے کو کس عمر میں لگتا ہے؟ (۲) ملیریا کس طرح پھیلتا ہے؟ (۳) بیماریاں پھیلانے والے مختلف ذرائع کا نام لکھیں؟ (۴) پودوں اور ستاروں کے علم کو کیا کہتے ہیں؟ (۵) سٹرلائزیشن سے کیا مراد ہے؟

سوال نمبر 2:۔کوئی سے دو مشہور پاکستانی سائنسدانوں کے نام اور ان کے اہم کارنامے بیان کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر 3:۔دھوئیں اور تمباکونوشی کے مضر اثرات کون کون سے ہیں؟ وضاحت کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر 4:۔کمپیوٹر کے کون کون سے اہم حصے ہوتے ہیں اور یہ کیا کام کرتے

ہیں؟ (۱۵)

(القسم الثانی ...... مطالعہ پاکستان)

سوال نمبر 5:۔(الف) خالی جگہ پُر کریں؟ (۱۰)

(۱) برصغیر میں اسلام کی اشاعت کا باقاعدہ آغاز...... ہوا۔(۲) انگریز...... کی غرض سے برصغیر میں آئے تھے۔(۳) علامہ اقبال نے خطبہ الٰہ آباد...... میں دیا۔(۴) برصغیر میں عبوری حکومت کا قیام...... میں ہوا۔(۵) پاکستان ایک...... ریاست ہے۔

(ب) مختصر جواب دیں؟ (۱۰)

(۱) محمد بن قاسم نے سندھ پر حملہ کب کیا؟ (۲) برصغیر میں اسلامی حکومت کی بنیاد کس حکمران نے کس سن میں رکھی؟ (۳) جنگ آزادی میں حصہ لینے والے مشائخ میں سے دو کے نام لکھیں؟ (۴) قائداعظم نے مسلم لیگ کی قیادت کب سنبھالی؟ (۵) قرارداد لاہور کب اور کہاں پیش ہوئی؟

سوال نمبر 6:۔ جنگ آزادی کے مجاہد اعظم علامہ فضل حق خیرآبادی رحمۃ اللہ علیہ کی کاوشوں کے بارے میں آپ کیا جانتی ہیں؟ تفصیلاً تحریر کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر 7:۔ دوقومی نظریہ کا کیا مطلب ہے، نیز دوقومی نظریہ کے حوالے سے حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کوششوں کا جائزہ پیش کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر 8:۔ پیر سید جماعت علی شاہ اور سفیر اسلام مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی رحمہما اللہ نے تحریک پاکستان میں بھرپور کردار ادا کیا، اس کی تفصیل تحریر کریں؟ (۱۵)

☆☆☆☆☆

درجہ عامہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2016ء

﴿چھٹا پرچہ: جنرل سائنس ومطالعہ پاکستان﴾

(القسم الاوّل...... جنرل سائنس)

سوال نمبر 1:۔(الف) خالی جگہ پر کریں؟

(۱) جابر بن حیان ...... کا ماہر تھا۔ (۲) بوعلی سینا مسلم دنیا کا ...... کہلاتا ہے۔
(۳) کتاب المناظر ...... پر پہلی جامع کتاب ہے۔ (۴) ایڈز کے وائرس کو ...... کہتے ہیں۔
(۵) بیکٹیریا کو دیکھنے کے لیے ...... استعمال ہوتی ہے۔

(ب) مختصر جواب دیں؟

(۱) خسرے کا ٹیکہ بچے کو کس عمر میں لگتا ہے؟ (۲) ملیریا کس طرح پھیلتا ہے؟
(۳) بیماریاں پھیلانے والے مختلف ذرائع کا نام لکھیں؟ (۴) پودوں اور ستاروں کے علم کو کیا کہتے ہیں؟ (۵) سٹرلائزیشن سے کیا مراد ہے؟

جواب:

(الف): (۱) کیمیا۔ (۲) طبیب۔ (۳) روشنی۔ (۴) ایچ آئی وی، دوربین۔

(ب) (۱) خسرے کا ٹیکہ لگنے کی عمر: بچے کو خسرے کا ٹیکہ ایک سال کی عمر مکمل ہونے سے لے کر ایک سال تین ماہ تک لگوائے جاسکتے ہیں۔

(۲) ملیریا کا پھیلنا: ملیریا کا مرض انسان میں مادہ اینوفلیز مچھر کے کاٹنے سے پھیلتا ہے۔

(۳) ذرائع کے نام: وائرس، بیکٹیریا، مچھر، اسکرس، تھریڈ روم، جراثیم، تمباکو نوشی اور نشہ آور ادویات مختلف بیماریوں کے ذرائع اور اسباب ہیں۔

(۴) پودوں اور ستاروں کا علم:

پودوں کے علم کو علم نباتات جبکہ ستاروں کے علم کو علم فلکیات کہتے ہیں۔

(۵) سٹرلائزیشن: اس طریقہ کا نام ہے جس کے سبب اشیاء کو جراثیموں سے پاک کیا جاتا ہے۔

سوال نمبر 2:۔کوئی سے دو مشہور پاکستانی سائنسدانوں کے نام اور ان کے اہم کارنامے بیان کریں؟

جواب: جواب حل شدہ پرچہ بابت 2014ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر 3:۔دھوئیں اور تمباکو نوشی کے مضر اثرات کون کون سے ہیں؟ وضاحت کریں؟

جواب: لوگ تمباکو کا استعمال مختلف طریقوں سے کرتے ہیں۔کوئی چباتا ہے تو کوئی حقے یا سگریٹ میں پیتے ہیں۔تمباکو کے دھوئیں سے بہت سے کیمیائی مادے نکلتے ہیں جن میں نکوٹین، ٹار اور کاربن مونو آکسائیڈ بہت اہم ہیں۔نکوٹین بہت زہریلا مادہ ہے اس سے خون کی شریانیں سکڑ جاتی ہیں جس سے خون کی سپلائی متاثر ہوتی ہے۔

ٹار ایک لیس دار چپکنے والا مادہ ہے جو سگریٹ پینے والے کے پھیپھڑوں کے خلیے کے اردگرد جمع رہتا ہے یہ مادہ پھیپھڑوں کا کینسر پیدا کرتا۔

کاربن مونو آکسائیڈ خون میں شامل ہو کر آکسیجن کی مقدار گھٹا دیتی ہے جس وجہ سے دل کے پٹھے متاثر ہوتے ہیں۔

فضاء میں دھوئیں کی آلودگی بڑھتی جاتی ہے یہ دھواں اوزون کے نیچے تہہ بہ تہہ جمع رہتا ہے اور دھوئیں میں موجود کچھ کیمیائی مادے اوزون کو کھانا شروع کر دیتے ہیں جس سے سورج کی شعائیں براہ راست زمین پر انسانوں حیوانوں اور نباتات پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ جس وجہ سے جلد کے کینسر میں اضافہ ہو رہا ہے۔ الغرض پھیپھڑوں کی بیماری، دل کی بیماریاں اور جلد کی بیماریاں زیادہ تر دھوئیں اور سگریٹ نوشی کی مرہون منت ہیں۔

سوال نمبر 4:۔کمپیوٹر کے کون کون سے اہم حصے ہوتے ہیں اور یہ کیا کام کرتے ہیں؟

جواب: کمپیوٹر بنیادی طور پر دو حصوں میں تقسیم ہوتا ہے:

۱-ہارڈ ویئر ۲-سوفٹ ویئر

ہارڈ ویئر: کمپیوٹر کے جن آلات کو چھوا جا سکتا ہے' ان کو ہارڈ ویئر کہتے ہیں۔ اس کے چار اہم حصے ہیں جو درج ذیل ہیں:۔

۱۔ ان پٹ آلات: ان کے ذریعے معلومات یا ڈیٹا کمپیوٹر میں داخل کیا جاتا ہے۔

۲۔ سنٹرل پروسیسنگ یونٹ: یہ کمپیوٹر کا دماغ ہے اور کمپیوٹر کے مختلف حصوں کو کنٹرول کرتا ہے۔

۳۔ آؤٹ پٹ آلات: یہ آلہ CUP سے معلومات وصول کرتا ہے۔ کمپیوٹر سے ظاہر ہونے والے عمل کو ظاہر کرتا ہے۔

۴۔ انفارمیشن سٹوریج ڈیوائز: یہ ڈیوائز معلومات کو بہت کم جگہ میں سٹور کرتے ہیں۔

سوفٹ ویئر:

کمپیوٹر پر کام کرنے کے لیے الیکٹرانک طریقے سے دی جانے والی ہدایات' سوفٹ ویئر کہلاتی ہیں۔

(القسم الثانی ...... مطالعہ پاکستان)

سوال نمبر 5:۔ (الف) خالی جگہ پُر کریں؟

(۱) برصغیر میں اسلام کی اشاعت کا باقاعدہ آغاز ...... ہوا۔ (۲) انگریز ...... کی غرض سے برصغیر میں آئے تھے۔ (۳) علامہ اقبال نے خطبہ الٰہ آباد ...... میں دیا۔ (۴) برصغیر میں عبوری حکومت کا قیام ...... میں ہوا۔ (۵) پاکستان ایک ...... ریاست ہے۔

جواب: ۱-1206ء۔ ۲-تجارت۔ ۳-1930ء۔ ۴-......۔ ۵-اسلامی

(ب) مختصر جواب دیں؟

(۱) محمد بن قاسم نے سندھ پر حملہ کب کیا؟

جواب: 712ہجری میں

(۲) برصغیر میں اسلامی حکومت کی بنیاد کس حکمران نے کس سن میں رکھی؟

جواب: سلطان قطب الدین ایبک نے 1206ء میں اسلامی حکومت کی بنیاد رکھی۔

(۳) جنگ آزادی میں حصہ لینے والے مشائخ میں سے دو کے نام لکھیں؟

جواب: ۱-علامہ فضل حق خیر آبادی۔ ۲-مفتی صدر الدین آزردہ

(۴) قائداعظم نے مسلم لیگ کی قیادت کب سنبھالی؟

جواب: 1913ء میں قائداعظم نے مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی اور اس جماعت کو مؤثر بنانے کے لیے سرگرم ہو گئے پھر آپ کو اس کی قیادت سونپی گئی۔ 1940ء میں آپ کی قیادت میں قرارداد لاہور پیش ہوئی۔

(۵) قرارداد لاہور کب اور کہاں پیش ہوئی؟

جواب: مارچ انیس سو چالیس (1940) میں علامہ اقبال پارک (یعنی یادگار میں)

سوال نمبر 6:۔ جنگ آزادی کے مجاہد اعظم علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی کاوشوں کے بارے میں آپ کیا جانتی ہیں؟ تفصیلاً تحریر کریں؟

جواب: جواب حل شدہ پرچہ بابت 2015ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر 7:۔ دو قومی نظریہ کا کیا مطلب ہے' نیز دو قومی نظریہ کے حوالے سے حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کوششوں کا جائزہ پیش کریں؟

جواب: جواب حل شدہ پرچہ بابت 2015ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر 8:۔ پیر سید جماعت علی شاہ اور سفیر اسلام مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی رحمہما اللہ نے تحریک پاکستان میں بھرپور کردار ادا کیا، اس کی تفصیل تحریر کریں؟

جواب: پیر سیّد جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا کردار:

۲۲ اپریل 1938ء کو پیر سیّد جماعت علی نے میانہ پورہ (سیالکوٹ) میں نماز جمعہ کے بعد اجتماع میں فرمایا کہ اس وقت دو جھنڈے ہیں: ایک اسلام کا اور دوسرا کفر کا۔ پھر سب حاضرین سے وعدہ لیا کہ وہ کفر کے جھنڈے یعنی کانگرسیوں اور متحدہ قومیت کا پرچار کرنے والوں کا ساتھ نہیں دیں گے بلکہ اسلام کے جھنڈے کے نیچے آئیں گے اور مسلم لیگ کا ساتھ دیں گے۔ آپ نے یہ بھی وعدہ لیا کہ کانگریس میں شامل ہونے والوں کے ساتھ کسی قسم کا میل جول نہ رکھا جائے، ہم نہ ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے اور نہ ہی ان کو اپنے قبرستانوں میں دفن کرنے دیں گے۔

علاوہ ازیں آپ نے اپنے تمام مریدین اور متوسلین کو حکم دیا کہ وہ مسلم لیگ کو دل کھول کر چندہ دیں۔

سفیر اسلام علامہ عبدالعلیم صدیقی رحمۃ اللہ علیہ:

1940ء کی قرارداد پاکستان کی منظوری کے بعد آپ نے مختلف شہروں کے دورے کیے اور مسلمانوں کو خواب غفلت سے جگایا اور مسلم لیگ کے پرچم تلے جمع ہونے کی ترغیب دی۔ 1945ء میں آپ حج کو جانے لگے تو مسلمانان ہند کے نام ایک پیغام دیا: میں تمام برادران اسلام کو وصیت کرتا ہوں کہ ہمہ تن سرگرم ہو جائیں اور تمام کے تمام آل انڈیا مسلم لیگ کی حمایت کریں۔ منتشر نہ ہوں اور مسلمانوں کی اکثریت کی جگہوں میں آزاد حکومت ہو وہاں اسلامی نظام رائج ہو۔ خواہ اس کا نام پاکستان ہو یا حکومت الٰہیہ۔

سفیر اسلام علیہ الرحمۃ نے مختلف ممالک کے دورے کیے اور ہندوؤں کے غلط پروپیگنڈہ کا توڑ کر کے نظریہ پاکستان سے آگاہ کیا۔ جس وجہ سے حکام اور دانشور پاکستان کی حمایت کرنے لگے۔ آپ نے تحریک پاکستان پر طویل لیکچر دیئے۔ آپ کی گراں قدر خدمت کی بنا پر قائداعظم نے آپ کو سفیر اسلام کا لقب دیا۔ چنانچہ 27 رمضان کو پاکستان معرض وجود میں آیا اور تین دن بعد قائداعظم، لیاقت علی خاں اور دوسری اہم سرکاری شخصیات نے آپ کی امامت میں نماز عید ادا فرمائی۔

☆☆☆☆☆

درسی کتب

کتاب	مصنف
جہانگیری انتخاب جلالین ومشکوۃ	ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر
جہانگیری ریاض الصالحین	ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر
جہانگیری انتخاب احادیث (2 جلدیں)	ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر
جہانگیری الہدایہ (2 جلدیں)	ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر
جہانگیری الموطا امام مالک	ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر
جہانگیری مؤطا امام محمد (2 حصے)	ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر
جہانگیری اُصول اشاشی	ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر
جہانگیری مسند امام اعظم	ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر
جہانگیری اربعین نووی	ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر
علم التجوید	قاری غلام رسول دامت برکاتہم العالیہ
علم الصرف	مولانا غلام نصیر الدین چشتی
اصطلاحاتِ حدیث	مولانا غلام نصیر الدین چشتی
قوائد فقہیہ مع فوائد رضویہ	علامہ محمد لیاقت علی رضوی
شرح سراجی	مولانا محمد شفیق الرحمٰن
نوادر نعمی شرح جامی	شبیر پور نوری
ریاض الصالحین (عربی)	علامہ امام شرف الدین نوویؒ
اغرض سلم العلوم	ابو اویس محمد یوسف القادری
نایاب کستوری ترجمہ مختصر قدوری	امام ابو الحسن احمد بن محمد بن جعفری بغدادی
خلفائے راشدین	علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدیؒ
ضیاء الترکیب (فی حل شرح مائۃ عامل)	ابو اویس محمد یوسف القادری
شرح ریاض الصالحین	علامہ محمد لیاقت علی رضوی
شرح ابن ماجہ	علامہ محمد لیاقت علی رضوی
شرح نسائی شریف	علامہ محمد لیاقت علی رضوی
شرح نوح ایصاح	علامہ محمد لیاقت علی رضوی
شرح آثار سنن	علامہ محمد لیاقت علی رضوی
شرح ہدایۃ النحو	علامہ محمد لیاقت علی رضوی